احترامِ مُرشد

مرتّبہ

میاں جمیل احمد شرقپوری
نقشبندی مجددی

شعبہ نشرواشاعت
دارالمبلّغین حضرت میاں صاحبؒ
آستانہ عالیہ شیرِ ربّانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ
فون: 0300-4243812 , 056-2591054
042-37313356

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

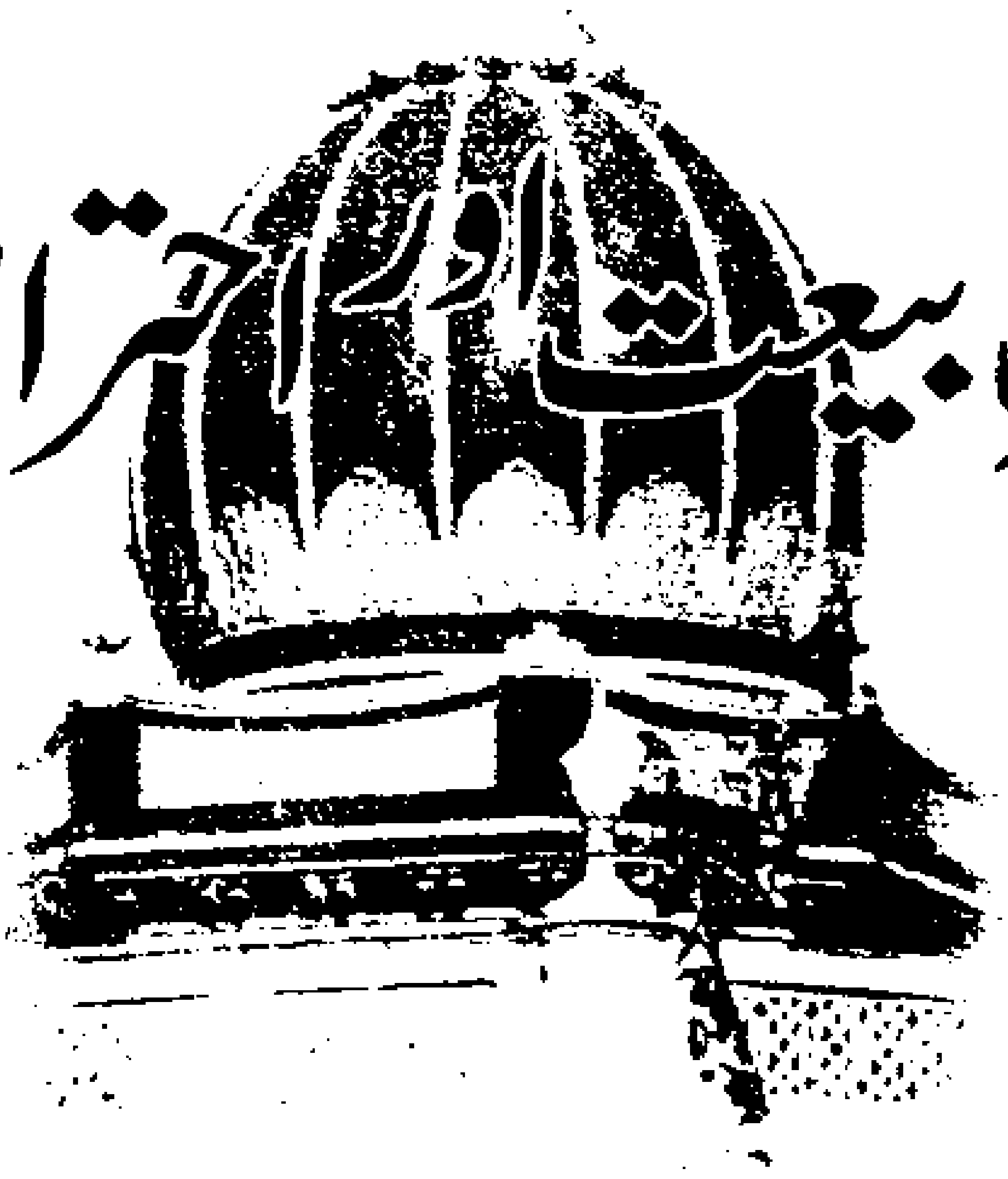

اہمیتِ بیعت اور احترامِ مرشد

ترتیب و پیشکش

صاحبزادہ میاں جمیل احمد نقشبندی مجددی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ
حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ
شرقپور شریف

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	3
2	بیعت طریقت اور احترام مرشد	8
3	احترام مرشد	11
4	تعزیت نامہ	26
5	احوال آنکہ	27
6	محترم جناب ڈاکٹر صاحب! دامت برکاتہم العالیہ	30
7	مکرمی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ	33
8	علم وعمل کی ایک اور حسین اور روشن شمع بجھ گئی!!!	46
9	جانشین مسعود ملت، گرامی قدر ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب!	48
10	عزیزم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب	50
11	حضرت مجدد کے بارے میں علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی نے لکھا ہے	57
12	حضرت مجدد کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے	57
13	حضرت مجدد کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے	58
14	وضاحت نامہ	59
15	وضاحت نامہ-1	63
16	میرے مخدوم (فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی)	71
17	وضاحت نامہ-2	79
18	اطلاع عام	83

84483

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پیش لفظ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی شان و عظمت محتاجِ بیان نہیں اپنے تو اپنے بیگانے بھی ان کا ذکر احترام سے کرتے ہیں ان پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ دورِ حاضر میں ڈاکٹر محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات قابلِ تحسین ہیں تاہم اب بھی ممتاز دینی سکالروں اور دانشوروں کے لیے ان کی عظیم شخصیت پر لکھنے کی خاصی گنجائش ہے۔ راقم الحروف نے ان عنوانات کی فہرست مجدد الف ثانی نمبر میں دی ہے۔ الحمد للہ کہ اُن میں سے چند عنوانات پر فاضل مقالہ نگاروں کے مقالات جمع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور مجدد الف ثانی نمبر تین جلدوں میں ایک ہزار سے زیادہ صفحات پر مشتمل شائع ہو گیا۔ ابھی بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے جس کی طرف فاضل اہلِ قلم حضرات کی توجہ کی ضرورت ہے ان سے درخواست ہے کہ مذکورہ بالا عنوانات اور دیگر زاویہ نگاہ سے نئے عنوانات پر ان کی حیاتِ مبارکہ اور عظیم کارناموں پر مقالات تحریر فرمائیں۔

عارف حقانی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم روحانی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں۔ اُنھوں نے نہ صرف یہ کہ اتباعِ سنت کی روشن مثالیں قائم کیں بلکہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کو خطۂ پنجاب میں فروغ دیا اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فیضِ روحانی و علمی نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان، افغانستان اور یورپی ممالک تک پھیل چکا ہے بلکہ روز بروز پھیلتا جا رہا ہے۔

حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ پر خاصی کتابیں لکھی جا چکی ہیں لیکن ابھی بھی ان پر بہت کچھ لکھنا باقی ہے۔ راقم الحروف کو بفضلہ تعالیٰ ان پر بھی 200 عنوانات کی فہرست مرتب

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف سے وابستہ لوگوں کو یہ توفیق دے کہ وہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے افکار، ان کے معمولات، ان کی روحانی کیفیات کے بارے میں مرتب عنوانات یا اپنے پسند کے نئے عنوانات پر مقالات لکھ کر اپنے علم و صلاحیت کو بروئے کار لائیں۔

اس سلسلے میں ان دونوں بزرگوں (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ) پر جن لوگوں نے بھی اخلاص اور حسنِ نیت سے کچھ لکھا لکھ رہے ہیں اور آئندہ لکھتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

حجۃ الکاملین ابوالحسن علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنی شاہکار تصنیف کشف المحجوب کے مقدمے میں تحریر فرماتے ہیں:۔

کتاب کے آغاز میں اپنا نام لے آنے کی دو وجوہات ہیں ایک خاص لوگوں سے متعلق ہے دوسری عوام سے، عوام سے متعلق تو یہ ہے کہ جب علم طریقت سے ناواقف لوگ کوئی ایسی کتاب دیکھتے ہیں جس میں مصنف نے متعدد مقامات پر اپنے نام کا حوالہ نہ دیا ہو تو وہ اسے اپنے نام سے منسوب کر لیتے ہیں اس سے مصنف کا مقصد فوت ہو کر رہ جاتا ہے ظاہر ہے کہ ہر مصنف کا مقصد دُنیا میں اپنے نام کا زندہ رکھنا اور لوگوں کی نیک دُعاؤں کا حصول ہوتا ہے۔ مجھے دو دفعہ اس کا ذاتی طور پر تجربہ حاصل ہو چکا ہے ایک بار ایک شخص نے مجھ سے میرے اشعار کا دیوان مانگا اور لے گیا جبکہ میرے پاس اس دیوان کا دُوسرا نسخہ موجود نہ تھا اس نے اس سے میرا نام مٹا دیا اور میری ساری محنت ضائع کر دی، اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے۔ دُوسرا اتفاق یہ ہوا کہ میں نے تصوف و طریقت کے موضوع پر "منہاج العابدین" کے نام سے ایک کتاب لکھی، تصوف کے ایک جھوٹے دعوے دار نے اس سے میرا نام مٹا کر لوگوں میں اسے اپنے نام سے متعارف کرایا۔ اگرچہ باخبر لوگ اس کی اس حرکت کا مذاق اُڑاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اُس پر سے اپنی برکت کا سایہ اُٹھا لیا اور اپنی بارگاہ کے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

عالیوں کی فہرست سے اس کا نام خارج کر دیا:

اور جہاں تک خاص لوگوں کا معاملہ ہے تو جس وقت وہ دیکھتے ہیں کہ کسی کتاب کا مولف متعلقہ فن اور علم کا محقق عالم ہے تو وہ اس کے حقوق کی پوری طرح رعایت کرتے ہیں اور اس کتاب کے پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے میں مکمل جدوجہد کرتے ہیں اُس کا نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ مصنف اور قاری دونوں کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔

سیّد ہجویر رحمۃ اللہ علیہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات کے بیان میں ان کے ایک مرید کا واقعہ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

ایک دفعہ ایک مرید کسی بات پر آپ سے آزردہ ہو گیا، اس نے سمجھا کہ شاید میں کسی درجے پر پہنچ گیا ہوں، اس لیے آپ سے منہ موڑ گیا، ایک روز اس خیال سے آپ کی خدمت میں آیا کہ آپ کا امتحان لوں؟ آپ نگاہِ باطن سے اس کے اس خیال پر مطلع ہو گئے، اس نے سوال کیا آپ نے فرمایا جواب عبارت میں چاہیے یا معنوی طور پر! کہنے لگا دونوں طرح سے۔ آپ نے فرمایا اگر لفظوں میں جواب چاہتے ہو تو وہ یہ ہے کہ میرا امتحان لینے سے پہلے تم نے اگر اپنا امتحان کر لیا ہوتا تو تمھیں میرے امتحان کی ضرورت پیش نہ آتی اور معنوی جواب یہ ہے کہ میں نے تمھیں ولایت کے منصب سے معزول کر دیا ہے، اس کا چہرہ اسی وقت سیاہ ہو گیا اور چیخنے لگا کہ میرے دل سے یقین کی راحت کم ہونا شروع ہو گئی ہے۔ توبہ واستغفار میں مشغول ہو گیا اور غلط خیالات دل سے نکال دیے، اس وقت حضرت جنید رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ تجھے علم نہیں، کہ اللہ تعالیٰ کے ولی صاحب اسرار ہوتے ہیں اور تو ان سے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ فرما کر آپ نے دوبارہ اس پر پھونک ماری تو وہ دوبارہ اپنی مراد پر فائز ہو گیا اور مشائخ کے بارے میں نکتہ چینی سے توبہ کر لی۔

کشف المحجوب سے دو اقتباسات آپ نے ملاحظہ فرمائے۔

اہل علم ودانش کا یہ دستور رہا ہے کہ اگر کوئی غلط بات بیان کرے تو اس کی مناسب

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

طریق پر تصحیح کر دیتے ہیں تا کہ اصل حقیقت سامنے آجائے۔

مکتوباتِ مسعودی میں ڈاکٹر مسعود احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے۔ ''غمگین دہلوی کے مقالے پر قاضی عبدالودود کے اعتراضات کے جواب میں فقیر کا مقالہ برُہان (دھلی) کے دو شماروں (اپریل و مئی 1961) میں قسط وار شائع ہوا تھا''۔

اس امر کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ حال ہی میں بعض حضرات نے مندرجہ بالا دونوں عظیم شخصیتوں (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ) کی آڑ میں کچھ بے جا اور غلط باتیں بیان کی ہیں جو لکھنے والوں کے ''در مدحِ خود'' کے جذبہ کی عکاسی کرتی ہیں اور معلوم یوں ہوتا ہے کہ لکھنے والے عُجب کا شکار ہو گئے ہیں۔ چنانچہ زیر نظر کتابچہ ''اہمیت بیعت اور احترامِ مرشد'' کے آخر میں پہلے تعزیت نامہ شامل کیا گیا ہے جو ڈاکٹر مسعود رحمۃ اللہ علیہ اور راقم الحروف کے مابین خط کتابت پر مشتمل ہے۔

تعزیت نامہ کے بعد دو وضاحت نامے اور ''اطلاع عام'' جنھیں مضمون کے آخر میں شامل کیا گیا ہے ان کا مقصد یہی ہے کہ قارئین کرام حقائق کو خود ملاحظہ کر لیں تا کہ حقیقت نکھر کر سامنے آئے۔ اگر کوئی عقیدت کیش اپنے ممدوح کی تعریف کرے تو کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن اسے اپنے ممدوح کی ایسی تعریف نہیں کرنی چاہیے جو غلط اور بے جا ہو۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔ يُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا

ترجمہ: ''پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے ایسے کاموں سے جو انھوں نے کیے ہی نہیں''۔

پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ نے کتنی عمدہ بات کہی ہے وہ لکھتے ہیں:۔

''کتنے نامور باپوں کے فرزند، کتنے علم و عرفان کے خانوادوں کے چشم و چراغ اور ثروت و سطوت کے وارث ان خرابیوں کے باعث اپنے اسلاف کی عظمت کو خاک میں ملا چکے ہیں کیونکہ ان کو بڑی آسانی سے ایک بنا بنایا حلقہ دستیاب

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہو جاتا ہے جو ان کی حرکت کو مستحسن اور ان کی تمام کوتاہیوں کے باوجود ان کو مجمع صفات کمال سمجھتا یا کہتا ہے۔ ہر باپ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کو، اُستاد اپنے شاگردوں کو اور مرشد اپنے عقیدت مندوں کو اس گرداب ہلاکت سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرے"۔

اسی ضمن میں کچھ ایسے حضرات بھی ہیں جو اپنے بزرگوں کی خدمت بجالاتے ہیں لیکن خود ستائی اور خود پسندی کا شکار ہو کر مبالغہ آمیز انداز میں انھیں اپنا کارنامہ قرار دے کر خوش ہوتے ہیں۔

بقول شاعر ؎

جو شجر بوئے نہیں اس کا ثمر چاہتے ہیں

بارگہ صمدیت میں التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلّشانہٗ اپنے فضل واحسان سے ہمیں صراط مستقیم پر گامزن رہنے، اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنانے اور عظیم بزرگ ہستیوں کے نقوشِ قدم پر چلنے کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بجاہِ سیّد المرسلین وآلہ واصحابہ وسلم

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بیعتِ طریقت اور احترامِ مرشد

اسلام میں بیعت طریقت کا سلسلہ معلم کتاب وحکمت سید المرسلین خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین جناب احمد مجتبیٰ ﷺ کی ذات والا برکات سے چلا آرہا ہے اور تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ قرآن مجید میں رب العزت جل مجدہ الکریم نے فرمایا:

{ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ }

(پ26 الفتح)

مفہوم: "اے میرے حبیب، جو لوگ آپ سے بیعت کا شرف حاصل کرتے ہیں (دراصل) وہ اللہ ہی سے بیعت کی سعادت پاتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے۔"

اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے اپنی رضا و خوشنودی کا اظہار فرمایا:

{ لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ }

(پ26 الفتح)

"بیشک ضرور اللہ تعالیٰ ان ایمانداروں پر راضی ہوا جب وہ آپ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کا شرف حاصل کر رہے تھے۔"

ان آیتوں کا مصداق وہ تاریخی مقام ہے جو حدیبیہ کے نام سے مشہور ہوا اور تقریباً ڈیڑھ ہزار (1500) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے جو آپ ﷺ کے مبارک ہاتھوں پر بیعت کی نعمت عظمیٰ سے شادکام ہوئے گویا کہ سید عالم ﷺ نے پیری، مریدی کی بنیاد رکھ دی اور پھر اس سلسلے کو بڑھاتے چلے گئے چنانچہ غزوہ خندق کے دن جب حضور پر نور ﷺ نے تمام مہاجرین وانصار کے لیے دعائے مغفرت فرمائی تو صحابہ کرام عرض گزار

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہوئے {نَحۡنُ بَایَعُوۡا مُحَمَّدًا ﷺ عَلَی الۡاِسۡلَامِ مَا بَقِیۡنَا اَبَدًا} (متفق علیہ) یعنی ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے مبارک ہاتھوں پر یہ وعدہ کرتے ہوئے بیعت کی کہ جب تک ہم زندہ ہیں اسلام پر قائم رہیں گے۔

اس وقت بھی مہاجرین وانصار حاضر خدمت تھے۔ حضرت سیدنا جابرؓ فرماتے ہیں:

{کانوا خمس عشرۃ مائۃ الذین بایعوا النبی ﷺ}

"پندرہ سو صحابہ نے اس دن نبی کریم ﷺ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔"

بخاری شریف میں ہے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

{ان بایعنا علی السمع والطاعۃ وعسرنا ویسرنا}

"یعنی حضور پرنور ﷺ نے ہمیں اس بات پر بیعت فرمایا کہ ہم عمدہ سننے، فرمانبرداری بجالانے اور رنج وراحت میں آپ کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے۔"

{یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡهِ الۡوَسِیۡلَةَ وَ جَاهِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِهٖ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ} (پ6 المائدہ2)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرسکو۔"

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت اپنی تصنیف قول الجمیل میں رقم فرماتے ہیں یہاں وسیلہ سے مراد مرشد سے بیعت کرنا ہے۔

اور حضرت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمۃ {یَوۡمَ نَدۡعُوۡا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمۡ} (پ 10 بنی اسرائیل) جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے اپنی تفسیر نور العرفان میں درج فرماتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں کسی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے۔ شریعت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بیعت کر کے کیونکہ حشر میں اچھوں کے ساتھ اگر کوئی صالح امام (رہبر و مرشد) نہ ہوگا تو اس کا امام شیطان ہوگا اس آیت میں تقلید اور بیعت مریدی، سب کا ثبوت ہے۔

معلوم ہوا کہ وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جس نے مرشد کامل سے بیعت کی اور مقبولانِ بارگاہ الٰہی میں شامل ہوگیا ہے حضرت شیخ سعدی علیہ 1الرحمۃ نے فرمایا:

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

☆......☆......☆

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

احترامِ مرشد

دین اسلام سراسر احترام کا سبق دیتا ہے۔قرآن وسنت ادب واحترام پر شاہد و ناطق ہیں۔ مُعلّم کتاب وحکمت صاحب نبوت ورسالت جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ جو ساری کائنات کے مرشد اول ہیں، ان کے ادب واحترام کو بجالانے کے اصول وقواعد خود خالق کائنات نے ارشاد فرمائے۔سورہ الحجرات اور متعدد آیاتِ قرآنیہ کا مفہوم بطور خلاصہ پیش کیا جاتا ہے سیّد عالم ﷺ کی ذات والا برکات کے آداب اور آپؐ کی محفل پاک کے تقدس کو برقرار رکھنے کا اہتمام فرمایا گیا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

☆ اے ایمان والو! میرے حبیب ﷺ کی آواز سے اپنی آواز کو اونچا نہ کرو، اگر تمہاری آواز میرے حبیب کی آواز سے اونچی ہوئی تو تمہارے سارے اعمال برباد ہوجائیں گے اور پھر تمہیں خبر تک نہیں ہوگی۔

☆ بیشک وہ لوگ جو میرے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت اپنی گزارشات پیش کرتے ہوئے اپنی آواز کو بالکل پست رکھتے ہیں، ہم نے ان کے دلوں کو پرکھ لیا ہے، کہ وہ دلی طور پر احترام بجالاتے ہیں، ان کے لیے مغفرت وبخشش کے ساتھ ساتھ اجر عظیم ہے۔

میرے حبیب ﷺ اور وہ لوگ جو آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضری کے ادب و احترام سے نابلد ہیں جب وہ آپ ﷺ کے کاشانہ اقدس پر حاضر ہوکر باہر سے آپ ﷺ کو آوازیں دیتے ہیں (تو یہ بات ہمیں ناگوار گزرتی ہے) کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ آپؐ کے کاشانہ نبوت سے باہر صبر سے آپ ﷺ کے آنے کا انتظار کرتے، (تاہم کوئی بات نہیں) چونکہ وہ نافہمی اور وفور محبت میں یہ سب کچھ کر بیٹھے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف فرمادیا کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

☆ نیز قرآن کریم میں ہے۔

{ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا وَ لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ } (پارہ 1 البقرہ)

''اے ایمان والو میرے حبیب کو راعنا سے مخاطب نہ کرو بلکہ یوں عرض کیا کرو''۔ (یا رسول اللہ انظر حالنا، یا حبیب اللہ اسمع قالنا) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف نظر کرم فرمائیے۔

یا حبیب اللہ ﷺ ہماری گزارشات کو سنیے، (دیکھیے اور رب العزت اپنے محبوب ﷺ کے آداب کس انداز سے ایمانداروں کو تعلیم فرما رہا ہے۔ احترام کی کتنی تاکید کی جا رہی ہے۔ اس کا سبب کیا تھا، مفسرین فرماتے ہیں کہ یہودی کلمہ راعنا کے پردہ میں سید عالم ﷺ کی گستاخی و بے ادبی کرتے ہوئے (رَاعِیْ نَا) کہتے تھے جو توہین پر مبنی مفہوم رکھتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سختی سے روکتے ہوئے فرمایا۔ مفہوم یہ ہے کہ اگرچہ راعنا ہماری رعایت فرمانے کا مطلب ہے مگر گستاخوں نے اس میں بے ادبی کی راہ نکال لی ہے لہٰذا، ایمانداروں کو چاہیے کہ وہ آئندہ کبھی بھی اس کلمہ کو استعمال میں نہ لائیں، اگر بالفرض تم نے یہ کلمہ استعمال کیا تو کفر ہوگا) اور کافروں کے لیے بڑا دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ ازاں بعد صحابہ کرامؓ کی زبان پر یہ کلمہ کبھی نہ آیا۔

☆ نیز رب العزت جل وعلیٰ نے فرمایا:

{ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ لِمَا یُحْیِیْكُمْ }

''اے ایمان والو! جب تمہیں اللہ اور اس کا رسول بلائیں تو فوراً بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک نئی حیات حاصل کرنے کے لیے حاضر ہو جاؤ!''

مفسرین بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سید عالم نبی مکرم نے حضرت ابی بن کعبؓ کو یاد

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

فرمایا، جبکہ وہ نماز فرض ادا کر رہے تھے، چنانچہ وہ نماز مکمل کیے بغیر فوری طور پر حاضر خدمت ہوئے حضور پرنور ﷺ نے جو کچھ فرمانا تھا فرمایا اور پھر حکم ہوا، جایئے اپنی نماز مکمل کیجیے۔ گویا کہ نبی کریم ﷺ نمازی سے گفتگو فرمائیں تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔

ان قرآنی آیات کے مفہوم سے ادب واحترام مصطفٰی ﷺ پر جو روشنی پڑتی ہے اسی روشنی سے عاشقانِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے والدین، اساتذہ کرام اور پیرانِ عظام مرشدانِ گرامی کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تعظیم وتکریم کو اوّلیت دیتے ہیں، بے ادبی اور گستاخی سے بچتے ہیں اور دوسروں کو بچاتے ہیں اور برملا اِعلان کرتے ہیں:

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

سید عالم نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:۔

{ من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا فلیس منا }

"جو شخص چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

اس مبارک ارشاد سے ہر چھوٹے بڑے کو عزت وتوقیر، ادب واحترام تعظیم وتکریم کا جو سبق دیا گیا ہے۔ اگر انہی مقدس کلمات پر ہی عمل کیا جائے تو معاشرہ فوز وفلاح کی بلندیوں کو چھو سکتا ہے۔

قرون اولیٰ سے لے کر آج تک یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے لیکر صالحین، کاملین، عارفین، اولیاء کرام، علمائے عظام، مرشدانِ ملت، پیرانِ طریقت تک سبھی حضرات نے جو کچھ پایا ادب واحترام سے پایا اور امت حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو ادب واحترام، تعظیم وتکریم کا ہی درس دیتے آ رہے ہیں اور ادب واحترام کی بدولت اکابر سے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

فرمایا، جبکہ وہ نماز فرض ادا کر رہے تھے، چنانچہ وہ نماز مکمل کیے بغیر فوری طور پر حاضر خدمت ہوئے حضور پرنور ﷺ نے جو کچھ فرمانا تھا فرمایا اور پھر حکم ہوا، جایئے اپنی نماز مکمل کیجیے۔ گویا کہ نبی کریم ﷺ نمازی سے گفتگو فرمائیں تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔

ان قرآنی آیات کے مفہوم سے ادب واحترام مصطفٰی ﷺ پر جو روشنی پڑتی ہے اسی روشنی سے عاشقانِ مصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء سبق حاصل کرتے ہوئے اپنے والدین، اساتذہ کرام اور پیرانِ عظام مرشدانِ گرامی کے آداب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تعظیم وتکریم کو اوّلیت دیتے ہیں، بے ادبی اور گستاخی سے بچتے ہیں اور دوسروں کو بچاتے ہیں اور برملا اِعلان کرتے ہیں:

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم ماند از فضل رب

سید عالم نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:۔

{ من لم یرحم صغیرنا ولم یؤقر کبیرنا فلیس منا }

"جو شخص چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

اس مبارک ارشاد سے ہر چھوٹے بڑے کو عزت وتوقیر، ادب واحترام تعظیم وتکریم کا جو سبق دیا گیا ہے۔ اگر انہی مقدس کلمات پر ہی عمل کیا جائے تو معاشرہ فوز وفلاح کی بلندیوں کو چھو سکتا ہے۔

قرون اولیٰ سے لے کر آج تک یعنی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لیکر صالحین، کاملین، عارفین، اولیاء کرام، علمائے عظام، مرشدانِ ملت، پیرانِ طریقت تک سبھی حضرات نے جو کچھ پایا ادب واحترام سے پایا اور امت حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کو ادب واحترام، تعظیم وتکریم کا ہی درس دیتے آرہے ہیں اور ادب واحترام کی بدولت اکابر سے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اُنہوں نے جو فیوض و برکات حاصل کیے اگر انہیں رقم کیا جائے تو ہزار ہا دفتر درکار ہوں گے مگر پھر بھی ان کے ادب و احترام کو بجالانے کی مثالیں اور داستانیں تمام نہیں ہوں گی۔ اس لیے ان سے صرف نظر کرتے ہوئے ماضی قریب کی ایک بلند ترین روحانی شخصیت، قطب یزدانی، شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب نقشبندی مجددی شرقپوری علیہ الرحمۃ کے چند واقعات پیش کیے جاتے ہیں جن سے استفادہ کرتے ہوئے قارئین کرام اپنے ایمان وایقان کی دولت میں بے حد اضافہ کر سکتے ہیں۔

حضرت شیر ربانی علیہ الرحمۃ کی حیات مبارکہ کا ایک ایک لمحہ شریعت وطریقت کے انوار سے منور ہے، آپ نے اپنی زندگی دین مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ واشاعت کے لیے وقف کر رکھی تھی آپ کی بارگاہ عالیہ میں حاضر ہونے والا ظاہری وباطنی فیض سے محروم نہ رہا۔ آپ نے اپنے پیرومرشد حضرت بابا امیر الدین نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے آداب بجالانے میں جو مساعی جمیلہ فرمائیں ان کی مثال کے لیے یہی کافی ہے کہ آپ اپنے دادا مرشد امام طریقت، قطب الاقطاب، شہنشاہ اولیاء حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب اور مہر سپہر حقیقت، شہباز ولایت، نازش سادات، حاجی شاہ حسین صاحب علیہ الرحمۃ، مکان شریف کی نسبت رکھنے والوں کی انتہائی عزت وتکریم کرتے۔ حضرت حاجی شاہ حسین صاحب علیہ الرحمۃ کے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ وہ اپنے مرشد کامل کی تعظیم وتکریم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے۔ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی پوری زندگی اس احترام وتکریم کو ملحوظ رکھا۔ تعظیم وتکریم کی مختصری جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے اور اپنی عقیدت ومحبت میں اضافہ کیجیے۔

مرشد ارشد سے عقیدت:

حضرت مولانا غلام دستگیر نامی علیہ الرحمۃ جو اپنے وقت کے مشہور مصنف ومؤرخ تھے، حضرت شیر ربانی علیہ الرحمۃ کی اپنے پیرومرشد بابا امیر الدین علیہ الرحمۃ (کوٹلہ شریف)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

سے عقیدت و محبت کا ایک اہم واقعہ رقم فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کو پیر صاحب کی چائے تیار کرنے کے لیے ایندھن نہ ملا تو آپ نے ان کی خاطر اپنی پگڑی کو دیا سلائی کی نذر کیا اور آگ جلا کر چائے تیار کی اور پیر صاحب کی خدمت میں حاضر کی اس قدر آپ کو مرشد کی خاطر منظور تھی۔ (مجالس جمیل ص 59 مرتب محمد عالم مختار حق)

مریدوں کے لیے سبق:

ایک بار مولوی حکیم محمد عظیم صاحب مرحوم ضلع گوجرانوالہ نے بھری مجلس میں سرمستانہ یہ کلمہ کہہ دیا۔ "اگر آپ کچھ عنایت نہیں کرتے تو کوئی اور تلاش کروں"۔

لیکن مجسمہ غیرت حضرت میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ نے وہ بے دردانہ طمانچہ منہ پر دے مارا کہ دنیا کانپ اٹھی اور فرمایا نامردوں کی عورتیں غیروں کے پاس جایا کرتی ہیں، مرد تو غیر کی طرف نظر بھی اٹھانے نہیں دیتے۔ حکیم صاحب یہ تماشا بھی دیکھو۔

نازک مزاج شاہاں تاب سخن ندارد، (مصباح السالکین، مجالس جمیل ص ۶۱)

ہرجائی مرید کو ایک دوسالہ بچے سے ہی سبق حاصل کرنا چاہیے۔ اس دیوانے کو تو اتنی بھی عقل نہیں جتنی دوسالہ بچے کو ہوتی ہے۔

ہزارہا عورتیں خوبصورت ریشمی لباس پہنے ہوئے زروجواہر سے آراستہ بیٹھی ہوں اور ایک بچہ کی ماں میلے کچیلے پرانے کپڑے پہنے بھونڈی شکل اور سیاہ رنگ کی ایک کونے میں بیٹھی ہو تو وہ بچہ ان سب خوبصورت عورتوں کو چھوڑ کر اپنی میلی کچیلی اور کالی سیاہ ماں ہی کی طرف دوڑ کر جائے گا اور دوسری عورتوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھے گا۔

ہرجائی آج ایک کی طرف جاتے ہیں تو کل دوسری طرف اور پرسوں تیسرے کی خدمت میں جاتے ہیں اور اپنی استعداد اور قابلیت بار نور ایمان کو ضائع کر لیتے ہیں۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جب اس دیوانے نے صراط مستقیم یا راہ راست حاصل کر لیا تو پھر دوسرے کے پاس کس چیز کی طلب اور حصول کے لیے جاتا ہے۔ صوفیائے کرام رحمہم اللہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ کا اصول ہے۔

یک در گیر، محکم بگیر

ارادت از یکجا و فیض از صد جا

ان ملفوظات سے آپ نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ اپنے پیر سے صدق یقین اور محکم ربط و تعلق سے فیضان کے چشمے جاری ہوتے ہیں جبکہ ہرجائی فیض مرشد سے بے بہرہ اور محروم رہتا ہے۔

جان و مال پیر پر نثار:

ایک دفعہ حضرت میاں صاحب نے عام طور پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرید صادق وہ ہے جو جان و مال پیر پر نثار کر دے۔

میاں احمد دین مرحوم، یہ بات سن کر گھر گیا اور اثاثہ البیت مختلف گٹھڑیوں میں باندھ کر لے آیا اور سب گٹھڑیاں خادم درگاہ کے حوالے کر دیں۔

جب حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کو اس کی خبر ہوئی تو مرید مذکور سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟

تو اس نے عرض کیا حضور جان تو پہلے ہی حاضر تھی آپ نے مرید صادق بننے کے لیے یہ بات کہی تھی سو حاضر ہے۔ آپ نے فرمایا اوہو! تم نے سمجھا نہیں کوئی اپنے بیٹے سے مال لیتا ہے؟ پھر فرمایا زیور واپس گھر لے جاؤ اور اپنی بیوی کو دینا جو ہماری بہو ہے۔

برتن و پارچات والدہ کے حوالے کرنا وہ ہماری ہمشیرہ ہے ایسی چیزوں کی یہاں ضرورت نہیں، سبحان اللہ مرشد ہو تو ایسا مستغنی اور مرید ہو تو ایسا با اخلاص

این سعادت بزور بازو نیست

تانہ بخشد خدائے بخشندہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مکان شریف کے گھوڑے کی خدمت:

اب حضرت شیر ربانی علیہ الرحمۃ کے پیرومرشد کے مرشد ارشد حضرت صاحب مکان شریف کی نسبت مبارکہ سے تعظیم وتکریم اور ادب واحترام کے بعض واقعات سے اپنے ایمان وایقان میں اضافہ کیجیے اور پھر غور وفکر کریں کیا فی زمانہ آفاقی شہرت کے مالک پیر ایسی خدمات سرانجام دینے کا تصور بھی رکھتے ہیں۔

صاحب حدیث دلبراں رقمطراز ہیں کہ امام الطریقت حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب فرزند ارجمند میر صادق علی شاہ علیہ الرحمۃ کے پاس ایک چوبدار تھے جن کا نام غالباً غلام نبی تھا، مکان شریف عیدگاہ کے پاس آم کے پیڑوں کے نیچے مولانا غلام نبی صاحب نے والد ماجد کو یہ واقعہ سنایا۔

> "ایک دفعہ میر صادق علی شاہ نے مولانا غلام نبی صاحب کو کہیں ضلع جھنگ سے ایک گھوڑا لانے کو بھیجا۔ مولانا صاحب نے گھوڑا لے کر واپس آتے ہوئے ایک دو جگہ میر صاحب کے مریدوں کے پاس قیام کرنے کے علاوہ شرقپور شریف حضرت میاں صاحب قبلہ کے ہاں ایک رات بسر کی"۔

مولانا فرماتے ہیں کہ جب وہ گھوڑا لے کر آپ کے ہاں پہنچے تو آپ نے انتہائی مسرت اور خندہ پیشانی سے خوش آمدید کہا۔ گھوڑے کو علیحدہ جگہ باندھ کر اس کے لیے چارہ دانہ کا انتظام کیا اور مولانا کی خوب خاطر مدارت کی۔

مولانا کی خدمت کرنے میں جو خوشی آپ کو ہو رہی تھی وہ آپ کے چہرے سے نمایاں تھی۔ کھانا کھا کر مولانا نے عشاء کی نماز ادا کی اور سونے کی تیاری کرنے لگے مولانا چارپائی پر دراز ہوئے تو آپ ان کے پیر دبانے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد مولانا نیند کی آغوش میں چلے گئے اور حضرت صاحب قبلہ نے وہاں پہنچ کر جہاں گھوڑا بندھا ہوا تھا، گھوڑے کی مٹھی چاپی شروع کر دی۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مولانا غلام نبی صاحب کو صبح سویرے اٹھتے ہی گھوڑا دیکھنے کا خیال آیا جب گھوڑے کے پاس آئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ میاں صاحب قبلہ علیہ الرحمۃ گھوڑے کو مٹھیاں بھر رہے ہیں اور یہ معلوم کر کے کہ عشاء کی نماز کے بعد سے سحری تک متواتر مکان شریف کے گھوڑے کو مٹھی چاپی کرتے رہے ہیں، مولانا پر رقت طاری ہوگئی۔

مسافت زیادہ ہونے کی وجہ سے مولانا نے سحری کے وقت ہی روانگی کا ارادہ ظاہر کیا اور حضرت میاں صاحب قبلہ مولانا موصوف اور گھوڑے کو شرقپور شریف سے چار میل کی مسافت پر موضع منڈیانوالہ تک وداع کرنے گئے، وداع کرتے وقت آپ نے مولانا کو کچھ کھانے کا سامان اور کچھ رقم دیتے ہوئے فرمایا۔

''میر صادق علی شاہ صاحب کو میری طرف سے سلام عرض کرنا اور یہ حقیر سا نذرانہ پیش کرتے ہوئے عرض کرنا، حضور مجھ عاجز کے لیے دعا فرمادیں۔''

مولانا صاحب جب مکان شریف پہنچے تو میر صادق صاحب قبلہ نے پوچھا کہ راستہ میں کہاں کہاں قیام کیا اور کیسے گزری؟

مولانا نے عرض کی۔ ''حضور سب مریدین، اخلاق اور تواضع سے پیش آئے لیکن شرقپور شریف کے میاں صاحب علیہ الرحمۃ نے وہ خدمت کی ہے کہ کوئی دوسرا کیا کرے گا۔ اور عجیب منظر یہ دیکھا کہ میری خدمت کے علاوہ گھوڑے کو تمام رات مٹھیاں بھرتے رہے اور چار میل تک وداع کرنے آئے اور یہ نذرانہ پیش کرتے ہوئے کہا ''میر صاحب سے عرض کرنا میرے لیے دعا فرمائیں۔''

یہ واقعہ سن کر میر صادق علی شاہ صاحب تڑپ اٹھے اور جوش سے فرمایا۔

''میاں صاحب نے مکان شریف کے گھوڑے کو مٹھیاں بھری ہیں انہیں سارا جہان مٹھیاں بھرے گا۔'' (حدیث دلبراں ص 72,71)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حضرت میاں صاحب علیہ الرحمۃ کے پسندیدہ اشعار میں سے قدرے درج کیے جاتے ہیں جو خاص کر اولیائے کرام، پیرانِ عظام، مرشدانِ طریقت کی شان وعظمت، تعظیم وتکریم پر مبنی ہیں، یہ اشعار آپ کے خطبات اور آپ کی حیات مبارکہ پر تصنیف شدہ کتابوں سے لیے گئے ہیں۔ (12منہ)

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

خاک شو درپیش شیخِ باصفا
تا ز خاکِ تو بروید کیمیا

از بہاراں کے شود سر سبز سنگ
خاک شو تا گل بروئی رنگا رنگ

سالہا تو سنگ بودی دلخراش
آز موئی و یک زمانے خاک باش

قال را بگوار و مردِ حال شو
پیش مرد کاملے پامال شو

سرمہ کن در چشم خاکِ اولیاء
تابہ بینی ز ابتدأ تا انتہا

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

عندلیب مست داند قدر گل
چغد را از گوشہ ویران پرس

نام نیک رفتگاں ضائع مکن
تابماند نام نیکت برقرار

شنیدم کہ در روزِ امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگیِ خویش کہ کارے کردم

از سرِ بالین من بر خیز اے ناداں طبیب
درد مندِ عشق را دارو ئے بجز دیدار نیست

گر تو سنگِ خارۂ مر مر شوی
چوں بصاحب دل رسی گو ہر شوی

شو ہمدم پروانہ تا سوختن آموزی
با سوخت گاں بہ نشینی شاید کہ تو ہم سوزی

مائیم پر گناہ و تو دریائے رحمتی
جائے کہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

عیب خود راہر کہ او بینا شود
روح او را قوتے پیدا شود

از مکافات عمل غافل مشو
گندم از گندم بروید جو ز جو

سگ را ولی مگس راہما کنند
آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند

بے تو آنم آرام جانم زندگانی مشکل ہست
بے تماشائے جمالت کامرانی مشکل است

اولیاء را در دروں نغمہا است
طالباں را زاں حیات بے بہا است

پسرِ نوح با بداں بہ نشست
خاندان نبوتش گم شد
سگِ اصحابِ کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت و مردم شد

دین گنوایا دنیا خاطر دنیا نہ جائے ساتھ
دونوں تھوک چھوڑ کے چلنا ہاتھ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

دربارِ شہنشہی سے بہتر
مردانِ خدا کا یہ آستانہ

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

نہ تخت و تاج میں نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

یار سجن دی پاک زمینے قدم رکھیں شرماویں
قدم قدم تے دل تھیں سجدے عشقوں کردا جاویں

❁...❁...❁

84483

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ساری عمر ہاتھ ملتا رہا:

شاہ پور (کانجرا) کا ایک نمبردار، حضرت میاں صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں سے تھا۔ اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا۔ آپ کی اس پر خصوصی نظر تھی۔ آپ کی توجہ فرمانے سے وہ سرعت کے ساتھ سلوک کی منزلیں طے کرنے لگا۔ اسے اپنے مقصد میں اچھی خاصی کامیابی بھی حاصل ہوگئی۔

ایک دن اس نے بدقسمتی سے باتوں ہی باتوں میں کسی سے یہ کہہ دیا کہ وہ رات کو اڑتا ہے۔ جس آدمی سے یہ بات ہوئی وہ بھی حضرت صاحب قبلہ کے پاس آنے جانے والا تھا وہ اس بات کو برداشت نہ کرسکا اور اس نے کسی حاضری پر آپ کی خدمت میں یہ بات عرض کردی کہ فلاں نمبردار جو کہ شاہ پور کا رہنے والا ہے، کی طبیعت پر اس وقت بڑی رنگت ہے وہ کہتا ہے کہ "میں راتوں کو ہوا میں اڑتا ہوں"۔

حضرت صاحب قبلہ کا یہ سننا تھا کہ آپ کا چہرہ سرخ ہوگیا اور آپ نے فرمایا۔

"اب وہ اڑنے بھی لگا ہے، اچھا! اسے اڑنے دو اب"۔

آپ کا فرمانا تھا کہ اسے قبض ہوگئی یعنی وہ روحانی نعمت چھن گئی، بہت زور مارا، لیکن طبیعت جو سرد ہوگئی تھی بحال نہ ہوئی، جو کچھ حاصل ہوا تھا سب جاتا رہا اور وہ خالی ہوگیا۔

اس واقعہ کے بعد نمبردار اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ لیکن وہ بات کہاں تھی؟ آپ ناراض تھے اور اس کی طرف التفات ہی نہ فرماتے۔ آخر اپنے کھوئے ہوئے مقام کے حصول کے لیے دوسرے بزرگوں کے پاس جانا شروع کیا لیکن کسی کے ہاں سے بھی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

آخر وہ حضرت قاضی سلطان محمود صاحب علیہ الرحمۃ کی خدمت میں اعوان شریف حاضر ہوا حضرت قاضی بلند پایہ قادری سلسلہ کے ولی کامل تھے۔ کشف میں انہیں بڑی دسترس حاصل تھی۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

یہ نمبردار اعوان شریف جا پہنچا۔ شام کا وقت تھا، اندر جانے کا راستہ ملنا مشکل ہو گیا۔ بہت ڈھونڈا لیکن راستہ نہ ملا۔ قاضی صاحب نے کشف سے معلوم کر لیا اور اپنے مریدوں سے فرمایا دور سے کوئی آدمی آیا ہے لیکن اسے راستہ نہیں مل رہا۔ جاؤ اسے اندر لے آؤ۔

چنانچہ ان کا ایک مرید باہر گیا اور اسے اپنے ساتھ اندر لے آیا۔ قاضی صاحب علیہ الرحمۃ نے اسے بٹھایا اور فرمایا:۔

ہاں بھئی! بتاؤ کیسے آنا ہوا؟

اس نے عرض کی، حضور اللہ اللہ سیکھنے آیا ہوں۔

قاضی صاحب بڑے خوش ہوئے کہنے لگے، رب کریم کا شکر ہے کہ تم اللہ اللہ سیکھنے آئے ہو ورنہ جو بھی آتا ہے کسی نہ کسی دنیوی غرض سے آتا ہے، کوئی اولاد کی اور کوئی کاروبار کی وجہ سے سب لوگ دنیوی مطلب کے لیے ہی آتے ہیں۔

یہ باتیں کرتے ہوئے قاضی صاحب نے فرمایا، ادھر میرے سامنے آ کر بیٹھو وہ آپ کے سامنے دوزانو بیٹھ گیا اور قاضی صاحب توجہ فرمانے لگے کافی دیر کے بعد انہوں نے سر اٹھایا اور اس سے مخاطب ہو کر کہا "تم نے جھوٹ بولا ہے۔ تم پہلے ہی کسی صاحب کے مرید ہو۔ تمہارا پیر بڑا صاحب کمال ہے تمہارے پیر نے تمہارے گرد ایک فولادی قلعہ کھڑا کر دیا ہے میں نے بڑی کوشش کی لیکن اس کے اندر نہیں جا سکا اب تم ان کے پاس جاؤ۔ وہاں سے ہی تم فیضیاب ہو سکتے ہو۔

اولیاء می شناسند اولیاء

نمبردار کہنے لگا۔ حضور میرے پیر تو مجھ سے ناراض ہیں۔ وہ راضی نہیں ہوتے۔ قاضی صاحب نے فرمایا تم انہیں کے پاس جاؤ اور جیسے ہو سکتا ہے ان کو راضی کرو، ورنہ کسی کے ہاں سے فیض نہیں ملے گا تمہارا شیخ صاحب کمال ہے۔ مجھ سے ہو سکا تو میں تمہاری سفارش کروں گا۔ اس نے بہت کوشش بھی نہ کی ورنہ ممکن تھا کہ میاں صاحب راضی ہو جاتے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

سچ فرمایا مخبر صادق نبی مکرم ﷺ نے اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور اللہ. مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ بیشک وہ نور الٰہی سے دیکھتا ہے۔

جد رب دل دیاں اکھیاں دیوے چانن ہووے نوروں
محبوباں نوں نظری آوے کیا نیڑے کیا دوروں

یہ چند واقعات ادب واحترام، حضرت میاں صاحب شیر ربانی علیہ الرحمۃ سے متعلق درج کر دیئے ہیں تاکہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شرقپور شریف سے وابستہ مریدین، معتقدین، متعلقین ومتوسلین پڑھ کر اپنی اپنی بساط کے مطابق سبق حاصل کریں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ تادم آخر اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے ادب واحترام اور محبت وعشق کی پاکیزہ دولت سے ہمکنار رکھے۔ آمین ثم آمین

عبادت کے قصے ریاضت کی باتیں
بجز پیر کامل فسانہ فسانہ
مقدر ہے ان کا سدا ہاتھ ملنا
ٹھکانے پہ آ کے جو ہوں بے ٹھکانہ
عقیدت کا دامن نہ ہاتھوں سے چھوٹے
یہی ہے محبت کا پہلا ترانہ

(ظہوری قصوری مرحوم)

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

(مثنوی شریف)

چو خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مسعود ملت علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب کی وفات حسرت آیات پر

تعزیت نامہ

مرتب

بانی تحریک یوم مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

ناظم: دارالمبلّغین حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور جامعہ شیر ربانیؒ برائے طالبات

حضرت میاں جمیل احمد

شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف

ادارہ نشر و اشاعت

دارالمبلّغین حضرت میاں صاحبؒ شرقپور شریف

ضلع شیخوپورہ (پاکستان)

پی پی: 042-34225144 فون لاہور: 042-37313356

شرقپور شریف: 056-2591054 موبائل: 0300-4243812

Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

احوال آنکہ

حضرت مسعود ملت جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب نقشبندی مجددی سے میرے بہت دیرینہ اور گہرے تعلقات ہیں اور حال ہی میں ان سے میری جو خط کتابت رہی زیر نظر پمفلٹ میں اس خط کتابت کو یکجا کر دیا گیا ہے پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود صاحب کا آخری خط (محررہ 26 اپریل 2008ء) مجھے ان کی وفات کے بعد ملا اس سے پیشتر محترم المقام جناب (ر) کمانڈر ظفر صاحب کا مجھے کراچی سے فون آیا کہ مسعود ملت ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طبیعت سخت ناساز ہے اور ہم انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جا رہے ہیں جس پر مجھے بہت تشویش ہوئی۔ پھر قریباً آدھ گھنٹے بعد کمانڈر ظفر صاحب کا دوبارہ فون آیا کہ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

پروفیسر صاحب مرحوم نے اپنے خطوط میں خاص طور پر غلام سرور، جن کا آستانہ عالیہ شرقپور شریف سے تعلق تھا لیکن جس کو وہ بوجوہ نبھا نہ سکے تھے کو معاف کر دینے کا بزرگانہ مشورہ مجھے دیا جب کہ میں مشفقانہ رویہ رکھتے ہوئے ان کی اصلاح کا خواہاں رہا۔ لیکن غلام سرور غرور، تکبر اور نخوت کا شکار ہو گیا حتیٰ کہ آنا جانا بھی بند کر دیا۔ پروفیسر صاحب مرحوم نے فرمایا کہ غلام سرور صاحب کو آپ معاف کر دیں وہ اپنی کوتاہیوں کی معافی مانگنا چاہتے ہیں یہ محترم المقام مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کا بزرگانہ مشورہ تھا لیکن میں نے محسوس کیا کہ غلام سرور اپنی انا اور کبر و نخوت کی وادی سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہے۔ حالانکہ میں نے انہیں کہا تھا کہ تم مجھ سے جب چاہو ٹیلی فون پر بات کر لیا کرو اور اگر ملنا چاہو تو وقت لے کر مجھے مل بھی لیا کرو تا کہ میں غلام سرور کے خیال اور مرتبت کے مطابق حسب توفیق پروٹوکول کا بندوبست کر لیا کروں۔

محترم جمیل اطہر سرہندی صاحب ملک کے نامور صحافی ہیں اور بعض اخبارات

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ورسائل وغیرہ ان کی ادارت میں شائع ہوتے ہیں اور سرہندی ہونے کے حوالے سے میرے لیے وہ بصد قابل احترام ہیں جو سرور کے بھی خصوصی ملنے والے ہیں جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا لیکن کبر و نخوت میں سرشار غلام سرور نے اپنی انا کے خول سے باہر نکلنے کی ضرورت محسوس نہ کی اور مجھ فقیر کو جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کی وفات سے مطلع کرنا بھی مناسب نہ سمجھا جب کہ کسی اور ذریعے سے بھی یہ خبر مجھے نہ مل سکی پھر ایک دن ایک رسالہ "ماہنامہ شہ رگ پاکستان، فروری 2008ء صفحہ 52" اچانک (اگرچہ کافی تاخیر سے) میرے ہاتھ لگا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

آخر میں گزارش ہے کہ اب جب کہ مسعود ملت پروفیسر محمد مسعود احمد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے اور یہ بھی مجھ کو معلوم ہے کہ سرور کے مسعود صاحب مرحوم ومغفور سے گہرے تعلقات تھے لیکن مجھے یہ افسوس بھی ہے کہ سرور نے پروفیسر مرحوم کی اچانک وفات کے حوالے سے مجھ سے بات کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔

نیز میرا دستور یہ ہے کہ میں عورتوں سے ملاقات نہیں کرتا اور میں نے کہہ رکھا ہے کہ عقیدت کیش خواتین اگر آستانہ پر آجائیں تو وہ میاں خلیل احمد کی والدہ سے مل لیا کریں۔ غلام سرور کو اپنی پیری مریدی کی پڑی ہوئی ہے جب کہ انانیت کا یہ حال ہے کہ ان کی خواتین کو بھی حسب قاعدہ گھر تشریف لا کر خواتین سے ملنا گوارا نہیں۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

والسلام

مورخہ ۱۱ مئی ۲۰۰۸ء بروز اتوار

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ ، [illegible]

حوالہ نمبر ______ تاریخ ۲ مارچ ۲۰۰۸ء

مکرم المقام دام عنایتکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ الحمد للہ "آیات جہان امام ربانی" کی تین جلدیں [illegible] ان کے علاوہ جہان امام ربانی کا [illegible] مجلہ الف ثانی نمبر [illegible] ان سب کو ان شاء اللہ پیش کروں گا۔ ۲ مارچ کو کراچی میں کانفرنس ہو رہی ہے [illegible] ۸ مارچ کو دہلی میں کانفرنس ہو رہی ہے، ۱۰ مارچ کو لاہور میں کانفرنس ہو رہی ہے۔ [illegible] کانفرنس کے دعوت نامہ میں [illegible] آپ کا نام نامی [illegible] آپ کی خدمت میں [illegible] حضور [illegible] [illegible] معاف فرمائیں [illegible] آپ کی خدمت میں [illegible] ان کو معاف فرما دیں، وہ جو کچھ ہیں آپ ہی کی نظر شفقت [illegible] ہیں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو [illegible] عطا فرمائے [illegible] آمین۔

فقط والسلام
احقر محمد مسعود [signature]

۱۱/۲، کی۔ پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کراچی ۷۵۴۰۰ ، اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون نمبر: 455 24 68 فیکس: 455 24 68 92-021 ای میل: s.mazhar@sat.net.pk

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

محترم جناب ڈاکٹر صاحب! دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی!

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ آپ نے صوفی غلام سرور صاحب کے بارے میں نیک سفارش فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ لیکن صوفی غلام سرور صاحب نے معافی نہیں مانگی۔

محترم ڈاکٹر صاحب! ہمیں آپ کا بے حد احترام ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے فروغ میں آپ کی خدمات قابل صد تحسین ہیں اور آپ کی سرپرستی میں جہان امام ربانی اور باقیات جہان امام ربانی کی تصنیف، امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے والہانہ لگاؤ اور عقیدت و احترام کا زندہ ثبوت ہے فقیر حقیر کی طرف سے بھی آپ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش خدمت ہے قبول فرمائیں۔ اللہ کریم جلشانہٗ اپنے حبیب کریم کے طفیل آپ کو احسن الجزاء عطا فرمائے! آپ کے علم وفضل کے ساتھ ساتھ مکان شریف کے حوالے سے ہمارے بزرگوں کے خوشگوار روحانی روابط ہمارے لیے باعث صد افتخار ہیں۔

آپ خود روحانیت کی وادی کے شہسوار ہیں اور اس امر سے بخوبی واقف ہیں کہ ''الطریق کلہ ادب'' صوفی غلام سرور صاحب نے جب تک خلوص کے ساتھ پیر خانہ سے مستحکم وابستگی رکھی ان کو بفضلہ تعالیٰ خوب خوب فیوض و برکات حاصل ہوتے رہے لیکن بعد میں ان کے اندر رعونت پیدا ہوگئی اور یہ خیال آیا کہ وہ خود روحانیت کے اوج کمال پر پہنچ گئے ہیں۔

ایک دفعہ چند درویشوں کے ساتھ ان کے ہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے کھانا منگوایا اور میرے سامنے رکھ دیا اپنی عادت کے مطابق میں نے کچھ کھانا لے لیا اور اتنا ہی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

درویشوں کو الگ الگ دے دیا۔ انہوں نے اپنے ایک ہم نشین کو اشارہ کیا جس نے میرے ساتھ آئے ہوئے درویشوں کو دو تین بار مزید کھانا عطا کیا گویا انہوں نے درویشوں کو یہ تاثر دیا کہ صوفی صاحب ان کے پیر و مرشد سے زیادہ ان کا خیال رکھنے والے ہیں۔ ایک دفعہ صوفی صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ میرے ہاں آئے اور اپنے ساتھیوں کو ملاقات کے لیے اندر بھجوا دیا لیکن خود باہر ہی کھڑے رہے۔ اس قسم کے مختلف واقعات پیش آتے رہے۔ المختصر رعونت بڑھتی گئی آپ کے عنایت نامہ کے مطابق بھی خود انہوں نے معافی نہیں مانگی۔

بہر کیف آپ کے علم و فضل اور روحانی عظمت کا مجھے بے حد احترام ہے چنانچہ میں نے صوفی صاحب کو عرس کے موقع پر بلا کر کہا کہ آپ بھی دوسرے علماء و مشائخ کی طرح فون پر رابطہ کر کے بصد شوق تشریف لایا کریں۔ ڈاکٹر صاحب کی نیک سفارش کے حوالے سے آپ کے ادب و احترام کو ملحوظ رکھا جائے گا۔ یہ چند سطور محض وضاحت کے لیے پیش خدمت ہیں۔

والسلام

خاکپائے "شیر ربانی" وگدائے آستانہ "ثانی لاثانی"

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے، پی ایچ ڈی، اعزازی [illegible]

حوالہ نمبر ________ تاریخ ۴ر اپریل ۲۰۰۸ء

مکرم السلام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ — امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوں گے — فقیر دہلی گیا ہوا تھا، ۲۶ مارچ کو واپس آیا — الحمدللہ ۸ مارچ کو عالمی امام ربانی نیشنل کانفرنس بہت کامیاب رہی — علماء نے بڑی فراخدلی سے پورا تعاون کیا اور دل کھول کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت و [illegible] بیان کئے۔ کانفرنس کی تفصیلات [illegible] اکثر اخبارات میں آ گئی ہیں۔ الحمدللہ [illegible] کی طرف سے ایک وقیع [illegible] شائع ہوا۔ ان شاء اللہ پیش کروں گا۔

نیز یہ اطلاع [illegible] کہ [illegible] مولانا [illegible] کا نعتیہ [illegible] ہے [illegible] یہ حضرت [illegible] اور بزرگان [illegible] کی تعلیمات [illegible] کا [illegible] [illegible] کا چرچا [illegible] ہے — [illegible] آپ کو [illegible] اور [illegible] ہیں — ایک تجویز ذہن میں ہے کہ حضرت امام ربانی کے منتخب مکتوبات کا انگریزی ترجمہ ایک جلد میں شائع ہو — [illegible] معیاری [illegible] یہ کام آپ کا ادارہ [illegible] بین الاقوامی اہمیت کا حامل ہوگا — ان شاء اللہ [illegible] احباب سے مشورہ کر کے مطلع فرمائیں۔

[illegible] اور [illegible] مانگ لیجئے [illegible] اجر و ثواب [illegible] ترقی درجات ہوگا — [illegible] اپنے فقیر کو [illegible] اور [illegible] ایک چراغ [illegible] کہ [illegible] رہے گا — [illegible] دعاؤں میں یاد رکھیں — احباب کو سلام [illegible] فقط والسلام

[illegible] ۱۶/۲، کے بی اے کے ای سی ایچ سوسائٹی کراچی ۷۵۳۰۰، اسلامی جمہوریہ پاکستان
فون نمبر ۴۵۵۲۴۶۸ فیکس 92-021-455 24 68 [illegible]

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مکرمی جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب
دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا گرامی نامہ نظر نواز ہوا۔ یہ جان کر مسرت ہوئی کہ آپ 8 مارچ 2008ء کو امام ربانی مجدد الف ثانی انٹرنیشنل کانفرنس کے سلسلہ میں دہلی (انڈیا) تشریف لے گئے تھے جو الحمد للہ بہت کامیاب رہی اور آپ نے دیکھا کہ اس کانفرنس کے سلسلہ میں علمائے بریلی شریف نے بھرپور تعاون فرمایا اور دِل کھول کر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے محاسن ومحامد بیان کیے جب کہ آپ کی اپنی خدمات بھی اس سلسلہ میں اظہر من الشمس ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کامیابیوں سے نوازے اور اپنی جانب سے اور بھی توفیق ارزانی فرمائے آمین۔

یہ فقیر سمجھتا ہے کہ جہان امام ربانی کی شکل میں آنے والا آپ کا حالیہ کام جو تقریباً نو ہزار صفحات پر مشتمل ہے اپنی نظیر آپ ہے اور یہ سب اس فقیر کی نظر میں بفضلہٖ تعالیٰ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی روحانیت اور مکان شریف کے فیضان کا مظہر ہے جو ان شاء اللہ ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے گا۔

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

حضرت خواجہ سید امام علی شاہ نقشبندی مجددیؒ (مکان شریفی) جو بہت سے بزرگوں کے رہبر کامل اور شریعت وطریقت کے بطل عظیم تھےؒ نے اپنی حیات مستعار میں اپنے پیرو مرشد کی عزت وتوقیر کی ایک وقیع مثال قائم کر دی ہے کہ آپ اپنے مرشد خواجہ حاجی شاہ حسین نقشبندی مجددیؒ (بھورے والی سرکار) کے گھوڑے کا پیشاب بھی زمین پر گرنے دینا پسند نہ فرماتے تھے چنانچہ اس مقصد کے لیے آپ نے ایک مٹکا نما برتن مختص کر کے اپنے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پاس رکھ لیا تھا پس جب گھوڑے کو پیشاب کی حاجت ظاہر ہوتی تو اس وقت آپ وہ مٹکا نما برتن اس کے نیچے رکھ دیتے اور پھر وہ برتن ادب سے اپنے سر پر اٹھا کر دریائے راوی کی لہروں کے سپرد کر آتے جو مکان شریف کے نواح میں ساتھ ہی بہ رہا ہوتا تھا۔

اپنے پیر خانے سے محبت اور اس کا ادب و احترام ہمارے بزرگوں کا شیوہ اور خاصہ رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے خلیفہ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری نقشبندی مجددیؒ المعروف بہ "حضرت کرمانوالے" بیان کرتے ہیں کہ ہم جب شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے ہمراہ آستانِ مقدسہ حضرت خواجہ امام علی شاہ اور خواجہ حاجی شاہ حسینؒ کے مزارات مقدسہ کی زیارت کو جا رہے تھے تو راستے میں لڑکے بالے کھیل رہے تھے جس کی وجہ سے گرد و غبار نے فضا کو مکدر کر دیا تھا اس موقع پر شاہ صاحب بھی ساتھ تھے شاہ صاحب نے کھلنڈرے بچوں کو گرد و غبار اڑانے سے منع کیا تو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے شاہ صاحب سے کہا۔ پیر جی! یہ حضرت امام علی شاہؒ اور حضرت شاہ حسین نقشبندی مجددیؒ مکان شریفی کے مزارات کے راستے میں اڑنے والا گرد و غبار ہے اڑتا ہے تو اڑے یہ ہمارے حق میں باعث رحمت و برکت ہے آپ بچوں کو کھیلنے سے منع نہ فرمائیں!

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نہ صرف اپنے مرشد حضرت خواجہ امیر الدین کوٹلوی نقشبندی مجددی کے آستانے کا دل سے احترام کرتے تھے بلکہ وہ اپنے مرشد کے پیر خانے المعروف بہ مکان شریف کا ادب اور احترام بھی حد سے زیادہ فرمایا کرتے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سید امام علی شاہ کے عرس کے موقع پر دفعتاً شور بلند ہوا کہ ایک زائر کا بیٹا عرس کے موقع پر فوت ہو گیا ہے جس سے عرس کی فضا سوگوار تر ہو کر کھلبلی سی مچ گئی۔ ایسے میں میاں صاحبؒ فوراً لڑکے کے لواحقین کے پاس پہنچے اور لواحقین سے فرمایا بچہ بیہوش ہو گیا ہے اس کے پاؤں کی تلیوں کی مالش کریں یہ ہوش میں آجائیگا چنانچہ دیکھتے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہی دیکھتے وہ بچہ یکدم اٹھ کر بیٹھ گیا اب آپ نے لواحقین سے کہا کہ بچے کو فوراً گھر لے جائیں چنانچہ جب بچہ گھر پہنچا تو اس کی طبیعت اچانک خراب ہو گئی اور وہ چل بسا۔ کسی نے حضرت میاں صاحبؒ کو بچے کی وفات کا عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ بچہ تو عرس کے موقع پر ہی فوت ہو چکا تھا وہ تو اللہ کریم سے تھوڑی سی مہلت کی درخواست کی تھی جو اس نے قبول فرمالی تا کہ میرے بزرگوں کے عرس کے موقع پر ماحول میں پژمردگی کا سایہ نہ پڑے پس وہ بچہ گھر جاتے ہی چل بسا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہ و انا الیہ رٰجعون!

بڑے پیر خانے سے محبت مئودت اور حسن عقیدت کا ایک اور واقعہ یوں ہے کہ حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددیؒ کے نہایت بلند و بالا مزار مبارک کا کلس کسی زلزلہ وغیرہ کی وجہ سے ایک جانب کو ٹیڑھا ہو کر جھک گیا اور اس کا جھکاؤ مرزا غلام احمد قادیانی کے گاؤں کی طرف ہو گیا جس کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوٰی کر دیا کہ سید امام علی شاہؒ کے مزار کا کلس بھی جھک کر مجھے سلام کرتا ہے قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے بھی کسی نے یہ بات کہہ دی۔ آپ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ ایک کذاب کو طعنہ دینے کا موقع ملے۔ تو آپ کلس کی اصلاح کے لیے عام سے ایک دو مستریوں کو ساتھ لے کر مکان شریف پہنچے لیکن گنبد کی بلندی کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی تھی اور اس کام میں جان جوکھوں کا خدشہ تھا تو قبلہ شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ جو راج یا مزدور اس کلس سے گر کر شہادت پائے گا وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ یہ مژدہ سن کر حکیم فتح محمد نے بخوشی برملا کہا کہ یہ کام میں ہی انجام دینے کی سعادت حاصل کروں گا چنانچہ شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ نے اللہ کا نام لے کر حکیم فتح محمد کو بلند ترین گنبد پر چڑھا دیا۔ حکیم فتح محمد نے تھوڑی سی کوشش کر کے گنبد میں ایک جگہ پرانی ''گو'' کا ایک سوراخ دریافت کر لیا اور پھر جونہی وہ اوپر کی طرف کھودتا ہوا آگے بڑھا تو مطلوبہ ''گو'' کے باقی سوراخ بھی مل گئے۔ پس شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ اس

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کوشش میں کامیابی پر بہت خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا اور فوری طور پر گو کے تمام سوراخوں میں ایک ایک بالا (لکڑی کا) جڑواتے گئے اور اس طرح "گو" تیار کروا کے کلس کا ٹیڑھا پن دور کر دیا گیا جب کہ ظاہری تخمینہ کے مطابق اس کام پر اس زمانے میں تین چار ہزار روپے کا خرچہ تھا جس کے وسائل میسر نہ تھے۔

جناب! آپ کے ایک جد اعلیٰ (جن کا نام تو کچھ اور تھا لیکن وہ مسعود کے لقب سے مشہور تھے) اور حضرت خواجہ سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی سکنہ مکان شریف (پنجاب) سے بیعت کا شرف رکھتے تھے جب کہ شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے مرشد خواجہ امیر الدین کوٹلوی نقشبندی مجددی بھی خواجہ سید امام علی شاہ کے مرید تھے اس طرح آپ کے جد اعلیٰ اور خواجہ امیر الدین کوٹلوی آپس میں پیر بھائی تھے اور میں نے آپ کے جد اعلیٰ حضرت مسعود صاحب نقشبندی مجددی کے بارے میں کہیں پڑھا ہے کہ ایک دفعہ وہ مکان شریف میں مرشد کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک ارادت کیش خواجہ سید امام علی شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے گھر آنے کی دعوت دی اور وقت معین طے کر کے بعد از منظوری رخصت لے کر چلا گیا اتنے میں ایک اور مرید حاضر ہوا اور سید صاحب سے اسی معینہ وقت پر گھر آنے کی دعوت کا وقت لے کر چلا گیا۔ اس طرح اس روز پانچ سات ارادت مندوں نے یکے بعد دیگرے آ کر اپنے اپنے گھروں میں دعوت کی درخواست کی جس پر آپ کے جد اعلیٰ ورطہ حیرت میں چلے گئے کہ یہ بات کیسے ممکن ہو گی؟ مگر یہ بھی خیال تھا کہ سید صاحب سے وعدہ خلافی کی بھی امید نہیں کی جا سکتی تھی تاہم خاموش ہو رہے۔

حسب فرمائش اسی معینہ وقت پر پہنچنے کے لیے آپ نے فرداً فرداً سب کو "ہاں" کر دی۔ بہر حال جب مقررہ وقت گزر گیا تو وہ سارے ارادت مند شام کو اپنے مرشد پاک کی خدمت میں پیر خانے میں جمع ہوئے اور آپس میں باتیں کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ ہر ایک نے اعتراف کیا کہ آج فلاں وقت سید امام علی شاہ نے مجھ فقیر کے گھر آ کر کھانا تناول

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

فرمانے کی مجھے سعادت بخشی۔ ان کی یہ باتیں آپ کے جداعلیٰ کو اور بھی حیران کر گئیں سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی اگلے روز صبح کی نماز پڑھنے کے بعد آپ کے جداعلیٰ کو بازو سے پکڑ کر باہر لے گئے اور ایک درخت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس درخت کے پتوں کو غور سے دیکھو جب نظر فرمائی تو اس کے ہر پتے پر سید صاحب کی شبیہ مبارک بنی ہوئی تھی سید صاحب نے فرمایا! اگر ہم اللہ کی عطا سے درختوں کے پتوں تک پہنچ جاتے ہیں تو ایک ہی وقت میں پانچ سات گھروں میں پہنچنا کیا مشکل ہے؟

جناب! ''من آنم کہ من دانم''

میں گناہوں اور بیماریوں کا رگیدا ہوا ہوں نیز بدعملیوں کا بھی شکار ہوں۔ مجھ جیسے پیر کے اپنے خلیفے ہی مقابل میں دندنانے لگیں تو یہ فقیر ان کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کا ایک مرید آپ کے عین حیات میں بغیر اجازت پیر بن بیٹھا اور بڑے بڑے متمول اور ذی جاہ لوگ اس کے پاس آنے جانے لگے میاں صاحب قبلہ کو پتا چلا تو آپ نے دل ہی دل میں ایک غضبناک نگاہ ڈالی تو اس کا سب کام الٹ پلٹ ہو گیا!

میں نے حضرت خواجہ سید منظور احمد شاہ نقشبندی مجددی مکان شریفی (جو 7491ء میں ہجرت کے بعد ساہیوال آن بسے تھے) سے ساہیوال میں یہ واقعہ سنا ہے کہ سید امام علی شاہ نقشبندی مجددیؒ کے ایک خلیفہ محمد اعظم ٹونکوی کو بڑا عروج حاصل ہوا حتی کہ ریاست ٹونک (انڈیا) کا نواب صاحب بھی ان کا مرید ہو گیا۔ حضرت محمد اعظم صاحب ٹونکوی نے نواب صاحب کے مصاحبوں وغیرہ کی خاطر اپنے پیر سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ میرے ساتھ بہت سے لوگ ہوں گے ان کو ٹھہرانے کے لیے آپ فلاں ''رکھ'' میں انتظام کر دیں پس انتظام کر دیا گیا تو یہاں سے جناب محمد اعظم صاحب ٹونکوی خود ایک گھوڑے پر سوار ہو کر اشرفیوں سے بھرا تھال اٹھائے سید صاحب

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

قبلہ کے پاس حاضر ہوئے لیکن ٹونکوی صاحب کا یہ وطیرہ حضرت سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی کو اچھا نہ لگا۔ چنانچہ محمد اعظم ٹونکوی دفعتاً گھوڑے پر سے بری طرح گرا لوگوں نے اٹھایا تو بہکی بہکی باتیں کرنے لگا۔ شہرہ ہوا کہ نواب آف ٹونک کا پیر پاگل ہو گیا ہے یہی شہرہ سن کر نواب صاحب نے بھی سید امام علی شاہ نقشبندی مجددی کو خط لکھا کہ حضرت! لوگ کہتے ہیں کہ نواب صاحب کا پیر پاگل ہو گیا ہے یہ بات آپ کے شایانِ شان نہیں ہو گی پس سید صاحب نے نواب کا خط پڑھا تو آپ کو بھی رحم آ گیا۔ شاید اسی بات کو علامہ اقبالؒ نے یوں ادا کیا ہے۔

نہیں فقر و سلطنت میں کچھ امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی وہ نگہ کی تیغ بازی

ویسے سید امام علی شاہ کی شان بے نیازی خدا تعالیٰ کی صمدیت کے رنگ مین رنگی ہوئی تھی ورنہ کوئی میرے جیسا ہوتا تو اشرفیوں کی چھنچھناہٹ کی آہٹ پا کر للچا جاتا اور کہتا کہ آپ تو غوث الوری ہیں مگر۔۔۔۔

؎ نگاہ فقر میں شان سکندری کیا ہے۔۔۔۔ خراج کی جو گدا ہو وہ قیصری کیا ہے

اسی طرح کا ایک اور واقعہ عرض ہے کہ شاہ احمد سعید فاروقی نقشبندی مجددیؒ جو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی سرہندیؒ کی اولاد امجاد میں سے تھے اور جو مغل دور کے آخر میں ہوئے ہیں ان کی شان استغنا کا ایک واقعہ یوں ہے کہ ان کی خدمت میں وقت کے ایک وزیر صاحب آئے اور اس نے تیس ہزار روپوں کی تھیلی پیش کی اور عرض کرنے لگے کہ حضور! یہ رقم غرباء میں تقسیم کر دیں۔ آپ نے فرمایا: رقم والی تھیلی پکڑو اور یہاں سے تقسیم کرتے ہوئے اپنے گھر کی راہ چلو گھر تک جاتے جاتے ساری رقم تقسیم ہو جائیگی فقیر کسی کے باپ کا نوکر تھوڑا ہی ہے جو ایسی خدمت انجام دے۔

جناب پروفیسر صاحب! ایسے تمہیدی واقعات کے بعد اب رہی سرور صاحب کی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بات، ان کے حالات بظاہر عروج پر ہیں۔ روپے پیسے کی فراوانی ہے انہوں نے جہان امام ربانی کے سلسلے میں تعارفی تقریبات کا انعقاد کیا ہے جو مجھے بہت پسند ہے لیکن جب وہ مجھے خاطر میں ہی نہیں لاتا تو مجھے کیا۔ میری بلا سے! بہر حال وہ آپ کا منظور نظر ہے اور مجھے آپ کی وجہ سے اس کا احترام ہے اور میں نے اپنے دستور کے مطابق اسے کہہ دیا ہے کہ آپ نے میرے پاس آنا ہو تو پہلے سے وقت لے کر آیا کرو تا کہ میں حسب توفیق آپ کے لیے پروٹوکول کا بندوبست کر سکوں۔

جہان امام ربانی کے منتخب مقالات جیسا کہ آپ نشان دہی فرمائیں گے اور ہدایات دیں گے تو میں ان کا انگریزی ترجمہ کروانے کی بھرپور کوشش کروں گا اگرچہ ایسا کرنا میرے بس سے باہر ہی ہے۔ ویسے برسبیل تذکرہ یہ عرض کر دوں کہ آجکل کچھ گریجوایٹ نوجوان میرے ہم قدم وہمراہ ہیں وہ کچھ کچھ انگریزی ترجمہ کاری بھی کر لیا کرتے ہیں اور خصوصاً ان میں ایک پچاسی سالہ پروفیسر منور حسین صاحب بھی ہیں جو والد گرامی حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری نقشبندی مجددیؒ سے بیعت کا شرف رکھتے ہیں اور جن کو انگریزی زبان و ادب پر کافی عبور حاصل ہے وہ قبلہ ثانی صاحب سے اپنی اثر پذیری کا واقعہ یوں بیان کرتے ہیں:

"1591ء کی بات ہے جب راقم الحروف کو خوش قسمتی سے میاں غلام اللہ ثانی لاثانیؒ سے پہلی دفعہ شرقپور شریف میں ملنے کا شرف حاصل ہوا اور راقم آپؒ کی بلند و بالا شخصیت کا اس قدر گرویدہ ہوا کہ ہمیشہ کے لیے آپؒ کا عقیدت مند اور معتقد ہو گیا۔ آپؒ کے اعمال اتنے پرکشش اور درست تھے کہ مجھے یقین ہو گیا کہ آپؒ ایک باکمال روحانی ہستی ہیں اور ایسی کشفی طاقت سے مالامال ہیں جو آپؒ کے پاس آنے والوں کے ذہن تک پڑھ لیتی ہے۔

میں ان دنوں اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور (جو اس وقت کی ایک عظیم تعلیمی درسگاہ تھی) میں بطور پروفیسر تعینات تھا۔ کالج کی پرزور تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں نے میرے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اعصاب کو سخت متاثر کیا تھا اور مجھے اپنی پیشہ ورانہ سرگرمیاں سرانجام دینے میں مشکل پیش آنے لگی تھی لیکن اس رکاوٹ کے باوجود میں اپنا کام تندہی سے کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ تاہم بیماری اس قدر بڑھ گئی کہ مجھے کالج سے چھٹی لے کر اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا پڑا۔ ڈاکٹر کی نصیحت پر میں نے طویل چھٹی کی درخواست دے دی۔ آرام کیا اور چند ادویات استعمال کیں۔ ایک ماہ بعد جب میں نے دوبارہ اپنے فرائض سنبھالے تو بیماری کا اثر ابھی باقی تھا اور میرے کام میں دوبارہ رکاوٹ پڑنے لگی۔ میں اپنے آپ کو سخت لاچار اور بے بس محسوس کرتا تھا۔ انہی دنوں ایک مقامی حکیم نے (جو میرے ہمسائے میں رہتے تھے) مجھے مشورہ دیا کہ میں انگریزی ادویات استعمال کرنا چھوڑ دوں اور اس کی بجائے شہد استعمال کروں کیونکہ شہد ہر طرح کے امراض کے لیے تریاق ہے۔ میں نے اس کا مشورہ درست سمجھا اور فوراً شہد خریدنے بازار روانہ ہو گیا لیکن ہر جگہ شہد ملاوٹ والا اور ناخالص تھا۔ اس بات سے مجھے بہت مایوسی ہوئی اور میں نے خالص شہد کی تلاش کو فی الوقت پس پشت ڈال دیا۔ اب میں نے کسی ایسے شخص کی تلاش شروع کی جو مجھے لاہور سے باہر کے کسی علاقے سے خالص شہد لا کر دے۔ اس سلسلے میں میں نے اپنے طالبعلموں سے پوچھا کہ کیا ان میں سے کوئی مجھے خالص شہد حاصل کرنے میں مدد دے سکتا ہے۔ میرے تلامذہ میں سے منصور احمد نامی ایک لڑکے نے کھڑے ہو کر مجھے بتایا کہ وہ شرقپور شریف سے تعلق رکھتا ہے جہاں بشیر احمد نامی ایک شخص پنساری کی دکان کرتا ہے اور اس کے پاس اچھا خالص شہد ملتا ہے لہٰذا میں نے منصور کے ساتھ شرقپور شریف جانے اور شہد خریدنے کا پروگرام طے کیا۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق اتوار کے دن بس کے ذریعے شرقپور شریف گیا شرقپور شریف جانے کا یہ میرا پہلا موقع تھا اور میں قصبے کے بازار اور گلیوں سے واقف نہ تھا۔ میرا طالبعلم مجھے قصبے کے صدر دروازے سے لے کر داخل ہوا اور مختلف گلیوں میں میری رہنمائی کرتا رہا۔ آخر کار ہم بشیر پنساری کی دکان پر پہنچ گئے جو کہ وہاں کافی مشہور تھا۔ میں نے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پنساری سے شہد طلب کیا' پنساری دکان کے اندر چلا گیا اور تھوڑا سا شہد بطور نمونہ نکال لایا اور مجھے اسے چکھنے کو کہا۔ شہد کا ذائقہ بہت عمدہ تھا اور مجھے لگا کہ وہ واقعی ہر طرح کی ملاوٹ سے پاک ہے۔ میں نے پنساری سے کہا کہ وہ مجھے ایک سیر شہد بوتل میں ڈال دے تا کہ میں اسے آسانی سے لاہور لے جاؤں۔ اس سے پہلے کہ میں پنساری کو شہد کی قیمت ادا کرتا میرے طالبعلم نے مجھے مشورہ دیا کہ مجھے شرقپور شریف کے مشہور بزرگ میاں غلام اللہ ثانی لاثانیؒ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے۔ آپؒ زیادہ تر وقت مسجد میں اپنے حجرہ میں گزارتے ہیں۔ یہ مسجد مین بازار میں ہی واقع ہے۔ منصور مجھے مسجد تک چھوڑ کر خود اپنے گھر چلا گیا۔ میں مسجد کی سیڑھیاں چڑھا اور حجرے میں داخل ہو گیا۔ وہاں میں نے آپؒ کو دوزانو بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ سر جھکائے عالم استغراق میں تھے۔ میرے قدموں کی آہٹ سن کر آپؒ نے سر اٹھایا اور مجھے بیٹھنے کے لیے کہا۔ یہ حضرت غلام اللہ ثانی لاثانیؒ سے میری پہلی ملاقات تھی اور میں قدرے گھبرایا ہوا تھا۔ آپؒ نے میرا نام اور پیشہ پوچھا۔ جب میں نے انہیں اپنے پیشے کے متعلق بتایا تو نہایت خوش ہوئے اور تعلیم و تعلم کے شعبہ کی تعریف کی۔ پھر آپؒ نے مجھ سے شرقپور شریف آنے کا مقصد دریافت کیا۔

حقیقت تو یہ تھی کہ میں شرقپور شریف صرف شہد خریدنے گیا تھا اور میرا وہاں جانے کا کوئی اور مقصد نہ تھا۔ یہ میرے طالب علم منصور کی تجویز تھی کہ میں میاں صاحبؒ سے شرف ملاقات حاصل کروں لیکن جب آپؒ نے میری آمد کے مقصد کے بارے میں پوچھا تو میں اس حقیقت کو چھپا گیا۔ میں نے آپؒ سے عرض کیا کہ میرا شرقپور شریف آنے کا مقصد آپؒ سے ملاقات اور ہدایت و رہنمائی کا حصول تھا۔ اللہ جانے آپؒ کو کیسے علم ہو گیا کہ میرے بیان میں صداقت نہیں ہے۔ آپ ایک دم اٹھے اور کہنے لگے، آپ یہاں بیٹھیں، میں ابھی آیا۔ میرے آنے تک جائیے گا نہیں۔ ٹھیک بیس منٹ بعد آپؒ دوبارہ حجرہ میں تشریف لائے، اس دفعہ آپؒ کے ہاتھ میں شہد سے بھری ہوئی ایک بوتل تھی، سبحان اللہ۔ یہ بوتل

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

آپؒ نے تحفتاً مجھے دے دی اور میں اس ادا پر حیران و پریشان رہ گیا۔ اب یہ بات مجھ پر آشکار ہوئی کہ آپؒ ایک کامل بزرگ ہیں اور آپؒ کا ہر عمل کسی کرامت سے کم نہیں۔ اس دن سے راقم آپؒ کا گرویدہ و شیدائی ہوگیا۔ شہد عطا کرنے کے بعد حضرت ثانی لاثانیؒ نے شہد کے محاسن اور خوبیاں گنوائیں اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی' آپؒ نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ نے انسان کو جتنی کھانے کی نعمتیں بخشی ہیں ان میں شہد ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ شہد نومولود بچوں کو چٹایا جاتا ہے جبکہ حکماء بستر مرگ پر پڑے مریضوں کے لیے بھی شہد تجویز کرتے ہیں، اس طرح شہد وہ پہلی اور آخری خوراک ہے جو انسان اس دُنیائے فانی میں استعمال کرتا ہے۔ گھر جا کر شہد استعمال کیا تو روز بروز افاقہ نظر آیا اس طرح حضرت ثانی صاحب کی خدمت میں آمدورفت کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر ایک دن دل میں خیال کیا کہ میں آج حضرت صاحب سے دعا کی درخواست کروں گا لیکن سامنا ہوا تو دعا یاد نہ آئی بلکہ آپ نے فوراً مجھے رخصت فرما دیا اور قدرے توقف کے بعد فرمایا ٹھہرنے کی ضرورت نہیں سب کچھ ہو جائے گا۔ واقعی ثانی صاحب کی بات مومنانہ فراست کا بہترین مرقع ثابت ہوئی۔ میں لیکچرار تھا پھر اسی کالج میں پرنسپل بن کر ریٹائر ہوا اور اب تک پینشن پا رہا ہوں۔

مزے کی ایک اور بات یہ کہ شرقپور شریف کا ایک طالب علم حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ صاحب شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ پروفیسر منور حسین صاحب سے آپ میری سفارش کر دیں۔ آپ نے فرمایا پروفیسر یہاں آتے ہی رہتے ہیں فکر نہ کریں اللہ کرم فرمائے گا قصہ کوتاہ ایک دن وہ بچہ سفارشی رقعہ لینے کے لیے حضرت ثانی صاحب کے پاس آیا ہوا تھا کہ اتنے میں، میں (پروفیسر منور) بھی حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے اس بچے کو بلا کر فرمایا آج پروفیسر صاحب خود ہی آگئے ہیں اور یوں اس کی مشکل حل ہوگئی۔

سرور صاحب کا معاملہ تو ایسا ہی ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں مزید عرض ہے کہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

سجادہ نشینوں کی اولادوں میں گروہ بندیاں ہیں اور خلافتیں ایسی ہی برائے نام ہیں ایک گروپ کے صاحب سجادہ کے خلیفہ صاحب کی جب آپس میں اَن بَن ہو جاتی ہے تو وہ دوسرے مدعی سجادہ کے ساتھ مل جاتے ہیں۔ بریلوی حضرات بقول آپ کے دہلی میں حضرت مجدد الف ثانی صاحبؒ کے محاسن اور مقام کا اعتراف کر چکے ہیں وگرنہ جب میں نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایام منانے کا پروگرام بنایا تو مجھے کچھ ذرائع سے معلوم ہوا کہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مقام ومرتبہ کے شایان شان فاضل بریلویؒ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے قائل نہیں ہیں جس کی تصدیق بعد میں مکتوبات مسعودی کے صفحہ نمبر 67 سے بھی ہوگئی۔ بہرحال میں فاضل بریلویؒ کے مقام ومرتبہ کو اس لیے اہمیت دیتا ہوں کہ انہوں نے مسلک اہل سنت کا دفاع کیا ہے اور آپؒ عاشق رسول تھے اگرچہ آپ کے بقول فاضل بریلویؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کا تفصیل سے ذکر نہیں کیا جہاں اجمالی ذکر کیا ہے اس سے بھی کسی خاص احترام کا اندازہ نہیں ہوتا۔ حد تو یہ ہے کہ ایک جگہ ''مجدد الف ثانی'' کے شہرہ آفاق لقب کو ''جاہلانہ خیال'' لکھ گئے ہیں یہ پڑھ کر سخت تعجب ہوا اور دکھ بھی۔

(مکتوبات مسعودی صفحہ نمبر 76، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی 2005)

حضرت جناب پروفیسر صاحب قبلہ مجدد ملۃ حاضرہ آپ سے ان واقعات کی جو مکان شریف کے متعلق نقل کیے ہیں مزید تصدیق چاہتا ہوں اگر آپ تصدیق فرما دیں تو بڑی نوازش ہوگی کیونکہ میرا مطالعہ سطحی سا ہے اور مسلسل علالت کی وجہ سے کچھ یادداشت بھی کمزور ہے۔

فقط

خاکپائے شیر ربانیؒ وگدائے آستانہ ثانی لاثانیؒ

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ

حوالہ نمبر ۱۹/ ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ ۷۸۶ تاریخ ۲۶/ اپریل ۲۰۰۸ء

محترم مکرم اسلم الفضل السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کرم نامہ نظر نواز ہوا ۔ مرشد کریم کا حضور مریدین کی تعظیم و تکریم ایک تاریخی حقیقت ہے جس سے کسی کو انکار ہے نہ اختلاف ۔ لیکن سب مراتب الگ الگ ہیں ۔ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا جو واقعہ نقل فرمایا ہے فقیر نے بھی سنا ہے ۔

حضرت تاج الدین سنبھلی علیہ الرحمہ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ سے اپنے ایک مرید کی شکایت کی ، جواباً فرمایا : "وہ تو بیمار ہے آپ کو تو شفقت و رحم کرنا چاہیے اور آپ شکایت کرتے ہیں" حضرت مجدد علیہ الرحمہ الور تشریف لے گئے ، سرور القادری شاہ رکن الدین الوری علیہ الرحمہ کو ان کا ارشاد یاد آ گیا جب حضرت مجدد علیہ الرحمہ دوبارہ تشریف لے گئے تو شاہ رکن الدین الوری علیہ الرحمہ طالب معافی ہوئے علیحدہ ارشاد کیا ۔ جواباً فرمایا ، "ہم نے تو اسی وقت معاف کر دیا تھا" اللہ اکبر ۔ اگر ہم خدا کے روز کو دل سے معاف کر دیں تو کل قیامت کے دن اپنے گناہوں کو معاف کرانے کا بہتر حوصلہ ہوگا ۔ فقیر کی یہی سوچ ہے ۔

حضرت علیہ الرحمہ نے آپ کے لیے کام کیا وہ عاشق رسول علیہ التحیۃ والتسلیم میں اور دونوں مسلک اکابر اہل سنت و جماعت ہیں ۔

مقالات کا ترجمہ معیاری انگریزی میں ہو جائے تو یورپ امریکہ میں پسند کیا جائے اور پڑھا جائے جو پاکستانی انگریزی ... فقیر نے ... حضرت کی کتاب ... دعاؤں میں یاد رکھیں ۔ ... سلسلہ ... ہے ۔ فقط والسلام محمد مسعود احمد

۱۴/۳ ... سوسائٹی کراچی ... فون: 455 24 68 فیکس: 92-021-455 24 68 ای میل: ...@sat.net.pk

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

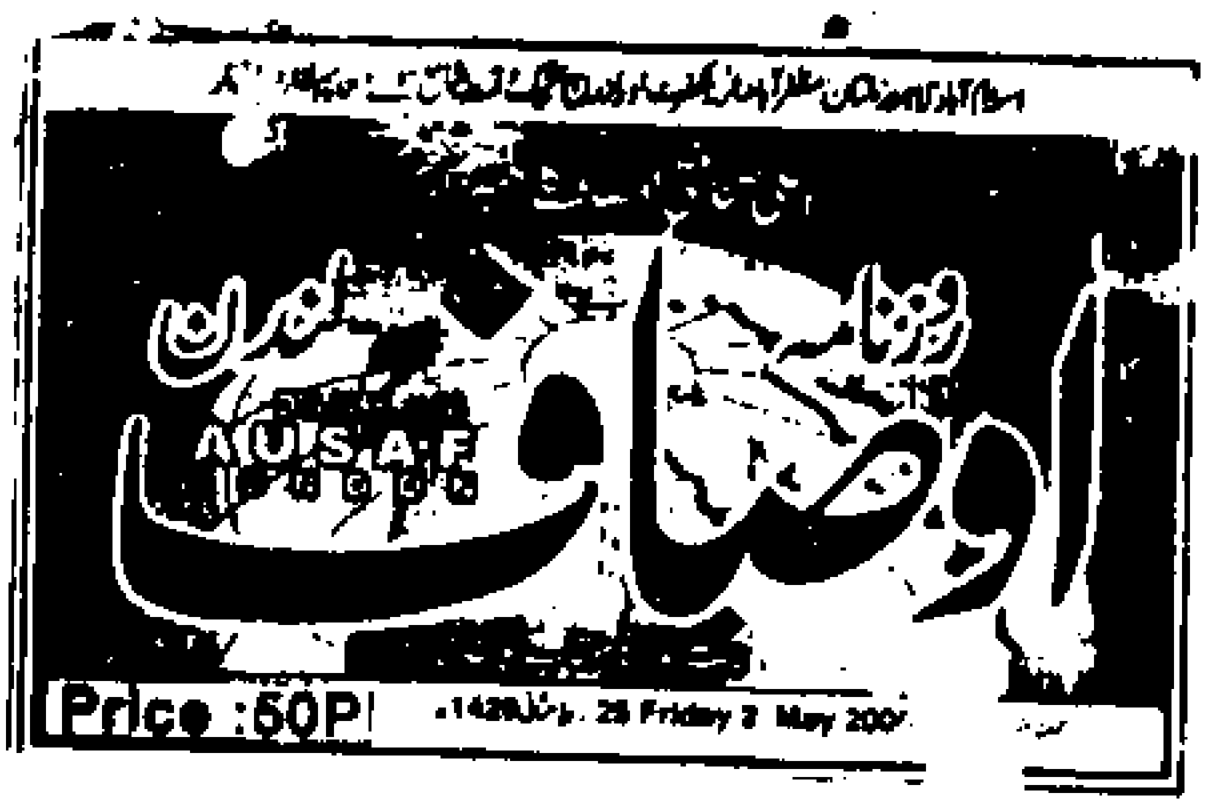

یوکے (یورپ) کی خبریں

پروفیسر مسعود احمد کے وصال سے بڑا خلا پیدا ہوگیا' مشترکہ بیان

مرحوم ایک علمی اور روحانی پس منظر رکھنے کے علاوہ خود ایک بہت بڑا علمی و فکری سرمایہ تھے۔ علامہ فراشوی

مانچسٹر (پ ر) مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ و یورپ کے مرکزی رہنماؤں سرپرست اعلیٰ پیر سید عبدالقادر گیلانی مرکزی صدر علامہ ظفر محمود مجددی علامہ سید زاہد حسین رضوی مرکزی جنرل سیکرٹری علامہ پیر منور حسین بخاری، پیر سید مزمل حسین جماعتی، ڈپٹی سیکرٹری حافظ صادق ضیاء، حافظ نعمت علی چشتی، حافظ فضل احمد قادری، علامہ احمد نثار بیگ قادری، قاری مفتی غلام سرور، پیر سید احمد حسین ترمذی، علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی، حافظ محمد شفیع، حافظ کاظمی، علامہ سید ریاض حسین شاہ نے پروفیسر مسعود احمد کے انتقال پر ملال پر افسوس اور غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے احباب و اقربا سے تعزیت کی علامہ فراشوی نے کہا کہ مرحوم ایک علمی اور روحانی پس منظر رکھنے کے علاوہ خود ایک بہت بڑا علمی و فکری سرمایہ تھے اور ان کے اچانک وصال سے اہلسنت ایک بہت بڑے مفکر اور مصنف سے محروم ہو گئے۔ موصوف نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی علمی خدمات پر کئی کتابیں لکھیں اور کئی مسائل پر ریسرچ کی اور ابھی انھوں نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی کے تجدیدی اور روحانی کارناموں پر جہان مجدد کے نام سے چھ جلدوں میں اور مقالات مجدد الف ثانی کے نام سے چار جلدوں میں مضبوط تحقیقی کام کیا۔ نیز موصوف ایک درویش اور اخلاق حمیدہ کے منکسر المزاج صوفی منش سالار تھے ان کا وصال پوری ملت کے لیے ایک بہت بڑا سانحہ اور نقصان ہے اللہ کریم ان کو فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عنایت فرمائے ان کی خدمات تا قیامت یاد رکھی جائیں گی۔

برطانیہ کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی

بڈرزفیلڈ (پ ر) نامور عالم دین کتب کثیرہ کے مصنف محقق ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی مجددی آف کراچی، مولانا حافظ محمد علی شفیلڈ کے والد میاں نظام دین اور مفتی محمد افضل نقشبندی مرحوم کے والد بزرگ عالم مولانا نظام مصطفیٰ سیالکوٹ کے وصال پر جمعیت علمائے اہلسنت برطانیہ کے ایک تعزیتی اجلاس میں مرحومین کے لیے فاتحہ خوانی درجات کی بلندی و مرحومین کے پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی اجلاس میں پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی، علامہ عبدالغفور الوری، مولانا قاری حیدر علی مجاہد، علامہ دوست محمد نقشبندی، پیر خادم حسین شرقپوری، علامہ پیر محمد صدیق نقشبندی، علامہ فاروق عبدالمجید شرقپوری، علامہ حبیب اللہ فاروقی، علامہ فاروق امتیاز احمد، علامہ قاری محمد انس نوشاہی، علامہ محمد خان لغاری، صاحبزادہ محمد طاہر افضل، چوہدری بشیر احمد و دیگر اراکین نے شرکت کی۔

پروفیسر مسعود احمد فاضل بریلویؒ اور مجدد الف ثانی کے بے باک نقیب اور ترجمان تھے

موصوف عجز و انکسار کے پیکر اور قائد اہلسنت کے دیرینہ رفیق تھے۔ حبیب الرحمان محبوبی

بریڈفورڈ (پ ر) مرکزی جامع مسجد مدینۃ الاسلام یونیورسٹی بریڈفورڈ کے بانی سجادہ نشین دربار عالیہ اعاگری شریف آزاد کشمیر ... وہ پیر حبیب الرحمان محبوبی نے کہا کہ علامہ پروفیسر مسعود احمد مشن اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور مشن خواجہ مجدد الف ثانی کے بے باک نقیب اور ترجمان تھے وہ ملک کے اعلیٰ پایہ کے خطیب، مدرس اور درجنوں کتابوں کے مصنف تھے وہ عجز و انکسار کے پیکر اور قائد اہلسنت کے دیرینہ رفیق تھے وہ مرکزی جامع مسجد ... بریڈفورڈ میں علامہ پروفیسر مسعود احمد کی یاد میں منعقد ہونے والے تعزیتی ریفرنس اور محفل ایصال ثواب سے صدارتی خطاب کر رہے تھے اس موقع پر تقریب سے دیگر علمائے کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملت اسلامیہ کا ایک علمی سرمایہ تھے اور انھوں نے ساری زندگی تحریر و تقریر اور اسلام کی ترویج اشاعت میں گزاری ان علمائے کرام میں علامہ صاحبزادہ محمد انوار الحق قادری، صاحبزادہ محمد اسرار الحق، مولانا عبدالشکور، مولانا محمد فضل، مولانا محمود الحسن ہاشمی، حافظ محمد عظیم و دیگر شامل ہیں آخر میں علامہ صاحبزادہ پیر محمد حبیب الرحمان محبوبی نے اختتامی دعا کی اور پاکستان میں عدلیہ کی جلد بحالی اور پاکستان کی سالمیت و استحکام اور تحریک آزادی کشمیر کے لیے خصوصی دعا کی۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

علم وعمل کی ایک اور حسین اور روشن شمع بجھ گئی!!!

پروفیسر ڈاکٹر علامہ محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے پرملال سانحہ ارتحال کی خبر اقارب و احباب پر قیامت خیز بجلی کی طرح گری اور ہر آنکھ کو اشکبار کر گئی۔ مرحوم علم و ادب کا گہوارہ اور روحانیت کا مخزن تھے۔ وہ علوم قدیمہ اور علوم جدیدہ کا حسین امتزاج تھے۔ جو لوگ انہیں پروفیسر، ڈاکٹر اور پرنسپل آف کالج کے حوالے سے جانتے تھے وہ ان کے علم و ادب، تحقیق اور فاضلانہ انداز بیاں کے معترف اور مداح تھے۔ جو لوگ انہیں قریب سے جانتے تھے انہیں ان کی روحانی وادی کے سرسبز و شاداب ماحول کا بخوبی علم تھا اور جانتے تھے کہ علامہ مرحوم کے اکابر مکان شریف کے عظیم نقشبندی مجددی بزرگ پیر سید امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت کیشوں میں تھے روحانیت کا یہ سرسبز پودا جب علوم قدیمہ اور علوم جدیدہ کے فنون کثیرہ سے متصف ہوا تو کالج اور یونیورسٹی میں پروفیسر، ڈاکٹر اور پرنسپل جیسے عظیم مناصب پر فائز ہوا۔

علامہ مرحوم ایک عظیم مفکر اور دانشور تھے۔ علامہ اقبال کی بامقصد شاعری کے حوالے سے اقبالیات میں مہارت پیدا فرمائی۔ پھر دینی ممتاز سکالر ہونے کے ناطے سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے مستحکم وابستگی اختیار کی اور بکثرت کتب تصنیف فرمائیں اور ماہر رضویات کے نام سے پہچانے جانے لگے پھر فکر مجدد رحمۃ اللہ علیہ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے مجدد انسائیکلوپیڈیا تیار کرنے کا عزم مصمم فرمایا اور پہلے مرحلے میں چھ جلدوں پر مشتمل "جہان امام ربانی" کے نام سے تصنیف کا آغاز فرمایا جو جاری رہا اور گیارہ جلدیں تیار ہو گئیں ان ضخیم جلدوں کے بعد آپ "باقیات جہان ربانی" "انسائیکلوپیڈیا" پر بکثرت جلدوں میں آپ کے معارف، کارنامے، احیائے دین کی تحریک اور ارکان اسلام کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کی نماز جنازہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

قائداعظم کے مقبرہ سے متصل وسیع پارک میں آپ کے محبان اور عقیدت کیشوں کے جم غفیر نے ادا کی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون اور آپ کو ماڈل کالونی، ملیر قبرستان کراچی میں سپردِ خاک کیا گیا۔

علامہ مرحوم اہل علم و فضل حضرات کے بھی بڑے قدردان تھے بیحد احترام سے پیش آتے جبکہ خود سادگی پسند، درویش منش، ملنسار، اخلاق فاضلہ سے آراستہ اور تواضع وانکسار کا پیکر تھے۔ آپ کا اسلوب تحریر اتنا دِلچسپ اور دلنشین ہے کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر اور آپ کی عظمت و کمال کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ آپ کی بہت سی خوبیوں میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنے والد ماجد مرحوم اور اکابر کے نام کو روشن کیا اور ان کی تصانیف اور تحریروں کو زیور طبع سے آراستہ فرمایا۔

اگرچہ علامہ مرحوم روحانی سلسلوں کے جملہ پیروکاروں، قادری، چشتی، سہروردی سب کا احترام ملحوظ رکھتے تاہم خود اپنے اکابر کی طرح نقشبندی مجددی مسلک سے مستحکم طور پر وابستہ رہے۔ آپ بیسیوں تصانیف کے مصنف تھے۔ آپ کے مقالات اور مضامین ان کے علاوہ ہیں۔ آپ کی تحریریں اپنی افادیت، ضرورت کے حوالے سے ناقابل فراموش ہیں۔ آپ کے فرزند ارجمند ابوالسرور محمد مسرور احمد، آپ کے بھتیجے علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم (دہلی) اور آپ کے عقیدت کیشوں کا ایک علمی حلقہ علامہ کی حیات مبارکہ میں ہی تیار ہو چکا ہے۔ بارگہ صمدیت میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے ان حضرات کو علامہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے فروغ اور ارتقاء کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جانشین مسعود ملت، گرامی قدر ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب!

ادام اللہ ارتقائکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

قابل صد احترام پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پر ملال سانحہ ارتحال پر بیحد افسوس ہوا۔ مشیت ایزدی کو یہی منظور تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خداوند قدوس جلشانہ اپنے حبیب پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کے مرقد کو نور اور ٹھنڈک سے بھر دے اور آپ پر اپنی رحمت ومغفرت کی خوشگوار بارش برسائے، جنت فردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مرحوم ایک بلند پایہ محقق، ممتاز سکالر، بکثرت کتابوں کے مصنف اور علمی وادبی نیز روحانی حلقوں میں جانی پہچانی اور معروف شخصیت کے حامل تھے۔ آپ کی عظیم اور باکمال ہستی نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بیرونی ممالک میں بھی عزت وتکریم اور عقیدت واحترام کی نگاہوں سے دیکھی جاتی تھی۔

آپ ماہر رضویات تھے اور آپ نے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشن اور تعلیمات کو جو فروغ دیا وہ قابل صد تحسین ہے۔ بالخصوص حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز پر جو عظیم کام آپ کی سرپرستی اور نگرانی میں ۱۵ ضخیم جلدوں پر مشتمل، تکمیل پذیر ہوا اس پر جس قدر بھی ہدیہ تبریک پیش کیا جائے کم ہے۔ آپ کی رحلت سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ بیحد باعث تشویش ہے یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ امت مسلمہ ایک عظیم مفکر اور اعلیٰ پایہ کے مصنف کے وجود سے محروم ہو گئی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بارگہ صمدیت میں التجا ہے کہ رؤف ورحیم رب کریم آپ کی گرانقدر اور عظیم دینی و تبلیغی مساعی اور محققانہ و فاضلانہ تحقیقی تصانیف کو شرف قبول بخشے اور بہترین اجر عطا فرمائے۔ نیز اپنے لطف وکرم سے آپ کو اپنے پُرعظمت والد ماجد کے مشن کو جاری رکھنے اور آگے بڑھانے کی بیش از بیش توفیق مرحمت فرمائے آمین ثم آمین۔

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف (ضلع شیخوپورہ)

مورخہ 10/05/2008

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزم صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے والد گرامی قدر مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری نقشبندی مجددی کے انتقال پر ملال کی روح فرسا خبر اسی روز (28 اپریل 2008ء) ہی مل گئی تھی جس سے شدید رنج و غم ہوا۔ کہ ایسے نابغہ روزگار بطل جلیل کی وفات سے ''موت العالم موت العالم'' کا تاثر پیدا ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ڈاکٹر صاحب مرحوم اپنے دور کے عظیم دانشور، ماہر تعلیم، متقدر مذہبی، علمی، عملی رہنما اور بلند پایہ روحانی شخصیت تھے۔ انہوں نے زندگی کے ہر شعبہ کی طرف توجہ کی اور ہر شعبہ میں موجود انسانی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو نہ صرف طشت از بام کرنے کی سعی کی بلکہ اصلاح احوال کے لیے وقت کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے بھرپور انداز میں کوششیں بھی کیں۔ پروفیسر صاحب نباض وقت، صاحب علم و فضل، محقق عصر، نازشِ لوح و قلم کے نقیب اور علمی کے ساتھ ساتھ عملی اقدام کے داعی بھی تھے بلکہ علامہ اقبال مرحوم کے اس شعر کی عملی تفسیر تھے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

پروفیسر موصوف کی علمی، تحقیقی اور قلمی میدان میں تصانیف و تالیفات اور آپ کے تحقیقی مقالات اہل علم و فضل اور محققین عصر سے ہمیشہ خراج تحسین پاتے رہیں گے۔ آپ کی جملہ تحریریں زندہ جاوید کا درجہ رکھتی ہیں اور آنے والی نسلوں کے لیے رہنمائی اور ہدایت کا حیات بخش سامان مہیا کرتی ہیں اور پکار پکار کر قارئین کرام سے کہلوا رہی ہیں کہ:۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پروفیسر صاحب مرحوم کو علمی اور تحقیقی کاموں سے عشق تھا۔آپ زُود نویسی اور تحقیق عالیشان معیار کے بیک وقت داعی اور پیامبر تھے بلکہ اس فارسی شعر کے مصداق:۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

تصانیف وتالیفات کے سلسلہ میں آپ نے آسان اور سہل انداز میں لکھنے والوں کی رہنمائی فرمائی نیز تحقیق وتدقیق کا حق بھی ادا کیا۔حوالہ جات کی فراہمی اور تخریج کو زمانے کے نئے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی طرح ڈالی۔امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں صاحب فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ پر جب لکھنا شروع کیا تو لکھتے ہی چلے گئے حتیٰ کہ بیس سے زائد کتب حضرت فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ کی بلند مرتبت شخصیت کو اجاگر کرنے کے لیے لکھ ڈالیں۔یہ پروفیسر مرحوم کا طرۂ امتیاز ہے ورنہ ایک ہی شخصیت پر اتنی پر مغز ومعانی کتابوں کا لکھنا ''کارے دارد'' کے زمرہ کی چیز ہے۔آپ فاضل بریلی پر لکھی جانے والی کتب ومقالات کی وجہ سے ''ماہر رضویات'' کے لقب سے معروف ہوئے آپ نے تحریک پاکستان کے حوالے سے بھی اچھے خاصے قلمی آثار چھوڑے ہیں۔آپ نے حضرت مجدد الف ثانی کی زندگی بخش علمی اور روحانی تعلیمات کو اجاگر کرنے کے لیے بھی بہت کام کیا ہے حتیٰ کہ مجدد ہزارہ دوم کے نام سے ایک ایسی علمی اور تحقیقی کاوش یادگار چھوڑی ہے جسے روحانی پیشوا کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔اس میدان میں بھی آپ کی سرپرستی میں ''جہان امام ربانی'' کے نام سے ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا ترتیب دیا گیا ہے جس میں حضرت مجدد الف ثانی'' کی تعلیمات اور آپ کی سیرت وسوانح کا بھرپور احاطہ کیا گیا ہے یہ سلسلہ ''جہان امام ربانی'' کی ضخیم پندرہ جلدوں میں شائع ہوا ہے۔جس کی گیارھویں جلد میں جدید عصری اور سائنسی خطوط پر تین اشاریے مرتب کیے گئے ہیں جن کی مدد سے دائرہ معارف مجدد الف ثانی'' سے استفادہ کرنا آسان ہوگیا ہے ایسے علمی اور تحقیقی اور رہبرانہ کار

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

خاص کی ترتیب واشاعت اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے ہی ممکن ہوئی ہے:۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

پروفیسر مسعود صاحب مرحوم ومغفور نے اپنے آباء واجداد کی قلمی تحقیقات اور فقہی کاوشوں کو اجاگر کرنے میں بھی بے انتہا خدمات انجام دی ہیں۔آپ نے حال ہی میں اپنے والد ماجد حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ دہلوی نقشبندی مجددی کی تفسیر قرآن مجید وترجمہ المسمّٰی بہ تفسیر مظہر القرآن دو جلدوں میں ادارہ ضیاء القرآن گنج بخش روڈ لاہور کی طرف سے طبع کروائی ہے جسے آپ نے وقت کی علمی اور تحقیقی شخصیات کی خدمت میں بالکل فری ارسال کیا ہے۔

پروفیسر صاحب نے ساری زندگی جدید وقدیم علوم کی تحقیق اور آبیاری کی ہے۔ پاکستان کے بڑے بڑے معروف کالجوں میں آپ نے بطور پرنسپل بلکہ وائس چانسلر تک کے مناصب جلیلہ کو رونق بخشے رکھی جن میں کراچی، سکھر، ٹھٹھ، مٹھی، کوئٹہ اور پشاور وغیرہ خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ پروفیسر موصوف نے اپنی زندگی میں جو خدمات انجام دیں وہ بے لوث، بلا معاوضہ اور اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور رضاو خوشنودی کی خاطر سرانجام دیں۔ایسے عالم میں جبکہ آپ کی خدمات عالیہ کی شہرت، محبوبیت اور مقبولیت کے جھنڈے نہ صرف پاکستان بلکہ چاردانگ عالم میں لہرارہے تھے آپ کا اس دنیا سے اٹھ جانا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔آپ نے مسلک حق اہل سنت وجماعت کی تبلیغ واشاعت جس معتدل اور مثبت انداز میں فرمائی وہ روشنی کا ایک مینار بن کر رہنمائی کا فریضہ انجام دیتی رہے گی۔آپ کا طریق تبلیغ واشاعت نہ مناظرانہ ہوتا تھا نہ معاندانہ بلکہ آپ افراط وتفریط سے ہٹ کر مثبت طور طریقہ اپناتے تھے جس سے واضح ہوتا تھا کہ ہمارے پاس کیا ہے۔آپ کا انداز فہم وتفہیم بھی دلکش اور دلبرانہ رنگ لیے ہوتا تھا۔گفتگو

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

میں نرمی شیرینی اور اثر آفرینی کے لوازمات بھی بدرجہ اتم سموئے ہوئے ملتے تھے۔ اکابر اور اسلاف کی بات کرتے تو آداب وسلیقہ مندی کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھا جاتا۔ میرا آپ سے ہمیشہ رابطہ رہا۔ اب جبکہ آپ دنیائے فانی سے عالم بقا کو سدھار چکے ہیں آپ کی محبت کی اک ہُوک سی دل میں اٹھتی ہے اور دل کہتا ہے:۔

وے صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

ڈاکٹر محمد مسعود احمد مرحوم ومغفور کے ساتھ میری آخری بھرپور ملاقات 3 دسمبر 2007ء کو ہوئی۔ ان دنوں آپ شیخ الاسلام مفتی شاہ محمد مظہر اللہ (شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتح پوری، دہلی) کے عرس کی تقریب میں شرکت کے لیے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ تقریب سعید سماع ہال دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں 82 نومبر 2007ء کو منعقد ہوئی تھی۔ راقم السطور نے بیت النور ہوٹل لاہور میں پروفیسر صاحب سے ملاقات کا خصوصی اہتمام کیا تھا۔ چند علماء اور دانشور حضرات کو بھی اس میں شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم میاں غلام رسول مالک بیت النور ہوٹل کے ساتھ 10 بجے قبل دوپہر اپنے عزیز بھانجے قاری محمد طاہر صاحب کے ہمراہ تشریف لائے۔ ناشتے کی میز پر علمی باتیں شروع ہوگئیں جو ناشتے کے بعد بھی کافی دیر تک جاری رہیں۔ یہ ملاقات بھرپور علمی مذاکرے کی صورت اختیار کر گئی۔ اس ملاقات کے نقوش ابھی تک دل ودماغ میں تازہ ہیں اس مذاکرے کی روداد ہمارے سہ ماہی انگلش میڈیم شیر ربانی ڈائجسٹ کے تازہ شمارے (بابت اپریل تا جون 2008ء) میں شائع ہو چکی ہے اور یہ پرچہ مسعود ملت کی وفات سے چند روز پیشتر پروفیسر مرحوم کی خدمت میں ارسال بھی کر دیا تھا۔

میرا (جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی) کا پروفیسر صاحب سے زندگی بھر رابطہ استوار رہا آپ نے بارہا (آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد صاحب شرقپوری)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

شرقپور شریف میں تشریف لا کر ہمیں خدمت کا موقع فراہم کیا۔

ویسے بھی پروفیسر صاحب سے ہمارے روحانی تعلقات کی نسبت بڑی قریبی اور پرانی ہے وہ اس طرح کہ میاں شیر محمد شرقپوری کے پیرو مرشد بابا امیر الدین نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ مکان شریف کے حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمت سے بیعت کا شرف رکھتے تھے جبکہ سید امام علی شاہ حضرت حاجی سید شاہ حسین کے مرید اور وہ حضرت قاضی احمد سے شرف بیعت رکھتے تھے جن کا مزار پر انوار گوٹھ قاضی احمد سکرنڈ (سندھ) نزد نواب شاہ میں مرجع خلائق ہے اور قاضی احمد سلطان الاولیا خواجہ محمد زمان صاحب سکنہ لواری شریف (سندھ) کے مرید و خلیفہ تھے۔

نیز ہمارا دوسرا قریبی واسطہ اس طرح ہے کہ حضرت شیر ربانی میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا پیر سید امام علی شاہ کے مرید و خلیفہ حضرت مفتی مسعود احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حضرت مسعود ملت پروفیسر مسعود احمد مظہری رحمۃ اللہ علیہ کے جد اعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ اکابر و اسلاف کو اپنی رحمت و برکات سے بہرہ مند فرمائے آمین۔

بہر حال پروفیسر مسعود احمد صاحب مظہری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پُر ملال سے جو علمی و روحانی خلا پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ اور اولیاء نقشبندیہ کی طفیل پورا فرمائے نیز جملہ روحانی و جسمانی متعلقین و متاثرین کو صبر جمیل و اجر جزیل ارزانی فرمائے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت سے نوازے آمین۔ میری خواہش ہے کہ حضرت مسعود ملت علیہ الرحمت کے لیے ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا ایک شمارہ موصوف کے نام خاص کر دیا جائے۔

والسلام دُعا گو

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

مورخہ 27 ربیع الثانی 1429ھ بمطابق 4 مئی 2008ء

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

پاکستان، آزاد کشمیر، برطانیہ، ناروے اور امریکہ سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد جریدہ

MEMBER CPNE
MEMBER APNS

شہ رگِ پاکستان
بانی
مفتی عبدالغنی شاہ

محترم جمیل اطہر سرہندی صاحب ملک کے نامور صحافی ہیں اور بعض اخبارات و رسائل وغیرہ ان کی ادارت میں شائع ہوتے ہیں اور سرہندی ہونے کے حوالے سے میرے لیے وہ بعد قابل احترام ہیں جو سرور کے بھی خصوصی ملنے والے ہیں جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا لیکن کبر و نخوت میں سرشار غلام سرور نے اپنی انا کے خول سے باہر نکلنے کی ضرورت محسوس نہ کی اور مجھ فقیر کو جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کی وفات سے مطلع کرنا بھی مناسب نہ سمجھا جب کہ کسی اور ذریعے سے بھی یہ خبر مجھے نہ مل سکی پھر ایک دن ایک رسالہ "ماہنامہ شہ رگ پاکستان، فروری 2008ء صفحہ 52" اچانک (اگرچہ کافی تاخیر سے) میرے ہاتھ لگا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ جمیل اطہر صاحب کی بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان و لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

مشہور صحافی جمیل اطہر کی صاحبزادی طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں

روزنامہ "جرات" کے چیف ایڈیٹر اور مشہور صحافی جمیل اطہر کی صاحبزادی اور ڈسٹرکٹ پریس کلب کے نائب صدر قاضی عارف غیاث کی اہلیہ طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

ایڈیٹر "شہ رگ پاکستان" خالد محمود شاہ اور ادارے کے تمام ارکان کی طرف سے ان کے انتقال پر ملال پر اظہار افسوس کیا جاتا ہے۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

52

چیف ایڈیٹر
خالد محمود شاہ

آنریری ایڈیٹر
نجم ولی خان

سرکولیشن مینجر
طارق پرویز شاہد

آرٹ ایڈیٹر
رحمت میاں

قانونی مشیر
احمد اویس ایڈووکیٹ

قانونی مشیر
مُنیب اقبال ایڈووکیٹ

انچارج کمپیوٹر سیکشن
شہزاد محمود

ہیڈ آفس و ترسیل زر
موہنی روڈ لاہور۔ 54000۔ پاکستان
فون: 7224442، 7234442، 7314442
فیکس: 7235553
E-mail:
shahragepakistan@yahoo.com
shahrag@hotmail.com

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

76

ایک دوسرا استفسار زیر ترتیب ہے جس کا عنوان ہے: "فاضل بریلوی علماء عرب کی نظر میں" اگر اس سلسلے میں کوئی چیز نظر سے گزرے تو مطلع کریں۔ احقر نے "الدولۃ المکیۃ" اور "حسام الحرمین" تیز تین سوانح مطالعہ کر لی ہیں۔ بعض رسائل بھی مہیا کر لیے ہیں۔ ان شاء اللہ یہ مقالہ اپنوں اور بیگانوں سب کے سامنے اعلیٰ حضرت کی عظمت اور علمی رفعت کو آشکار کرے گا۔

اگر چہ اور میں کسی کے پاس فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی تصانیف کا ذخیرہ ہو تو مطلع کریں"(۱)

☆ ... آپ نے حضرت شاہ غلام محمد قادری کا قول نقل فرمایا۔ موصوف نے تو یہ لکھا ہے، فرمایا اور نہ بریلوی حضرات ہم مجددیوں کو نیم وہابی کہتے ہیں۔ یہ تہمت سراسر غلط ہے۔ "مکتوبات امام ربانی" کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مجدد کے بعض ارشادات فاضل بریلوی کے مسلک کے خلاف ہیں۔ غالباً اسی لئے فاضل بریلوی نے حضرت مجدد کا تفصیل سے ذکر نہیں کیا۔ جہاں اجمالاً ذکر کیا ہے وہاں سے بھی کسی خاص احترام کا اظہار نہیں ہوتا۔ حد تو یہ ہے کہ ایک جگہ "مجدد الف ثانی" کے تبرۂ آفاق لقب کو "جاہلانہ خیال" لکھ گئے ہیں یہ پڑھ کر سخت تعجب ہوا اور دکھ بھی۔

—— "اعلیٰ حضرت" بظاہر علمی اعزاز نہیں لیکن جب یہ کسی دنیادار سے منسوب کیا جائے تو دنیوی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ اور جب کسی دینی شخصیت سے منسوب کیا جائے تو دینی جاہ و عظمت پر دلالت کرتا ہے ——

غالباً "حضرت" کے معنی حرمت کے ہیں، چونکہ حرمت کا لفظ بھی عظمت سے کنایہ ہے"(۲)

☆ ... "فاضل بریلوی اور ترک موالات" کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ آپ کے مرسلہ دونوں تبصرے بھی اس میں شامل ہیں —— اگر اس کی کاپی نہ ملی ہو تو تحریر کریں یہ احقر ارسال کر دے گا —— (۳)

☆ "احقر نے اپنا مقالہ "فاضل بریلوی علمائے عرب کی نظر میں" مکمل کر کے ...

(۱) مکتوب ... [illegible]
(۲) مکتوب ... [illegible]
(۳) مکتوب ... [illegible]

مکتوباتِ مسعودی

(امام احمد رضا پر تحقیق اور رہنمائی)

☆

مرتب

محمد عبدالستار طاہر مسعودی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنیشنل، کراچی

بتعاون

رضا دارالاشاعت، لاہور

۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

حضرت مجدد کے بارے میں
علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی نے لکھا ہے

"قدح کردن در سخن بزرگان بے مرادِ ایشان جہل است و نتیجہ نیک نہ دارد،
پس رَدّ کلام مشیخت پناہ عرفان دستگاہ شیخ احمد از جہل و نافہمیدگی است"۔

علامہ روزگار عبدالحکیم سیالکوٹی

ماخوذ از ہدیہ مجددیہ کہ از رسالہ کشف الغطاء نقل کردہ

از حضرت محمد فرخ نبیرۂ حضرت مجدد

بزرگوں کے کلام پر اُن کی مراد اور مقصد کے خلاف اعتراض کرنا نہایت جہالت ہے اور اس کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ لہٰذا مشیخت پناہ عرفان دستگاہ شیخ احمد کے کلام کو رد کرنا جہالت اور ناسمجھی ہے۔

حضرت مجدد کے بارے میں
شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے لکھا ہے

"نسبت ایں فقیر دریں ایام و صفائے باطن بہ خدمت ایشان از حد متجاوز
است و اُصلا پردۂ بشریت و غشاوۂ جبلت درمیان نہ ماندہ، نہ می داند کہ از کجا
است سبحان اللہ مقلب القلوب و مبدل الاحوال"۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

ماخوذ از کتاب بشاراتِ مظہری

ترجمہ: ان دنوں شیخ احمد سے اس فقیر کا تعلق اور اس کے دل کی صفائی حد سے زیادہ ہے۔ آپس کے تعلقات میں بشریت اور جبلت کا کوئی پردہ یا حجاب حائل نہیں رہا۔ فقیر نہیں جانتا کہ کس بنا پر یہ صورت ہوئی، پاک ہے اللہ دلوں کے پلٹنے اور حالات کا بدلنے والا۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

حضرت مجدد کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ نے لکھا ہے۔

لَقَدْ جَرَتْ عَلَی الْاِمَامِ قُدِّسَ سِرُّہٗ سُنَّةُ اللّٰہِ وَ عَادَتُہٗ فِی اَنْبِیَائِہٖ مِنْ قَبْلُ بِاِیْذَاءِ الظَّلَمَةِ وَالْمُبْتَدِعِیْنَ وَ اِنْکَارِ الْفُقَھَاءِ الْمُتَقَشِّفِیْنَ وَ ذٰلِكَ لِیَزِیْدَ اللّٰہُ فِی دَرَجَاتِہٖ وَ یُلْحِقَ بِہِ الْحَسَنَاتِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِہٖ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَلَا یُبْغِضُہٗ اِلَّا فَاجِرٌ شَقِیٌّ۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

ماخوذ از رسالہ "تَرْجُمَةُ اَحْوَالِ الْاِمَامِ الرَّبَّانِیِّ"

برحاشیہ مکتوبات عربی

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا جو طریقہ اور اس کی جو عادت مستمرہ آپ کے انبیاء کے ساتھ رہی ہے، اسی کو اس نے حضرت مجدد کے ساتھ برتا ہے کہ ظالموں اور مبتدعین نے آپ کو ایذا پہنچائی اور متقشف فقہا نے آپ کا انکار کیا، تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور آپ کی وفات کے بعد آپ کی حسنات میں اضافہ ہو۔ مومن ہی کو آپ سے محبت ہوگی اور شقی فاجر ہی کو آپ سے عداوت"۔

حضرت ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حضرت مجدد کے نادان معاند جب تک جھوٹے الزامات کی ترویج کرتے رہیں گے، یقیناً آپ کے درجات اور حسنات میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ ایسے افراد سے حضرت مجدد کو کوئی نقصان نہیں پہنچا بلکہ عَلٰی رَغْمِ اُنُوْفِهِمْ آپ کے درجات میں اضافہ ہو رہا ہے اور یورپ کے یہودی اور عیسائی ان نادانوں کی کذب بیانی کا پردہ فاش کر رہے ہیں اور وہاں کے نومسلم آپ کے سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہاں یہ نادان حضرت مجدد کے متبعین و معتقدین کا دل زخمی کر رہے ہیں۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ غَافِلًا عَمَّا یَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۔

(حضرت مجدد اور ان کے ناقدین صفحہ 17)

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

وضاحت نامہ

قارئین کرام نے تعزیت نامہ ملاحظہ فرمایا جو ڈاکٹر محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ اور راقم الحروف کے مابین خط کتابت پر مبنی ہے۔ جس پر مزید کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔

صوفی سرور کی زندگی میں دو کتابیں شائع ہوئیں۔

ارمغان امام ربانی جو خود صوفی غلام سرور کی اپنی مرتب کردہ ہے جو جنوری ۲۰۰۷ء کو اشاعت پذیر ہوئی۔ دوسری کتاب مکتوبات مسعودی ہے جس کی ترتیب و تدوین ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس نے انجام دی ہے اور جو جہان امام ربانی کے حوالے سے دو معاصر بزرگوں کی خط کتابت کا مجموعہ کے ذیلی عنوان سے ''مکتوبات مسعودی'' کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ فروری ۲۰۰۸ء میں ڈاکٹر موصوف نے اس کا دیباچہ تحریر کیا ہے اور سن اشاعت ۲۰۰۹ء تحریر کیا گیا ہے۔

تیسری کتاب ''تذکار سرور'' کے نام سے محمد ناظم بشیر کی ترتیب و تدوین پر مبنی ہے جو صوفی سرور کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد ۲۰۰۹ء میں شائع ہوئی ان تینوں کتابوں سے فقط چار چار اقتباسات دیے گئے ہیں جس سے چند حقائق بے نقاب ہوئے ہیں ارمغان امام ربانی میں جو خود صوفی سرور کی مرتب کردہ ہے کتابوں کی ایک طویل فہرسُت دی گئی ہے جس سے پڑھنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ ساری کتابیں صوفی سرور کی اپنی تصنیف کردہ ہیں۔ مثال کے طور پر صوفی سرور ۱۹۶۵ء میں کارکنوں کی ٹیم میں شامل ہوئے جبکہ ''آسان جدید عربی گرامر'' اور ''صدائے حق'' ۱۹۵۲ء میں شائع ہو چکی تھیں۔ تذکار سرور میں ڈاکٹر منظور حسین کے ایک انٹرویو کی تفصیل دی گئی ہے۔ یہ انٹرویو ڈاکٹر منظور حسین نے صوفی سرور کی زندگی میں اُن سے لیا لیکن تذکار سرور میں ان کی وفات کے بعد نومبر ۲۰۰۹ء میں شائع ہوا۔

ان تین کتابوں سے پہلے ۲۰۰۶ میں ''میرے مخدوم'' کے نام سے پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی کی کتاب شائع ہو چکی تھی اس کے چند اقتباسات وضاحت نامے کے آخر میں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

دیے گئے ہیں جن سے حقائق نکھر کر سامنے آ گئے ہیں۔

نورِ اسلام کے اولیائے نقشبند نمبر، امام اعظم نمبر اور مجدد الف ثانی نمبر کے ضمن میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا ممنون احسان ہوں کہ اُنھوں نے نہ صرف نمبروں کی ترتیب و تدوین میں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا بلکہ میرے استفسار پر کہ لکھاری کہاں سے آئیں گے اُنھوں نے مقالہ نگار حضرات کی نشاندہی فرمادی جن سے رابطہ کر کے مضامین جمع کیے گئے اور متعدد مقالات نورِ اسلام کے مندرجہ بالا نمبروں میں اشاعت پذیر ہوئے۔ آغاز میں نورِ اسلام کا دفتر مسجد قادریہ شیر ربانی، سمن آباد میں قائم کیا گیا تھا جگہ بہت تنگ تھی۔ بعد میں میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے داتا دربار کے نزدیک ایک مکان خرید لیا جو کئی کمروں پر مشتمل تھا۔ احباب کو بھی داتا دربار کی مرکزی جگہ پر آنا جانا آسان تھا چنانچہ راقم الحروف نے میاں خلیل احمد شرقپوری مجددی کی پیش کش پر ''نورِ اسلام'' کا دفتر اس کھلی جگہ پر منتقل کر لیا جس کا صوفی غلام سرور کو رنج ہوا۔ اسی جگہ پر نورِ اسلام کے بہت سے نمبر شائع ہوئے جبکہ پچاس سالہ گولڈن جوبلی نمبر اور بکثرت کتابیں اسی جگہ (مکتبہ نورِ اسلام، کاشانہ شیر ربانی، 5 اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ نزد دربار داتا گنج بخش، لاہور) سے شائع ہوئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حوزۂ نقشبندیہ کا قیام عمل میں آیا۔ ''نورِ اسلام'' کے علاوہ اخبار مجدد (ہفت روزہ) اور آوازِ نقشبند (پندرہ روزہ) کا اجراء عمل میں آیا۔

ارمغانِ امام ربانی اور تذکارِ سرور میں ڈاکٹر منظور حسین کے انٹرویو سے یہ بات بھی سامنے آئی

ا۔ صوفی سرور نے ''جہان امام ربانی'' کا سہرا اپنے سر سجانے کی کوشش کی ہے حالانکہ ڈاکٹر مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے جہان امام ربانی میں خود وضاحت فرمائی ہے کہ ماہنامہ نورِ اسلام کے مجدد الف ثانی نمبر نے ان کے ارادے کو مہمیز لگائی اور اس کا مزید ثبوت یہ بھی ہے کہ اُنھوں نے ماہنامہ نورِ اسلام کے بہت سے مضامین جہان امام ربانی میں شامل فرمائے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

۲۔ صوفی سرور نے انٹرویو میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ایک تقابل ادیان کے ماہر عیسائی بشپ نے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ جس کا اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا علاوہ ازیں ۲۰۰ سے زائد عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔ صوفی سرور نے یہ خبر ریڈیو ٹی وی پر نہ دی نہ ہی اخبار و جرائد میں اس کا ذکر کیا اور نہ ہی راقم الحروف کو بھی قطعاً کوئی اطلاع دی اور نہ ہی ان کے ناموں اور پتوں وغیرہ سے آگاہ کیا اور نہ اس کثرت سے عیسائیوں کا اسلام قبول کرنا ایک ایسا کارنامہ تھا جس کا ذکر اسلام کی حقانیت اور اس کی عظمت و فوقیت کو ثابت کرنے کا موجب ہوتا حالانکہ خود ہی ان کے بیان کے مطابق ریڈیو ٹی وی اور اخبار و جرائد سے ان کے خصوصی روابط رہے۔

۳۔ پروفیسر قاری مشتاق صاحب نے مفتی ظہور جلالی صاحب کے حوالے سے صوفی سرور کے تعارف میں جو تحریر کیا ہے کہ خلافت دیتے وقت:

حضرت مخدوم میاں صاحب نے ان کی پُر خلوص وابستگی، للّٰہیت اور بھرپور خدمت و اطاعت کو سراہا اور دستار خلافت کی نعمت سے نوازش فرمائی۔ زعیم اہل سنت فاضل لوزعی عالم یلمعی بحر العلوم شیخ الحدیث مفتی ظہور احمد جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم دارالعلوم محمدیہ اہل سنت و جماعت مانگا منڈی کا بیان ہے کہ میں اس پُر وقار تقریب میں خود موجود تھا۔ یہ عرس کا موقع تھا۔ ہزاروں مریدوں، کثیر ارباب طریقت اور علماء شریعت کی موجودگی میں حضرت میاں صاحب نے دو حضرات کو خلعتِ خلافت عطا کی اور اپنے ہاتھوں سے دستار بندی کی ان میں سے ایک عبقری شخصیت مخدوم صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی ہے۔

میاں صاحب موصوف نے اس موقع پر فرمایا کہ میں نے یہ سب کچھ حضرت مخدوم اعلیٰ حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت و منظوری سے کیا ہے یہ سنتے ہی صوفی صاحب پر شدید رقت طاری ہو گئی تو آپ نے اُن کے لیے پُرسوز دعا فرمائی۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

۴۔ مکتوبات مسعودی کے حوالے سے ڈاکٹر محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سلام کہنے کے لیے کہا یا نورِ اسلام کا کوئی حوالہ دیا تو صوفی سرور نے اس امر کے بارے میں مجھے کوئی اطلاع نہیں دی بخوف طوالت انہی چند اشارات پر اکتفا کرتا ہوں ساری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ ارمغانِ امام ربانی جو خود صوفی سرور کی مرتب کردہ ہے اور تذکارِ سرور میں صوفی سرور کے انٹرویو کو پڑھ کر آنے والے قارئین اُن تمام اُمور کو صوفی سرور کی سعی و کاوش کا نتیجہ قرار دیں گے حالانکہ یہ بات حقیقت سے دُور ہے اس لیے یہ وضاحت نامہ تحریر کیا گیا تا کہ حقائق کھل کر سامنے آجائیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

وضاحت نامہ-1

ارمغانِ امام ربانی میں ریٹائرڈ پروفیسر قاری مشتاق احمد نے صوفی غلام سرور کے تعارف میں صفحہ نمبر 12 پر تحریر کیا ہے:-

اقتباس نمبر 1: جولائی 1965ء میں مرشد کے حکم پر ماہنامہ "نور اسلام" کی ادارتی ٹیم میں شامل ہوئے اور اس کے دفتر میں جو کہ گنپت روڈ مدینہ پرنٹنگ پریس کی بالائی منزل پر تھا قیام پذیر ہو کر سرگرم عمل ہوئے اور "ہفت روزہ سفینۂ اسلام" اور "ماہنامہ نور اسلام" کی اشاعت وتدوین میں بھرپور حصہ لیا۔ اس دوران ادارہ کی طرف سے جو انتہائی اہم کارنامہ سر انجام دیا گیا وہ عظیم دینی روحانی شخصیات سے متعلق انفرادی اور اجتماعی نمبروں کی مستند، مربوط اور تحقیقی مقالہ جات پر مبنی اشاعت تھی۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ شیر ربانی (اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ) نمبر
۲۔ امام اعظم (حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابتؒ) نمبر
۳۔ اولیاء نقشبند (سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے مشہور مشائخ) نمبر
۴۔ حضرت مجدد الف ثانی (امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ) نمبر

شیر ربانی نمبر ڈیڑھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے اور 1969ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا جبکہ امام اعظم نمبر تین سو سے زائد صفحات پر مبنی ایک ٹھوس علمی، تحقیقی اور تاریخی دستاویز ہے جو 1975ء میں شائع ہوا۔ اولیاء نقشبند نمبر ایک ہزار سے زائد صفحات پر محیط معروف ومشہور اور نامور مشائخ نقشبند کے احوال وتذکار کا مستند مجموعہ ہے جو 1979ء میں چھپ کر منصۂ شہود پر آیا۔ مجدد الف ثانی نمبر اسی سلسلہ طباعت کی انتہائی اہم پیشکش ہے جو اسّی سے زائد مختلف علمی وتحقیقی عنوانات پر مشتمل ہے جو 1988ء میں منظر عام پر جلوہ گر ہوا۔ یاد رہے یہ عظیم نمبر جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا جو کہ 12 جلدوں پر مشتمل ہے کا محرک ثابت ہوا۔ نمبروں کے اس عظیم کارنامے کا سہرا صوفی غلام سرور صاحب کے سر پر

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

سچا جنہوں نے مرشد طریقت حضرت مخدوم میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ کی آرزوؤں کی تکمیل میں بھرپور کردار ادا کیا اور شبانہ روز پیہم مساعی کے ذریعہ اس خواب کو شرمندہ تعبیر کیا۔ صوفی صاحب کی عرق ریزی انتھک محنت اور پرخلوص لگن کا مختصر سا خاکہ کچھ یوں ہے:۔

۱۔ ان نمبروں کے لیے میٹنگوں کا مسلسل انعقاد۔ مدعوئین کے ساتھ پیہم رابطہ اور عنوانات کا تعین وتقرر۔

۲۔ ملک بھر میں اہل علم، ادباء، ممتاز دانشوروں اور قلمکاروں کو مکتوب نویسی اور پیہم یاد دہانیاں اور مطلوبہ معاون کتب ورسائل کی فراہمی۔

۳۔ ذاتی طور پر رابطے اور مضامین کا حصول ووصول، تدوین وترتیب، مسودات پر نظر ثانی، طباعت و اشاعت اور سرورق کی خطاطی کے لیے عظیم خطاط حافظ محمد یوسف سدیدی سے مسلسل رابطہ۔

۴۔ اہم علمی و ادبی مقالات کے سلسلہ میں عصر حاضر کی دو نابغہ روزگار شخصیات پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور اور حکیم اہل سنت عظیم محقق و دانشور حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ سے ملاقاتیں۔ ان کی ہدایات اور رہنمائی کے مطابق عملدرآمد، مسودات میں اصلاح، اغلاط کی درستگی اور نظر ثانی۔

۵۔ اخبارات سے روابط، مضامین کی اشاعت کے لیے حصول تعاون اور اشاعت و طباعت کے بعد پورے ملک میں اس کی عمومی تقسیم۔ متعلقین حضرات اور ارباب علم تک پیہم اور باہتمام محفوظ ارسالگی

دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف علمی وادبی اور دینی تدریس کا نہ صرف اہم مرکز رہا ہے بلکہ اس ادارے کی خدمات پر ایک الگ کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ صوفی صاحب موصوف اس ادارے کے روح رواں رہے اور اس ادارے کے شعبہ نشرواشاعت

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کے زیر اہتمام جن کتب و رسائل کی تدوین و اشاعت میں آپ نے بھرپور حصہ لیا وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) منیۃ المصلی (۲) آسان اردو عربی گرامر (۳) تنویر حرم (۴) صدائے حق (۵) مناسک حج (۶) ارشادات مجدد (۷) مسلک مجدد (اُردو، پشتو) (۸) مقالات یوم مجدد (۹) المنتخبات من المکتوبات امام ربانی (عربی) (۱۰) سرہند شریف (۱۱) تتمہ معارج النبوۃ (۱۲) مرآۃ المحققین (۱۳) نعتیہ قصیدۃ (۱۴) الجذبۃ الشوقیہ الی الحضرۃ المجددیہ (عربی) (۱۵) ردِ روافض کا اُردو ترجمہ مع فارسی متن بعنوان تائید اہل سنت (۱۶) فضائل حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ (۱۷) مختصر حالات اعلیٰ حضرت شیر ربانی وثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری صاحبؒ (۱۸) خزینہ معرفت (۱۹) حضرت مجدد اور ان کے ناقدین (۲۰) لمحہ فکریہ (۲۱) شجرہ طیبہ (۲۲) مدنی تاجدار کا تحفہ نماز (۲۳) فیضان شیر ربانی (۲۴) خطبات شیر ربانی (۲۵) سوانح بے بہائے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ (۲۶) نبی رحمت ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نماز۔

قاری مشتاق احمد نے صوفی غلام سرور کی شخصیت پر تبصرہ کرتے ہوئے صفحہ نمبر 4 کے آخر میں لکھا ہے:۔

اقتباس نمبر 2: حضرت مخدوم میاں صاحب نے اُن کی پرخلوص وابستگی، للّٰہیت اور بھرپور خدمت و اطاعت کو سراہا اور دستارِ خلافت کی نعمت سے نوازش فرمائی۔ زعیم اہل سنت فاضل لوذعی عالم یلمعی بحر العلوم شیخ الحدیث مفتی ظہور احمد جلالی صاحب دامت برکاتہم العالیہ مہتمم دار العلوم محمدیہ اہل سنت و جماعت مانگا منڈی کا بیان ہے کہ میں اس پروقار تقریب میں خود موجود تھا۔ یہ عرس کا موقع تھا۔ ہزاروں مریدوں، کثیر ارباب طریقت اور علماء شریعت کی موجودگی میں حضرت میاں صاحب نے دو حضرات کو خلعتِ خلافت عطا کی اور اپنے ہاتھوں سے دستار بندی کی ان میں سے ایک عبقری شخصیت مخدوم صوفی غلام سرور نقشبندی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مجددی کی ہے۔ میاں صاحب موصوف نے اس موقع پر فرمایا کہ میں نے یہ سب کچھ حضرت مخدوم اعلیٰ، حضرت شرقپوریؒ کی اجازت و منظوری سے کیا ہے یہ سنتے ہی صوفی صاحب پر شدید رقت طاری ہوگئی تو آپ نے ان کے لیے پر سوز دعا فرمائی۔

قاری موصوف نے صفحہ نمبر 6 کے آخر میں بیان کیا ہے:۔

اقتباس نمبر 3: "آپ کو قبائے خلافت خدمت و محنت سے ملی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ آج کل کے سجادہ نشینوں کے فکری انداز برتری سے دور ہیں۔ آپ کے لیے "مردِ عمل و ہمت" کا لقب سزاوار ہے۔ حکیم اہل سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ نے ایک نشست میں حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد دامت برکاتہم العالیہ سے کہا کہ مجھ سے ساری مجلس رضا کے ارکان لے لیں اور بدلے میں مجھے "صوفی غلام سرور" دیدیں۔"

قاری مشتاق احمد صاحب نے صوفی غلام سرور کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے صفحہ نمبر 22 کے آغاز پر تحریر کیا ہے:۔

اقتباس نمبر 4: "بن مانگے مسجد کی تعمیر ہوئی اور اس اعتماد و توکل کو دیکھ کر ایک عیسائی پادری اور دو سو کے قریب عیسائیوں نے بھی آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔"

مکتوبات مسعودی میں صوفی غلام سرور کے تعارف میں صفحہ نمبر 15 پر یہ بیان کیا گیا ہے:۔

اقتباس نمبر 1: "ہمارے اس دور کی ایک اور شخصیت جس نے حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی فکر پر کام کرنے کا اہل علم کو حوصلہ بخشا، وسائل فراہم کیے اور محنت شاقہ سے اہل قلم سے علمی کام کروایا۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہونے والے ہر کام میں صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ نے ایک "پس پردہ محرک قوت" کے طور پر کام کیا۔ ان علمی کاموں میں آپ کی حیثیت بنیاد کے پتھروں کی سی ہے جو دیکھنے والے کی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

نگاہوں کے شعور سے کبھی اوجھل نہیں ہوتے۔ نمود و نمائش سے بیزار اس شخصیت نے اپنے پیر خانے سے نسبت و تعلق کی عقیدت کو نبھانے میں کمال کر دیا۔ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی سے آپ کو خلافت بھی عطا ہوئی۔ اپنے مرشد کریم کی خدمت کے فریضہ کو نبھانے کا آپ نے حق ادا کیا۔ مرشد کریم نے خلافت دیتے ہوئے اس بات کا اعلان کیا کہ آستانہ عالیہ کے 70 فیصد اشاعتی کام کا سہرا صوفی صاحب کے سر ہے اور باقی 30 فیصد میں بھی وہ شریک ہیں۔"

اقتباس نمبر 2: صفحہ نمبر 47 پر مکتوب نمبر 11 میں ڈاکٹر محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے صوفی غلام سرور کو یہ تحریر کیا اور مکتوب نمبر 15 صفحہ نمبر 51 پر جو 2 اگست 2003ء کو لکھا گیا یہ تحریر فرمایا۔

1- "حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری زید لطفہ اور جملہ معاونین کو سلام کہہ دیں۔"

2- "صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نے "حوزہ نقشبندیہ" کے عنوان سے ایک عظیم منصوبہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ منصوبہ مولانا جاوید اقبال مظہری کے منصوبے کا عکس معلوم ہوتا ہے جو امام ربانی فاؤنڈیشن کی طرف سے پیش کیا گیا تھا اس منصوبے میں آپ کا نام نہ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔"

مکتوب نمبر 35 صفحہ نمبر 76 مورخہ 2 فروری 2007ء میں ڈاکٹر موصوف نے تحریر فرمایا۔

اقتباس نمبر 3: اس مرتبہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی پانچ جلدوں کے لیے لاہور میں اظہار تشکر کی محفل کے لیے میاں جمیل احمد شرقپوری سے عرض کیا گیا جو انہوں نے قبول کر لیا۔ پہلے یہ بات سننے میں آئی کہ میاں صاحب کو نظر انداز کیا گیا حالانکہ پہلے فقیر نے ان سے کہا؟ معذرت کے بعد آپ سے عرض کیا۔

اس سے قبل بھی 3 جون 2002ء کو ڈاکٹر موصوف نے صوفی غلام سرور کو یہ تحریر

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کیا تھا۔

اقتباس نمبر 4: ''نور اسلام (حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نمبر) کے متعدد مقالات اس میں شامل کیے ہیں۔ اہم مقالہ نگاروں کے دوسطری تعارف قلم بند کر کے بھیج دیں۔''

تذکار سرور کی تقدیم میں جو جمیل اطہر سرہندی (صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور) نے تحریر کی ہے صوفی سرور کا تعارف ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:۔

اقتباس نمبر 1: ''زیر نظر کتاب ''تذکار سرور'' سرور ملت حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددیؒ کی زندگی اور تعلیمات کے موضوع پر ان کے ہم عصر اہل بصیرت و دانش کی آراء و افکار کا مجموعہ ہے اس طرح کی کتابوں کی ترتیب و اشاعت کا اصل مقصد عوام و خواص کو ایسی نادر روزگار ہستیوں کے کارہائے نمایاں سے آگاہ کرنا ہوتا ہے تاکہ پڑھنے والے ان کی حیات مقدسہ اور ان کے نظریات پر غور و فکر کریں اور ان کی روشنی میں اپنی منزل اور نصب العین کا تعین کریں۔''

حضرت صوفی صاحبؒ کی بنیادی وابستگی شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کی خانقاہ اور ان کے جانشین حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کے علمی و تدریسی کاموں سے رہی اور اسی خانقاہ کے ''فیضانِ نظر'' حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری کی نگاہ التفات نے انھیں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریاتی سرمایہ کی حفاظت کے لیے کام کرنے کی ترغیب دی۔

آج پاکستان کے طول و عرض میں افکار مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے جو دریا بہ رہے ہیں ان میں حضرت صوفی صاحبؒ کی شب و روز کی محنت اور جدوجہد کو بھی فراموش نہیں کیا جاسکے گا۔

مجھے خوشی ہے کہ حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کے روحانی و فکری وارث ان مقاصد کے لیے مسلسل کوشاں ہیں جن کے لیے حضرت صوفی صاحب نے اپنی زندگی وقف

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کیے رکھی۔

میرا یقین اور ایمان ہے کہ یہ شمع تا ابد آباد رہے گی اور حضرت سرور ملت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی روح خوش اور مطمئن ہوگی کہ اللہ پاک نے ان کے آستانے کو اپنے دین متین کی سربلندی کے کام کے لیے چن رکھا ہے۔

تذکار سرور میں صفحہ نمبر 45 پر تحریر ہے کہ انٹرویو دیتے ہوئے صوفی غلام سرور نے بیان کیا:۔

اقتباس نمبر 2: "الحمد للہ تقریباً 220 عیسائیوں نے اسلام قبول کیا ہے ان میں سے ایک عیسائی پادری ہے جس کا اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا وہ تقابل ادیان کے بہت بڑے سکالر ہیں اور عیسائی دُنیا میں بقول ان کے ان کا بڑا نام تھا۔ آج سے تقریباً 9 سال قبل ایک روز نماز جمعہ کے بعد مسجد میں آئے اور انہوں نے کہا کہ میں عیسائی ہوں اور میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔"

تذکار سرور کے حوالہ سے انٹرویو دیتے ہوئے صفحہ نمبر 53 پر صوفی سرور صاحب کا یہ بیان درج کیا گیا ہے کہ کسی شخصیت کے ساتھ ملاقات جسے آپ بھول نہ سکتے ہوں تو صوفی صاحب نے جواباً کہا:۔

اقتباس نمبر 3:

۱۔ حضرت ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی سابق چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ پنجاب و جامعہ اسلامیہ بہاولپور۔

۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد سرپرست اعلیٰ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی۔

۴۔ حضرت علامہ ڈاکٹر مفتی مکرم احمد صاحب شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتح پوری دہلی۔

۵۔ محقق عصر حضرت حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

صفحہ نمبر 63 میں انٹرویو کے دوران یہ سوال پوچھا گیا شرقپور شریف عرس کے دوران آپ کی کیا خدمات ہوتی ہیں یا ہوتی تھیں تو صوفی سرور کا جواب یہ تھا:۔

اقتباس نمبر 4: ''شرقپور شریف میں 1965ء سے اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کی تقریبات زیر اہتمام سیدی و مرشدی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ جو منعقد ہوتی تھیں اس کے انتظام و انصرام میں بھرپور حصہ لیتا تھا علماء اور مشائخ کے طعام و قیام کی ذمہ داری پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی اور اس احقر کے ذمہ ہوتی تھی۔ اعلیٰ حضرت شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے حالات، واقعات، عقائد و نظریات اور تعلیمات پر مبنی مقالہ جات قلمکار حضرات سے اور خود بھی تیار کر کے رسائل و اخبار میں شائع کروانا یہ بھی میری ڈیوٹی میں شامل تھا......

اپنے پیرو مرشد حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری، نامور ماہر تعلیم پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی اور عظیم محقق حکیم محمد موسیٰ امرتسری اور دوسرے مخلصین و محبین کے مشوروں سے ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کے مجدد الف ثانی نمبر کا خاکہ تیار کیا گیا اور یہ خاکہ قلمکار حضرات کو بھجوایا گیا ان کو یاد دہانی کے خطوط لکھنا اور مقالات کی وصولی کے بعد ان کی چھان بین، کتابت اور طباعت کا سلسلہ تقریباً آٹھ برس جاری رہا اور ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر جو کہ تین جلدوں اور تقریباً 1162 صفحات پر مشتمل ہے زیور طبع سے آراستہ ہوا۔''

☆......☆......☆

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

”میرے مخدوم“

(فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی)

اقتباس نمبر 1: میرے مخدوم حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی دامت برکاتہم العالیہ روحانی، علمی اور دینی حلقوں میں مشہور و معروف اور ممتاز ہیں، آپ عالمی مبلغ اسلام، بانی تحریک امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، دار المبلغین حضرت میاں صاحب ؒ کے مہتمم، جامعہ شیر ربانی برائے طالبات کے منتظم قدیم الاشاعت ماہنامہ نور اسلام کے مدیر اعلیٰ مختلف جرائد کے سرپرست اعلیٰ شیر ربانی ؒ کی یاد میں ان سے منسوب مساجد کی تعمیر، کتب دینیہ کی اشاعت، مسلک حق کی ترویج، اندرون ملک اور بیرون ملک مجدد الف ثانی ؒ و شیر ربانی کے مشن اور تبلیغی سرگرمیوں کے داعی ہونے کے حوالے سے جانی پہچانی شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کی پُرعزم زندگی اور آپ کے کارہائے نمایاں میں سے راقم الحروف نے فقط ایک پہلو ”مشاہدات و تاثرات“ پر زیر نظر تصنیف ”میرے مخدوم“ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی کوشش کی ہے۔

مخدومی حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کو حضرت مجدد ؒ سے گہری عقیدت اور وابستگی ورثے میں ملی تھی۔ جب کبھی آپ کی بیٹھک میں حاضری کا اتفاق ہوتا آپ اکثر و بیشتر مکتوبات کا مطالعہ فرمار ہے ہوتے اور چیدہ چیدہ مضامین کا حوالہ نوٹ فرما رہے ہوتے جس کی حکمت کا علم مجھے بعد میں ہوا جب آپ نے ”ارشادات مجدد ؒ“ کی اشاعت کا اہتمام فرمایا۔

آپ نے حضرت مجدد الف ثانی ؒ کی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرنے کا پختہ عزم فرمایا چنانچہ 1960ء میں جامع مسجد نقشبندیہ جہانگیر آباد (جہاں مولوی غلام محمد مرحوم نقشبندی مجددی تبلیغی فریضہ انجام دیتے تھے) شیخوپورہ میں پہلی مجدد کانفرنس منعقد فرمائی۔ مسجد سے ملحق کھلے میدان میں لوگوں کا عظیم اجتماع تھا اور یوں حضرت مجدد الف ثانی ؒ کی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

عظمتوں، ان کے کارہائے نمایاں اور ان کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کی تحریک کا آغاز ہوا۔ بہت سے علماء اور فضلاء نے تقاریر فرمائیں جن میں سے فقط دو کے نام یاد رہ گئے مولانا محمد شریف نوری مرحوم اور مولانا محمد بخش مسلم بی اے (مرحوم)۔ حسن اتفاق سے مولانا مسلم مرحوم میرے ساتھ والی نشست پر تشریف فرما تھے اور ہر تقریر پر تحسین و تبصرہ فرماتے جس سے مجھے محظوظ ہونے کا خوب موقع میسر آیا۔

اقتباس نمبر 2: پہلی مجدد کانفرنس باران رحمت کا پہلا قطرہ تھی پھر اللہ دے اور بندہ لے۔ پاکستان کے طول و عرض میں مجدد کانفرنسیں منعقد ہونے لگیں بلکہ بعض مشہور شہروں مثلاً لاہور، اسلام آباد، کراچی میں ہر برس کئی ایک کانفرنسیں انعقاد پذیر ہوتی رہیں۔ دس پندرہ برس کے بعد جب آپ برطانیہ آئے تو مانچسٹر، راچڈیل، برمنگھم اور لندن میں حضرت مجدد الف ثانی" پر جلسوں کا آغاز ہوا یہ سلسلہ اب پچیس تیس برس سے برطانیہ کے دوسرے شہروں میں بھی پھیل گیا ہے چنانچہ دس برس سے راقم الحروف کو بھی لندن، برمنگھم، راچڈیل، مانچسٹر، ہڈرز فیلڈ میں متعدد جلسوں میں شمولیت کا موقع میسر آ چکا ہے۔

راقم الحروف نے خود مشاہدہ کیا تھا کہ آپ مکتوبات کی عبارات کا مطالعہ فرما رہے ہیں آپ کی پیشانی مبارک پر مضمون کے اثرات ہویدا ہیں اور آپ شاداں و فرحاں ان حوالوں کو اشارات کی صورت میں درج بھی فرما رہے ہیں۔

ایک روز آپ نے ارشاد فرمایا۔ "ان اقتباسات کا اردو ترجمہ تحریر کرو" چنانچہ حضرت صاحب قبلہ کے ایک مخلص عقیدت کیش مولانا فاروق مرحوم ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر شرقپور شریف جو صوفی منش تھے کے تعاون سے ترجمے کا کام بفضلہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک پہنچا۔ حضرت صاحب قبلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے فارسی زبان پر خصوصی دسترس اور مہارت عطا فرمائی ہے چنانچہ آپ کی تقاریر جو راقم الحروف کو سننے کی سعادت حاصل ہوئی آپ فر فر اقتباسات فارسی زبان میں اس طرح ادا فرماتے کہ مجھے محسوس ہوتا کہ آپ کی روح جھوم رہی ہے اور قلب میں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

بشاشت موجزن ہے لیکن ظاہر ہے کہ عوام تو ترجمے کے ذریعے سے اس حلاوت اور شیرینی اور فکر تازہ سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے ہیں اس لیے آخر میں آپ ان کلمات کا اردو میں مفہوم بیان فرما دیتے۔ میری موجودگی میں حضرت صاحب قبلہ نے ایک شخص کو فرمایا کہ مسودہ مولانا عبد الکریم ثمر صاحب کے پاس لے جاؤ اور ان سے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا مختصر سوانحی خاکہ لکھوا لاؤ چنانچہ آپ کے اس ارشاد کی تعمیل کی گئی چنانچہ دیباچے، سوانحی خاکے کے ساتھ ایک نظم ''فقر'' جس میں فقر کے بارے میں عمدہ اشعار پیش کیے گئے ہیں۔ حضرت صاحب قبلہ نے اپنے تاثرات ''عرض حال'' میں بیان فرما کر قارئین کی توجہ کو اصل مقصد اشاعت کی طرف مبذول فرمایا۔

اقتباس نمبر 3: ہمارے ممدوح ومخدوم کے ارشادات گرامی سے فقط ایک اقتباس پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں:۔

''حضرت مجدد کے ارشادات گرامی دراصل ایک تراشے ہوئے ہیرے کی مانند ہیں جن کے ہر پہلو سے فکری اور روحانی شعاعیں نکلتی ہیں اور انسانی دل و دماغ کو اپنی لازوال چمک سے نہ صرف متاثر کرتی ہیں بلکہ ایک مستقل انقلابی اور روحانی کیفیت پیدا کر کے آمادہ عمل کر دیتی ہیں۔''

اقتباس نمبر 4: سوچ کا دھارا اس سمت بھی گیا کہ حضرت صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ نے فکر مجدد کی کس درجہ غواصی فرمائی ہے اور حضرت مجددؒ کے علم وعرفان اور اسرار و معارف کی آگہی کے بحر بیکراں سے سچے موتی نکالنے میں شب و روز کتنی عرق ریزی سے کام لیا ہے۔

ڈیڑھ سو کے قریب عنوانات میں انسانیت کے سب سے بڑے معلم اور محسن سرور کائنات ﷺ کی شان و عظمت، حیات انبیاء علیہم السلام، توقیر صحابہ کرام بالخصوص خلفائے راشدین، طریقت وحقیقت شریعت سے مستحکم وابستگی، صحبت فقرائ، مقام ولایت، اولیاء اللہ کے مشاہدات، طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت، تصور شیخ، عرس، ایصال ثواب کا صحیح تصور اور مقصد،

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

درستی عقائد، عجائبات راہ سلوک، اتباع سنت کی اہمیت، تلاوت کے درجات جیسے اہم موضوعات پر فکر مجدد کی روحانی شعاعیں ذہن وقلب کو منور کر رہی ہیں۔

اُنھوں نے علماء اور محقق حضرات کے بعد عام لوگوں کو فیضان مجددؒ سے بہرہ ور کرنے کا ارادہ فرمایا عام لوگوں میں نہ تو اس قدر صلاحیت اور علمی استعداد ہوتی ہے کہ وہ دقیق مباحث اور معارف پر مبنی طویل اقتباسات سے مستفید ہو سکیں اور نہ ہی وہ ذوق وشوق کہ علمی تشنگی کی سیرابی کے لیے وقت نکال سکیں چنانچہ آپ نے "ارشادات مجددؒ" کا ایک ملخص "مسلک مجددؒ" کے نام سے تیار فرمایا اور اس میں ضروری تعارف وتمہید کے ساتھ انتہائی اہم مسائل کو منتخب فرمایا جن کا تعلق عوام سے تھا۔

صوبہ سرحد میں لوگوں کے شوق کو پیش نظر رکھتے ہوئے حاجی گل محمد گلزئی مرحوم نے اردو سے اس کا پشتو زبان میں ترجمہ کیا۔ حاجی گل محمد مرحوم "بزم جمیل" آستانہ عالیہ شرقپور شریف پشاور شاخ کے جنرل سیکرٹری اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد دامت برکاتہم العالیہ کے مرید صادق تھے چنانچہ ان کی مبارک کوشش سے سرحد میں "فیض مجددؒ" سے بکثرت لوگ مستفیض ہوئے۔

برکت علی اسلامیہ ہال کی روداد میں محمد صادق قصوری نے بیان کیا کہ:۔

اقتباس نمبر 5: فخر المشائخ دین الٰہی اور اس کے سدباب کے لیے حضرت مجدد علیہ الرحمہ کی خدمات جلیلہ کا تفصیلا تذکرہ فرما رہے تھے حاضرین اس طرح بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں اور فخر المشائخ آج جادو بیان مقرر کی حیثیت سے سامعین پر چھائے ہوئے ہیں۔ میں حیران رہ گیا کہ الٰہی ماجرا کیا ہے۔ یہ وہی میاں جمیل احمد صاحب ہیں جو مختصر تقریر وہ بھی رک رک کر فرمایا کرتے تھے یا کوئی اور؟ آپ کی اس جادو بیانی، شعلہ افشانی اور فصاحت وبلاغت سے احباب کے چہرے گلاب کے پھول کی طرح کھل رہے تھے۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

یہ تو تھی برکت علی اسلامیہ ہال میں منعقد ہونے والی نورانی تقریب کی چند جھلکیاں حضرت صاحب قبلہ کے زیر اہتمام سینکڑوں "یوم مجدد" منائے گئے۔

اقتباس نمبر 6: حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری دامت برکاتہم العالیہ نے "امام اعظم نمبر" کی اشاعت پر ہی اکتفانہ کیا بلکہ امام اعظم سے عقیدت ووابستگی جو آپ کو حاصل ہے اور آپ ان کی عظمتوں کے شناسا ہیں عوام کو ان کی عظمتوں سے روشناس کرنے کے لیے آپ نے حضرت ابوالحسن زید فاروقی مرحوم کی شاہکار تصنیف "سوانح بے بہا سیرت امام اعظم ابوحنیفہ" کو زیور طبع سے آراستہ کر کے لوگوں میں دوبار مفت تقسیم فرمایا۔

ہمارے مخدوم حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب کو شروع ہی سے اشاعت کا ذوق وشوق اور جذبہ کارفرمارہا۔آپ نے کچھ کتابیں خود تحریر فرمائیں، کچھ زیور طباعت سے آراستہ مفید کتابیں بازار سے خرید کر لوگوں میں مفت تقسیم فرمائیں۔بعض کتابوں کو اپنے زیر سرپرستی شائع فرمایا۔اہل علم وفضل پر یہ بات مخفی نہیں کہ دینی کتب کی اشاعت میں تبلیغ کا پہلو غالب ہوتا ہے اور کمرشل پہلو کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

اقتباس نمبر 7: آپ نے مندرجہ ذیل کتب مکتبہ نور اسلام کی طرف سے چھاپ کر تقسیم فرمائیں:۔

(۱) حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے ناقدین (۲) المنتخب من المکتوبات (۳) سرہند شریف (۴) تتمہ معارج النبوت (فارسی) (۵) دی نقشبندیز (انگریزی) (۶) مراۃ المحققین (۷) مختصر حالات شیر ربانی وثانی لاثانی میاں غلام اللہ شرقپوری (۸) نعتیہ قصیدہ (۹) فضائل عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (۱۰) نور اسلام شیر ربانی نمبر (۱۱) ماہنامہ نور اسلام امام اعظم نمبر (۱۲) ماہنامہ نور اسلام مجدد الف ثانی نمبر (۱۳) نور اسلام اولیاء نقشبند نمبر (۱۴) فضائل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ (۱۵) مختصر

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

حالات مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ (۱۶) مسلک مجدد (۱۷) مقالات یوم مجدد (۱۸) الجذبۃ الشوقیہ الی الحضرت المجددیۃ (۱۹) مناسک حج (۲۰) صدائے حق (۲۱) تذکرہ زبدۃ اولیاء شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ۔منبع انوار۔

آپ نے حوزۂ نقشبندیہ کی طرف سے مندرجہ ذیل کتابیں چھاپ کر تقسیم فرمائیں۔

۱۔ روداد حوزہ نقشبندیہ ۲۰۰۴ء

۲۔ لطائف المدینہ

درج ذیل کتب بازار سے خرید کر مفت تقسیم فرمائیں:

(۱) خون کے آنسو (۲) تجلیات امام ربانی (۳) رسائل نقشبندیہ (۴) پیران پیر (۵) سیرت حضرت مجدد الف ثانی (۶) مکتوبات امام ربانی (۷) محبت کی نشانی (۸) سیرت مجدد الف ثانی (۹) پروفیسر حاکم علی (۱۰) آفتاب سرہند

مندرجہ ذیل کتب کی اشاعت میں آپ نے مالی معاونت فرمائی:

(۱) خزینہ معرفت (۲) تذکرہ حضرت امام اعظم (۳) طریق النجات (۴) خطبات شیر ربانی (۵) رشحات عنبریہ (۶) بزم خیر از زید فاروقی (۷) تاریخ القرآن (۸) حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ اقبال (۹) ارشادات مجدد (۱۰) ماہ و انجم (۱۱) تجلیات امام ربانی (۱۲) حضرت مجدد اینڈ ہز کریٹکس (۱۳) المولد والقیام وغیرہ۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نے مکتوبات میں سلسلہ نقشبندیہ کی جو توصیف و تعریف بیان کی ہے وہ اہل علم و فضل پر واضح ہے۔ ہمارے ممدوح و مخدوم حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کا چونکہ مکتوبات سے گہرا شغف رہا ہے۔ لہٰذا آپ کا ذہن مبارک سلسلہ اولیاء کی اس شاخ یعنی نقشبندیہ کی طرف توجہ مبذول ہوئی اور آپ نے اس کے لیے ایک اجمالی خاکہ تیار کروایا اور اللہ تعالیٰ کا پاک نام لے کر کام شروع کر دیا۔ چنانچہ

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

آپ کی شب وروز کوششوں اور پرعزم مساعی سے ماہ نامہ نورِ اسلام کا اولیاء نقشبند نمبر مارچ 1979ء میں دو جلدوں میں شائع ہوا۔

اقتباس نمبر 8

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کے زیر سرپرستی منعقد ہونے والی اندرون ملک اور بیرون ملک مجدد کانفرنسیں

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے 1960ء میں جب آپ کی عمر مبارک فقط 27 برس تھی ضلع شیخوپورہ میں پہلی مجدد کانفرنس منعقد کر کے حضرت مجددؒ سے جہاں اپنی عقیدت واحترام کا اظہار فرمایا وہاں ان کے روشن کارناموں کو منظر عام پر لانے اور ان کی تعلیمات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کا عزم فرمایا چنانچہ یہ سلسلہ آہستہ آہستہ بڑھتا گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ پاکستان کے طول وعرض میں بلکہ بعض مشہور شہروں کے مختلف مقامات پر کانفرنسوں کا یہ سلسلہ وسیع ہوتا چلا گیا۔ مثلاً اسلام آباد، فیصل آباد، لاہور، پشاور، کراچی، سیالکوٹ بلکہ بعض مشہور قصبوں میں بھی یوم مجدد منایا جانے لگا اور اخبارات میں ان پر تبصرے اور ان کی رودادیں شائع ہونے لگیں۔ راقم الحروف کو بھی ان میں سے چند ایک میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔

لیکن آپ کے وہ جلسے جو بیرون ملک ہوئے خاص طور پر برطانیہ میں وہ آپ کی محنت لگن اور سعی وکاوشوں کی ایک روشن تصویر پیش کرتے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ جہاں آپ نے یورپی ممالک اور اسلامی ممالک میں تبلیغی دورے فرمائے وہاں بالخصوص برطانیہ میں جہاں شیر ربانی اسلامک سنٹر مانچسٹر آپ کی زیر سرپرستی معرض وجود میں آچکا تھا۔ برطانیہ میں آپ نے بیس پچیس برس کے مختلف دوروں میں برطانیہ کے بڑے بڑے شہروں میں مجدد کانفرنسیں منائیں جس میں وہاں کے لوگوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ راقم الحروف 1995ء میں برطانیہ گیا۔ اس لیے آپ کی منعقد کی ہوئی کانفرنسوں میں شمولیت کا بھرپور

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

موقع میسر آیا۔

مانچسٹر میں شیر ربانی اسلامک سنٹر میں قبلہ حضرت میاں صاحب کے زیر سرپرستی جلسے منعقد ہوتے ہیں۔ راچڈیل میں سنہری مسجد ان جلسوں کا مرکز رہی ہے جہاں ہر سال بڑے تزک و احتشام سے امام ربانی مجدد الف ثانی" اور شیر ربانی کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ شروع میں یہ جلسے آپ کی زیر صدارت منعقد ہوتے رہے۔ راقم الحروف کو نہ صرف ان جلسوں میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی بلکہ خطاب کا موقع بھی میسر آتا رہا۔ مجھے تعجب ہوتا تھا کہ مادی رجحانات سے متاثر لوگ کس ذوق وشوق سے، ان جلسوں میں حصہ لیتے ہیں کہ مسجد بھری ہوتی تھی اور لوگوں کا ذوق وشوق دیدنی تھا۔ راچڈیل کے علاوہ لندن میں ایک مجدد کانفرنس میں جو آپ کی زیر صدارت منعقد ہوئی راقم الحروف کو شمولیت اور خطاب کی سعادت حاصل ہوئی۔ لندن برطانیہ کا دارالحکومت ہے بہت سی مساجد موجود ہیں۔ آپ نے مختلف مساجد میں مجدد کانفرنسیں منعقد کیں۔ اس کے علاوہ برمنگھم، ہڈرز فیلڈ، بریڈفورڈ اور برطانیہ کے دوسرے حصے سکاٹ لینڈ میں بھی۔ آپ کی زیر صدارت یہ جلسے منعقد ہوتے رہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

وضاحت نامہ-2

"خطبات شیر ربانی" کی تدوین کے حوالے سے سعید شاد نے تحریر کیا ہے:۔

یہ سلسلہ آپؒ کے وصال تک جاری رہا۔ لکھنے پڑھنے کی عادت مجھے بھی والد گرامی کی طرف سے نصیب ہوئی۔ ایک دن فرمانے لگے ان کا دل چاہتا ہے کہ یہ خطبات شائع کرانے چاہئیں تا کہ آپؒ کے متوسلین ان سے مستفیض ہوں۔ بندہ ان دنوں محکمہ تعلیم شیخوپورہ میں سپر نٹنڈنٹ تھا فوراً تائید کی اور ہم دونوں باپ بیٹے نے تمام بیاض میں درج فرمودات جمعہ سال وار ترتیب دے کر ایک مسودہ تیار کیا جس کی ابتدائی منظوری اور اجازت محترمی جناب برادرم صاحبزادہ میاں جمیل احمد سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپوری سرکار سے لینا ضروری سمجھی۔ اصل بیاض اور مسودہ آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ بڑے خوش ہوئے اور فرمایا کہ انھیں شائع کرانے میں تاخیر نہ ہونی چاہیے اس لیے کہ آپؒ کے حالات زندگی پر اس وقت تک جتنی کتب شائع ہو چکی تھیں ان میں زیادہ زور کرامات پر دیا گیا تھا مگر آپؒ کے خطبات، فرمودات اور ارشادات پر خاص توجہ نہ دی گئی بلکہ صاحبزادہ صاحب نے اپنی گرہ سے شائع کرانے کا عندیہ بھی دیا۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ مسودہ پر جناب حکیم محمد موسیٰ امرتسری سے بھی نظر ثانی کروا لینا چاہیے۔ بندہ جناب حکیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مسودہ رکھ کر دو تین بعد آنے کو کہا تو فرمایا کہ یہ کام مجھ سے بہتر جناب پروفیسر علامہ بشیر احمد صدیقی صاحب ہیڈ آف دی اسلامیات پنجاب یونیورسٹی کر سکیں گے اس لیے ان سے رابطہ کیا جائے ان سے رابطہ کیا تو فرمایا کہ اصل بیاض لاؤ ان کے ساتھ لفظ لفظ حرف حرف مقابلہ کروں گا۔ لہٰذا تعمیل ارشاد میں بندہ تقریباً دو ماہ روزانہ شیخوپورہ سے لاہور ان کے گھر آتا رہا۔ رات گئے تک ہم دونوں موازنہ کرتے جہاں درستی چاہی کی گئی۔ مجھے رات کا کھانا کھلا کر رخصت فرماتے اور میں شیخوپورہ واپس آ جاتا۔ یوں یہ مسودہ فائنل ہوا۔ اسی دوران میں محترمی جناب صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب برطانیہ سے بھی رابطے میں رہے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اور اپنی طرف سے ایک مضمون بعنوان "لمحہ فکریہ" برائے شمولیت کتاب بھی عطا فرمایا۔

حال ہی میں اُن کا ایک انٹرویو "ماہنامہ سُوئے حجاز، لاہور مئی 2010ء شائع ہوا ہے انٹرویوں میں یہ تحریر کیا گیا ہے:۔

"میاں محمد سعید شاد 1928ء میں ضلع شیخوپورہ کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد گرامی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اوّل تھے۔ اُنھوں نے ماہنامہ "سُوئے حجاز" کے لیے اپنے انٹرویو میں بتایا کہ میں نے 1947ء میں قیام پاکستان سے پہلے نظریہ پاکستان کے لیے بھرپور جدوجہد کی۔ میں اصلی مسلم لیگ کا کارکن ہوں۔ قیام پاکستان کے وقت ہندو سکھ سارے کے سارے ہمارے اسی سماج کا حصہ تھے اور یہاں سے جانے کو تیار نہیں ہو پا رہے تھے۔ ہم نے فوج کا ساتھ دیا اور بڑی حکمت عملی سے علاقے ہندوؤں اور سکھوں سے خالی کروائے۔ اُنھوں نے بتایا کہ پیر طریقت میاں جمیل احمد شرقپوری میرے انگریزی کے سٹوڈنٹ رہے ہیں۔ اُنھوں نے اے بی سی بھی مجھ سے سیکھی"................... الخ

☆ جہاں تک میاں خدا بخش کا تعلق ہے وہ انتہائی نیک، متقی، پرہیزگار اور صالح شخصیت کے مالک تھے اور شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید صادق تھے اُنھوں نے شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد ان کے خلیفہ مجاز حضور ثانی لاثانی میاں غلام اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے تقریباً 30 برس انتہائی خوشگوار رابطہ رکھا بلکہ بعد میں راقم الحروف سے بھی ان کا رابطہ قابل تحسین رہا لیکن سعید شاد صاحب نے "دو باتیں" غلط بیان کیں۔

نمبر 1: کہ اُن کے والد گرامی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اوّل تھے وہ خلیفہ اوّل نہیں تھے بلکہ مرید صادق تھے شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء پر متعدد کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں ان کا ذکر قطعاً موجود نہیں۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

نمبر 2: سعید شاد نے راقم الحروف کے متعلق تحریر کیا ہے کہ میاں جمیل احمد شرقپوری میرے انگریزی کے سٹوڈنٹ رہے ہیں۔ اُنھوں نے اے بی سی بھی مجھ سے سیکھی۔

☆ یہاں بھی سعید شاد صاحب عُجب کا شکار ہو گئے ہیں راقم الحروف کسی بھی لحاظ سے اُن کا سٹوڈنٹ نہیں رہا۔

☆ یہ چند سطور تصحیح کے لیے لکھ دی ہیں تا کہ اصل حقیقت موجودہ اور آئندہ آنے والے قارئین کرام کے سامنے واضح ہو جائے۔

☆ اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم اور فضل و احسان سے اپنے حبیب پاک شہ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل مجھے صراط مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

☆......☆......☆

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اطلاعِ عام

سب خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ محمد معروف شرقپوری جو کہ فتح گڑھ نزد مغلپورہ، لاہور کے رہائشی ہیں اور پچھلے آٹھ سال سے حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے ساتھ بحیثیت معتمد خاص کام کر رہے تھے، حال ہی میں اُن سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔

محمد معروف صاحب شیر ربانی ڈائجسٹ سہ ماہی انگریزی جریدہ میں بحیثیت چیف ایڈیٹر پچھلے پانچ سال سے کام کر رہے تھے، مزید برآں "روزنامہ شیر ربانی" بھی پچھلے تقریباً آٹھ ماہ سے ان کی زیر نگرانی لاہور سے شائع ہو رہا تھا۔

چونکہ حضرت قبلہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کو محمد معروف پر مکمل اعتماد تھا اس لیے مندرجہ بالا دونوں جرائد کی رجسٹریشن بھی محمد معروف کے نام پر تھی۔ اب چونکہ اس نے بغیر وجوہات بتلائے اچانک علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ لہٰذا قبلہ حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی نے دونوں جرائد کسی اور نام (Titles) سے نکالنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئے Titles سے جلد ہی سب کو مطلع کر دیا جائے گا۔

سب حضرات سے درخواست ہے کہ آئندہ محمد معروف سے آستانہ عالیہ شیر ربانی" شرقپور شریف کے حوالے سے تعاون نہ کریں۔

منجانب:

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ
0300-8414344, 0321-8414344

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

حکیم اہلِ سنت حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ کی علمی مجالس میں جو اصحاب وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہے اُن سب کا ذکر پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی نے اپنے مضمون ''حکیم محمد موسیٰ امرتسریؒ اپنے احباب کے حلقہ میں'' مشمولہ ''نگارشاتِ فاروقی'' مرتبہ محمد عالم مختار حق میں کیا ہے مگر ان میں صوفی غلام سرور کا نام حکیم صاحب کے احباب میں کسی جگہ نہیں ہے۔ اسی طرح سید جمیل احمد رضوی صاحب سابق چیف لائبریرین پنجاب یونیورسٹی لائبریری نے بھی اپنی کتاب ''مجالس حکیم محمد موسیٰ امرتسری...... یادداشتوں کے آئینے میں'' میں ان کی حاضری کا کہیں ذکر نہیں کیا۔ ہم نے دونوں صاحبوں کی کتابوں میں سے متعلقہ صفحات کے عکس بھی شامل کر دیے ہیں تا کہ قارئین کرام پر اصلی صورتِ حال واضح ہو جائے۔

ہمیں صاحبزادہ سید محمد فاروق القادری صاحب سجادہ نشین آستانہء عالیہ شاہ آباد شریف ضلع رحیم یار خاں، صاحبزادہ پروفیسر سید اسرار حسین بخاری صاحب کوہاٹی اور صاحبزادہ میاں محمد سلیم حماد صاحب سجادہ نشین حضرت داتا گنج بخش لاہور کا ایک عرصہ تک حکیم صاحب کی مجالس میں آنا یاد ہے اور ان تینوں جواں سال صاحبزادوں نے حکیم صاحب کی رفاقت میں اپنے اپنے طور پر علمی کام کیے۔ صاحبزادہ سید فاروق القادری کی کتاب ''فاضل بریلوی اور امور بدعت'' تو ایک نیا انداز لے کر آئی۔ پھر مشائخ بھر چونڈی شریف کے تذکرے سامنے آئے۔ پروفیسر سید اسرار بخاری نے تصوف کی کتابوں کے ترجمے کیے۔

صاحبزادہ محمد سلیم حماد نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کئی کتابیں اور تحقیقی مقالات لکھے۔ یہ حکیم صاحب کی مجالس کے اثرات تھے جو علمی دنیا میں روشن راہیں ہموار کرتے گئے۔ حضرت پیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی سجادہ نشین

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

حضرت شاہ محمد غوث، حضرت پیر عبداللہ جان مجددی جب بھی پشاور سے لاہور آتے
حکیم صاحب کی مجلس کو رونق بخشتے۔ پیر سید محمد حسن شاہ نوری گیلانی، پیر علی اصغر چشتی
صاحب، حکیم امین الدین صاحب خوشحالی شاد باغ حکیم صاحب مرحوم کی مجالس کی
زینت تھے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے تو حکیم صاحب کی
رفاقت میں ایک عرصہ گزارا اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ اور شہنشاہ نقشبنداں
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندی پر ماہنامہ ''نور اسلام'' کے بڑے ضخیم نمبر نکالے۔ ان
دستاویزات کی ترتیب واشاعت میں حکیم صاحب کا بڑا ہاتھ تھا۔ تاریخ گو، شاعر اور
صحافی فدا حسین فدا صاحب مدیر ''مہر و ماہ'' لاہور تو ساری زندگی حکیم صاحب کی مجالس
کی زینت بنے رہے اور ماہنامہ ''مہر و ماہ'' کے کئی تاریخی نمبر نکالے۔ تاریخ گوئی
شاعری اور سوانح نگاری پر بھی عمدہ کتابیں مرتب کیں۔ لاہور سے دور رہتے ہوئے بھی
گجرات سے سید عارف مہجور اور جہانیاں منڈی سے جناب خلیل احمد رانا، پنڈ دادن
خان سے مولانا مرید احمد چشتی، قصور سے جناب محمد صادق قصوری، حیدر آباد سندھ
سے پیر انجم بخاری، کھاریاں سے مولانا جلال الدین قادری، گجرات سے ظہور خان،
بہاولپور سے مولانا محمد فیض احمد اویسی، پھالیہ سے سید نور محمد قادری مرحوم بھی حکیم
صاحب کی مجالس سے وابستہ رہے اور کئی علمی کام سرانجام دیے۔

حکیم صاحب کی مجالس سے جن نوجوان نے گہرا اثر لیا ان میں معارف
نعمانیہ شاد باغ لاہور کے صدر حافظ فیاض احمد تھے۔ ماہنامہ ''کنز الایمان'' کے چیف
ایڈیٹر جناب نعیم طاہر رضوی (صدر کنز الایمان سوسائٹی) بزم عاشقان مصطفےٰ، فلیمنگ
روڈ کے صدر محمد آصف، صوفی محمد طفیل مدیر ''القول السدید'' نے حکیم صاحب کی نگرانی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

کچھ عرصہ کی خاموشی اور ڈیڈ لاک کے بعد پیرزادہ اقبال احمد فاروقی آگے بڑھے۔ مجلس رضا کی تباہی کے بعد جمود کو توڑنے کے لیے حکیم صاحب سے مختلف اوقات پر ملاقاتیں کیں اور "مرکزی مجلس رضا" کے اجڑے ہوئے باغ پر خاموش رہنے کی بجائے انہیں ذہنی طور پر آمادہ کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ حکیم صاجب کی نگرانی میں ایک اشاعتی کمیٹی بنادی جائے اور مرکزی مجلس رضا کا کام دوبارہ شروع کیا جائے۔ ۱۹۸۹ء میں حکیم صاحب کی رضامندی کے ساتھ مرکزی مجلس رضا کا دفتر نعمانیہ بلڈنگ ٹکسالی گیٹ لاہور میں منتقل کردیا گیا۔ آپ کی مجالس کے جلیس خاص صاحبزادہ زبیر احمد ضیائی، ریاض ہمایوں اور محمد شفیع رضوی صاحبان کو بااختیار اتھارٹی کی حیثیت سے کام کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ جب یہ لوگ کام کرنے لگے تو بے سروسامانی ان کا منہ چڑا رہی تھی۔ وہ ایک پنسل اور ایک رجسٹر لے کر دارالعلوم نعمانیہ میں آبیٹھے اور ازسرنو کام کا آغاز کیا۔ "مرکزی مجلس رضا" کی شکست وریخت کے باوجود دوبارہ کتابیں چھپنے لگیں۔ لوگوں کا بکھرا ہوا حلقہ جمع ہونے لگا اور دوبارہ ہزاروں کتابیں عوام تک پہنچنا شروع ہوئیں۔ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی کی ادارت میں "ماہنامہ جہان رضا" جاری ہوا۔ جس نے دور دور تک افکار رضا کو پھیلانے اور پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا اور مجلس کے اشاعتی امور کی نگرانی کرنے لگے۔

حکیم صاحب سے علمی اور تحقیقی راہنمائی حاصل کرنے والے دو دیوبندی دانشوروں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ایک پروفیسر محمد ایوب قادری تھے۔ جنہوں نے ساری زندگی حکیم صاحب کی علمی رفاقت میں گزاردی۔ انہوں نے کئی کتابیں، مقالات، رسائل اور مضامین لکھے جن میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی رہنمائی شامل حال

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

تھی۔ وہ کراچی سے لاہور آتے تو حکیم صاحب کے گھر ذاتی مہمان کی حیثیت سے ٹھہرتے اور حکیم صاحب کے خلوص اور مہمان نوازی کو سارے لاہور کے دیوبندیوں پر ترجیح دیتے۔ دوسرے پروفیسر محمد اسلم ہیڈ آف ہسٹری ڈیپارٹمنٹ پنجاب یونیورسٹی لاہور تھے۔ وہ ایک دیوبندی دانشور اور سکالر تھے مگر حکیم صاحب کی تحریروں، تحقیقی کام اور محنت سے بڑے متاثر تھے وہ بھی حکیم صاحب کی مجالس کو ایک علمی خیابان جان کر اکثر آتے۔ حکیم صاحب ان کی کتاب "دین الٰہی اور اس کا پس منظر" سے بڑے متاثر تھے۔ پروفیسر محمد اسلم نے اور کتابوں کے علاوہ حکیم صاحب کی لائبریری کی فہرست پر پہلی ضخیم جلد شائع کی اور اسے اہل علم تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ ان دیوبندی دانشوروں کے علاوہ حکیم صاحب کی مجلس میں علامہ حکیم محمد حسین عرشی صاحب (جو امرتسر کے اہل قرآن فرقہ سے تعلق رکھتے تھے) آتے اور علمی و ادبی تحریکوں پر گفتگو کرتے۔ حکیم عبدالمجید عتیقی صاحب جو سرسید سکول آف تھاٹ کے ہمنوا تھے، نابینا ہونے کے باوجود آتے اور پہروں بیٹھتے۔ انہوں نے اپنی قیمتی لائبریری خانقاہ ڈوگراں کی میونسپل لائبریری کو دے دی تھی۔ حکیم صاحب کے ایک کتابی دوست سید جمیل احمد رضوی جو پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ لائبریری کے صدر تھے، انہوں نے پنجاب یونیورسٹی میں "شعبہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری" قائم کیا اور حکیم صاحب کی ذاتی لائبریری منتقل کرانے، انہیں لائبریری میں سجانے، سکالرز حضرات کو اس سے استفادہ کرنے اور پھر فہرست کتب خانہ حکیم محمد موسیٰ کی کئی جلدیں مرتب کر کے انہیں چھپوانے اور وقت رحلت تک حکیم صاحب کی کتابوں کی ترسیل کو اپنی جگہ ترتیب دینے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔ جناب رضوی صاحب حکیم صاحب کی زندگی کے آخری دور کے کتابی دوست تھے جن پر حکیم صاحب کو بڑا اعتماد تھا۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اہل علم کی آراء

- حکیم اہل سنت نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ کی شخصیت کے خلاف مخالفین کی تلبیس کا پردہ چاک کیا
مفتی تقدس علی خان
- آپ صف اول کے نقاد و محقق ہیں جس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جو خود اہل علم ہوں اور انہوں نے حکیم صاحب کی تحریرات کا بغور مطالعہ کیا ہو
ڈاکٹر پیر محمد حسن
- میرے نزدیک وہ ان چند فضلاء میں سے ہیں، جو پاکستان کی آبرو کہلا سکتے ہیں ڈاکٹر وحید قریشی
- حکیم صاحب کی علم دوستی اور معارف پروری سینکڑوں نوجوانوں کو بے مقصد زندگی سے نکال کر تحقیق و تجسس اور نوشت وخواند کی علمی دنیا میں لے آئی ہے سید محمد فاروق القادری
- وہ پیکر محبت واخلاص ہیں۔۔۔ان کو نہ ستائش کی تمنا ہے، نہ صلے کی پرواہ۔۔۔وہ کام کیے جاتے ہیں اور کام کراتے جاتے ہیں پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
- حکیم محمد موسیٰ امرتسری تاریخ ملت اسلامیہ کا بیش قیمت سرمایہ اور اہل ایمان کی آبرو تھے
ڈاکٹر ایم۔ایس۔ناز
- میں نے اپنے قدیم خوابوں کو آواز دی اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا چہرہ نمائش گہہ اسلاف قرار دیا
خواجہ رضی حیدر
- حکیم محمد موسیٰ صاحب کی فضیلت کو اگر میں دو لفظوں میں سمیٹنا چاہوں تو "مرنجاں مرنج" کہہ سکتا ہوں
علامہ محمد حسین عرشی
- حکیم صاحب کی شخصیت کتابیاتی معلومات کا ایک زندہ خزانہ ہے
امریکی سکالر آرتھر فرینک بوہلر

Arthur Frank Buehler
Harvard University
Cambridge, Massachusetts
U.S.A

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

۳۴

۲۲۔ اکتوبر

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

آج حکیم صاحب کے مطب کی بجلی بند تھی۔ حکیم صاحب تفسیر اور حدیث کی کتابیں الگ الگ کر رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ اس کام میں شریک ہو گیا۔ اسی دوران میں پروفیسر محمد اقبال مجددی آ گئے۔ ان کے بعد ایک دراز قد، چغہ پہنے ہوئے، سفید اور سیاہ ریش والے بزرگ بھی مطب میں آ گئے۔ ان سے بھی مصافحہ ہوا۔ انہوں نے آتے ہی حکیم صاحب کے بارے میں پوچھا۔ ان کو بتایا کہ وہ اوپر والے حصے (فسٹ فلور) میں گئے ہیں، آ جاتے ہیں۔ اتنے میں حکیم صاحب آ گئے۔ وہ صاحب واش روم میں جانے کے لیے آفتابہ میں مطب میں لگے نلکے سے پانی بھرنے لگے۔ حکیم صاحب نے اپنے ملازم سے کہا کہ تم پانی بھرو۔ انہوں نے (بزرگ صاحب) کہا کوئی بات نہیں۔ پھر وہ واش روم سے فارغ ہو کر واپس آ گئے۔ اور پروفیسر محمد اقبال مجددی سے مصروف گفتگو ہو گئے۔

حکیم صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری ہیں۔ ان سے کتاب ''ذکر مبارک'' (تذکرہ مشائخ السادات مکان شریف) کے بارے میں کہیں گے کہ اس کا ایک نسخہ آپ کے لیے بھجوا دیں۔ تھوڑی دیر بعد جب اقبال مجددی صاحب جانے لگے تو حکیم صاحب نے ان سے کہا کہ شاہ صاحب (راقم السطور) کا تعارف میاں صاحب سے کروا دیں۔ اس دوران میاں صاحب بھی ہمارے پاس آ گئے۔ اقبال مجددی صاحب نے میرا تعارف میاں صاحب سے کروایا۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری سے مکان شریف کے حوالے سے بات شروع ہوئی۔ میں نے ان کو بتایا کہ ہماری اس خاندان سے عزیز داری / رشتہ داری ہے۔ وہ کہنے لگے: کس قسم کی؟ میں نے کہا کہ میرے چچا کی شادی اس خاندان میں ہوئی

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

ہے۔ ان کی رہائش گوجرہ میں ہے۔ دوسرے عزیزوں کے بارے میں بھی میاں صاحب کو بتایا۔ میں نے میاں صاحب سے کہا کہ مجھے حضرت حاجی حسین مرحوم المتوفی ۱۶۶۳ء (مدفون میاں کوٹ، نزد کلانور اکبری، ضلع گورداسپور) کے بارے میں مواد کی تلاش ہے۔ اسی طرح مکان شریف کے بارے میں مواد چاہیے۔ یہ تحقیق کے لیے مطلوب ہے۔ میاں صاحب نے کہا کہ آئیں بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔

چنانچہ ہم حکیم صاحب کی مسند کے قریب پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے اور باتیں کرتے رہے۔ مکان شریف کے بارے میں انہوں نے ایک قلمی کتاب ''آیات قیومیہ'' کا نام لیا۔ فرمانے لگے اس کی چند فوٹو کاپیاں کروائی گئی تھیں۔ ممکن ہے کہ یہ سرمد صاحب (مقیم لاہور)، سخاوت حسین بخاری صاحب (مقیم اعوان ٹاؤن) کے پاس ہو۔ نارووال میں سید احمد حسین صاحب مکان شریفی رہائش پذیر ہیں۔ انہوں نے وہاں پر مسجد حاجی میراں شاہ حسین تعمیر کروائی ہے۔ ان سے معلومات بھی مل سکتی ہیں۔ میں نے بتایا کہ اسی خاندان کے کچھ افراد بھلیر نزد سانگلہ ہل، گوجرہ اور سیالکوٹ میں بھی مقیم ہیں۔ ان کے بارے میں مجھے علم ہے۔ میاں صاحب نے دوران گفتگو بتایا کہ ہم نے شرقپور سے ''مجدد نمبر'' تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔ اس کے بارہ سو سے زائد صفحات ہیں۔ میاں صاحب نے میرا ایڈریس (پتہ) اور فون نمبر پوچھا۔ میں نے پنجاب یونیورسٹی کا پتہ اور فون نمبر لکھ کر دے دیا۔

میاں صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ سب کتب خانوں کی فہرستیں بنا رہے ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ صرف حکیم صاحب کے کتب خانے کی فہرست سازی کر رہا ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ ان کے نام کا سیکشن لائبریری میں کھولیں گے، اور ان کی لائبریری پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں منتقل ہو جائے گی؟ میں نے جواب دیا: ''جی، ہاں''۔ اس پر انہوں نے مسکرا کر کہا کہ اس طرح کہیں کہ ان کے نام

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

اسٹیشن کے قریب بوہڑ والے چوک پر اتار دیا۔ وہاں سے میں با آسانی ویگن کے ذ ریعے گھر پہنچ گیا۔ اس سفر کے دوران میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری نے کہا کہ وہ حضرت حاجی حسین صاحب (وفات ۱۶۶۳ء) کے بارے میں اس حوالے کی فوٹو کاپی چاہتے ہیں جو میں نے ان کو مطب میں پہلی ملاقات میں بتایا تھا اور اس سلسلے میں ''فرحت الناظرین'' کتاب دکھائی تھی۔ وہ اس کتاب کے متعلقہ حصے کی فوٹو کاپی چاہتے ہیں۔

۲۵۔ نومبر

نعت اور درود و سلام کی کتب

آج میں صبح آٹھ بج کر دس منٹ پر حکیم صاحب کے مطب پہنچ گیا۔ فہرست سازی کا کام شروع کر دیا گیا۔ آج شکیل احمد نہ آئے۔ ان کے بھائی سعودی عرب میں ایک حادثے میں فوت ہو گئے ہیں۔ یہ بات آج صبح جناب محمد صدیق (لائبریری اسٹنٹ) نے گھر آ مجھے بتائی تھی (۲۶)۔ آج مسعود الحسن بٹ صاحب بھی قریباً ساڑھے نو بجے صبح آئے۔ انہوں نے آتے ہی کتابوں پر فہرست کے نمبر لکھنے شروع کر دیے۔ میں ان کے آنے سے پہلے فہرست کے دو صفحے لکھ چکا تھا۔ آج نعت کے بارے میں کتب کا فہرست میں اندراج کیا۔ درود و سلام کے متعلق بھی کتابوں کو درج کیا۔ صحابہؓ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر کتب کے ایک حصے کا اندراج کیا۔ ابھی اس آخری موضوع پر چند کتب باقی ہیں۔ ان کو ان شاء اللہ کل صبح فہرست میں درج کیا جائے گا۔ آج فضائل درود پر چند اہم کتب کو فہرست میں درج کیا۔ اس موضوع پر راجا رشید محمود صاحب کام کر رہے ہیں۔ ان کو ان کتب کے بارے میں بتایا جائے گا۔

آج جب کتابوں کی گنتی کی، تو کل جلدوں کی تعداد قریباً ۲۸۱۲ بنی۔ عنوانات یعنی کتابوں کی تعداد زیادہ ہے۔ چند عنوان ایسے ہیں جو ایک سے زیادہ جلدوں میں ہیں۔ ایسی کتابیں بھی اس ذخیرے میں موجود ہیں جن کے دو دو نسخے دستیاب ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

۴۷

ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ مرحوم اور علامہ آسی مرحوم

آج حکیم صاحب نے ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ مرحوم (وفات ۱۹۷۷ء) کے بارے میں بتایا کہ یہ امرتسر کے رہنے والے تھے۔ اپنی وفات سے ایک سال پہلے میرے پاس آئے اور قریب بیٹھ کر اپنے کوٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور مجھے دیتے ہوئے کہا کہ میں آج یہ لفافہ آپ کو دینے کے لیے آیا ہوں۔ یہ خط علامہ آسی مرحوم امرتسری کا عربی زبان میں ہے جو انہوں نے مجھے انگلستان اس وقت بھیجا تھا جب میں وہاں پر پی ایچ۔ ڈی (عربی) کے سلسلے میں گیا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ میں اس کی فوٹو کاپی کروا لیتا ہوں، اصل آپ رکھ لیں۔ انہوں نے کہا نہیں، آپ اس کو رکھیں۔ حکیم صاحب نے اس خط کی فوٹو کاپی آج کروائی ہے اور اس کو جلد کروا کر اپنے ذخیرے میں رکھنا چاہتے ہیں تاکہ یہ محفوظ ہو جائے۔ اس فوٹو کاپی کو میں (راقم السطور) نے بھی دیکھا۔ یہ مکتوب نہایت عمدہ خط میں لکھا ہوا ہے۔ کئی صفحات (تیرہ) پر مشتمل ہے۔ ابھی تک غیر مطبوعہ ہے۔

حکیم صاحب نے یہ بھی بتایا کہ ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ صاحب جب گورنمنٹ کالج (لاہور) میں پڑھاتے تھے، اس وقت بھی جب امرتسر جاتے تھے تو علامہ آسی سے استفادہ کرتے تھے۔ ان کو عربی پڑھنے کا بہت زیادہ شوق تھا۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے علامہ آسی مرحوم کے بارے میں یہ بات بھی بتائی کہ وہ چاہتے تھے کہ اپنے شاگردوں کو ہر چیز بتا دیں تاکہ وہ علم و فضل میں واقعاً یگانہ ہو جائیں۔ وہ کوئی علمی بات چھپاتے نہیں تھے۔ ان کی خواہش ہوا کرتی تھی کہ ان کے شاگرد ہر لحاظ سے کامل ہو جائیں۔

کسی نے علامہ آسی سے کہا کہ آپ عربی کے اتنے بڑے عالم ہیں۔ آپ ساری عمر امرتسر میں کالج میں پڑھاتے رہے۔ اگر آپ لاہور جیسے مرکز میں ہوتے، تو بہت زیادہ شہرت حاصل کرتے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ میں نے عربی اس

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

جب دونوں ویگنیں پنجاب یونیورسٹی کی طرف روانہ ہوئیں تو محمد ارشد صاحب جو حکیم صاحب کے مطب میں کام کرتے ہیں، بھی ہمارے ہمراہ لائبریری دیکھنے کے لیے آئے۔ قریباً گیارہ بجے قبل دوپہر یہ دو ویگنیں ذخیرۂ کتب لے کر لائبریری پہنچ گئیں۔ اس گراں بہا اور بیش قیمت ذخیرے کو لائبریری کے اندر اور ینٹل سیکشن میں منتقل کر دیا گیا۔ بعد میں محمد ارشد صاحب، مسعود الحسن بٹ صاحب کے ہمراہ واپس چلے گئے۔

۳۰۔اگست ۱۹۹۰ء

مولوی ابراہیم علی چشتی مرحوم

آج حکیم صاحب کے مطب گیا۔ قریباً دو بجے بعد دوپہر کا وقت تھا۔ مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ آج حکیم صاحب نے بہت معلومات افزا باتیں کیں۔

کہنے لگے چند کتابیں اور گھر سے ملی ہیں۔ وہ بھی اپنے ذخیرے کے لیے بھجوا دوں گا۔ ان میں سے ایک کتاب پر مولانا عبدالستار نیازی (وفات ۲۰۰۱ء) اور م۔ش (صحافی وفات ۱۹۸۳ء) کا نام لکھا ہوا ہے، لیکن یہ کتاب مولوی ابراہیم علی چشتی (وفات ۱۹۶۸ء) کی ہے۔ کیا اس سلسلے میں اس کتاب پر نوٹ لکھ دوں۔ میں نے کہا لکھ دیں، تا کہ ریکارڈ ہو جائے اور بعد میں تحقیق کرنے والوں کے لیے اصل صورت حال سے واقف ہونے میں آسانی رہے (۴۴)۔ کہنے لگے ایک قصوری صاحب ہیں وہ تاریخ آرائیاں پر کام کر رہے ہیں۔ میں نے ان کے سامنے یہ بات کہہ دی۔ انہوں نے جا کر م۔ش سے بھی کہہ دی۔ وہ کہنے لگے، ہاں وہ ٹھیک کہتے ہیں۔ وہ کتاب ہماری لکھی ہوئی نہیں، بلکہ مولوی ابراہیم علی چشتی مرحوم کی ہے۔ گویا قصوری صاحب اس بات کے گواہ ہیں۔ اس کے بعد حکیم صاحب نے کہا کہ مولوی ابراہیم علی چشتی اور ان کے معاصرین پر تحقیقی کام ہونا چاہیے۔ ابھی کچھ لوگ باقی ہیں

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

جن سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔اس طرح تاریخ محفوظ ہو جائے گی۔
حکیم صاحب نے ڈاکٹر گوہر نوشاہی صاحب کے مقالے: ''لاہور کے چشتی خاندان کی اردو خدمات'' کی بات کی کہ اردو کے حوالے سے تو کام ہو گیا ہے۔ دوسرے شعبوں میں بھی کام ہونا چاہیے۔
بعد میں، میں نے مولوی ابراہیم علی چشتی مرحوم کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک بار وہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں آئے۔ ایک پرانے اہلکار کو لے کر لائبریری کے اورئینٹل سیکشن میں آ گئے۔ میں اس سیکشن میں اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ ہمارے رفیق کار چوہدری غلام محمد صاحب نے کہا کہ یہ ہمارے شاہ صاحب ہیں، ان سے اپنے استفسار کے بارے میں پوچھ لیں۔انہوں نے بیٹھنے سے پہلے ہی کہا: کیا ان سے بہتر کوئی آدمی نہیں مل سکتا؟ میں نے کہا: ''تشریف رکھیں''۔ وہ بیٹھ گئے۔ انہوں نے اپنے استفسار کے بارے میں بات کی۔ میں نے کہا: ''آپ کی سب مطلوبہ معلومات ایک ہی کتاب سے مل جائیں گی۔'' کتاب (''الاعلام'' قاموس تراجم از الزرکلی) ان کو دکھائی۔ وہ بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ مجھے تو اس کے بارے میں علم ہی نہیں تھا۔اس کے بعد وہ کافی دیر تک مجھ سے ذاتی سوالات پوچھتے رہے: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ کتنی سروس ہو گئی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔
اس پر حکیم صاحب نے کہا کہ وہ تو اپنی پہلی بات پر معافی بھی مانگ لیا کرتے تھے۔ کہنے لگے کہ میں ان کو ملنے کے لیے گیا۔ چشتی صاحب نے کہا کہ آنے سے پہلے وقت مقرر کیوں نہیں کیا؟ میں نے کہا: ''اگر مجھے آپ کے اس دستور اور معمول کا علم ہوتا، تو ضرور ایسا ہی کرتا''۔ باتوں باتوں میں پیر غلام دستگیر نامی کا نام آ گیا۔ کہنے لگے: کیا آپ نامی صاحب کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، وہ آٹھ دس سال تک ہر روز مجھے ملنے کے لیے آتے رہے بشرطیکہ لاہور میں ہوں۔اس پر وہ کہنے لگے کہ میں آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ نامی صاحب تو میرے والد صاحب مولوی محرم علی چشتی کے

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

زیر سرپرستی

عالمی مبلغ اسلام بانی
تحریک یوم مجدد الف ثانیؒ فخر المشائخ

حضرت میاں جمیل احمد

شرقپوری نقشبندی مجددی

مختلف رفاہی ادارے

دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ برائے طلباء

شیر ربانیؒ فری ڈسپنسری

فری سٹی شفاخانہ

جامعہ شیر ربانیؒ برائے طالبات

(جس میں ایکسرے، ای سی جی، ایمبولینس وغیرہ کا اہتمام ہے)

شب و روز خدمت خلق انجام دے رہے ہیں

اہل ثروت حضرات و خواتین سے التماس ہے کہ وہ ان اداروں کی سرپرستی فرما کر ان کو مضبوط کریں

قربانی کے موقع پر کھالیں اور گندم میں عشر نکالتے وقت دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف میں حصہ ڈال کر ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: شرقپور شریف سے دور رہنے والے علاقوں کے لوگ کھالیں اور عشر کا حصہ بیچ کر دار المبلغین میں نقد صورت میں جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کر سکتے ہیں

آپ اپنے عطیات دار المبلغین حضرت میاں صاحبؒ کے اکاؤنٹ نمبر 4-626 برانچ نیشنل بنک شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ پاکستان میں جمع کروا سکتے ہیں

الداعیان

صاحبزادہ میاں خلیل احمد
شرقپوری نقشبندی مجددی

صاحبزادہ میاں جلیل احمد
شرقپوری نقشبندی مجددی

صاحبزادہ میاں ولید احمد جواد
شرقپوری نقشبندی مجددی

آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف، ضلع شیخوپورہ (پاکستان)
056-2591054
0300-4243812

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com

مزار مبارک حضرت میاں غلام نقشبندؒ
(انہدام سے پہلے)

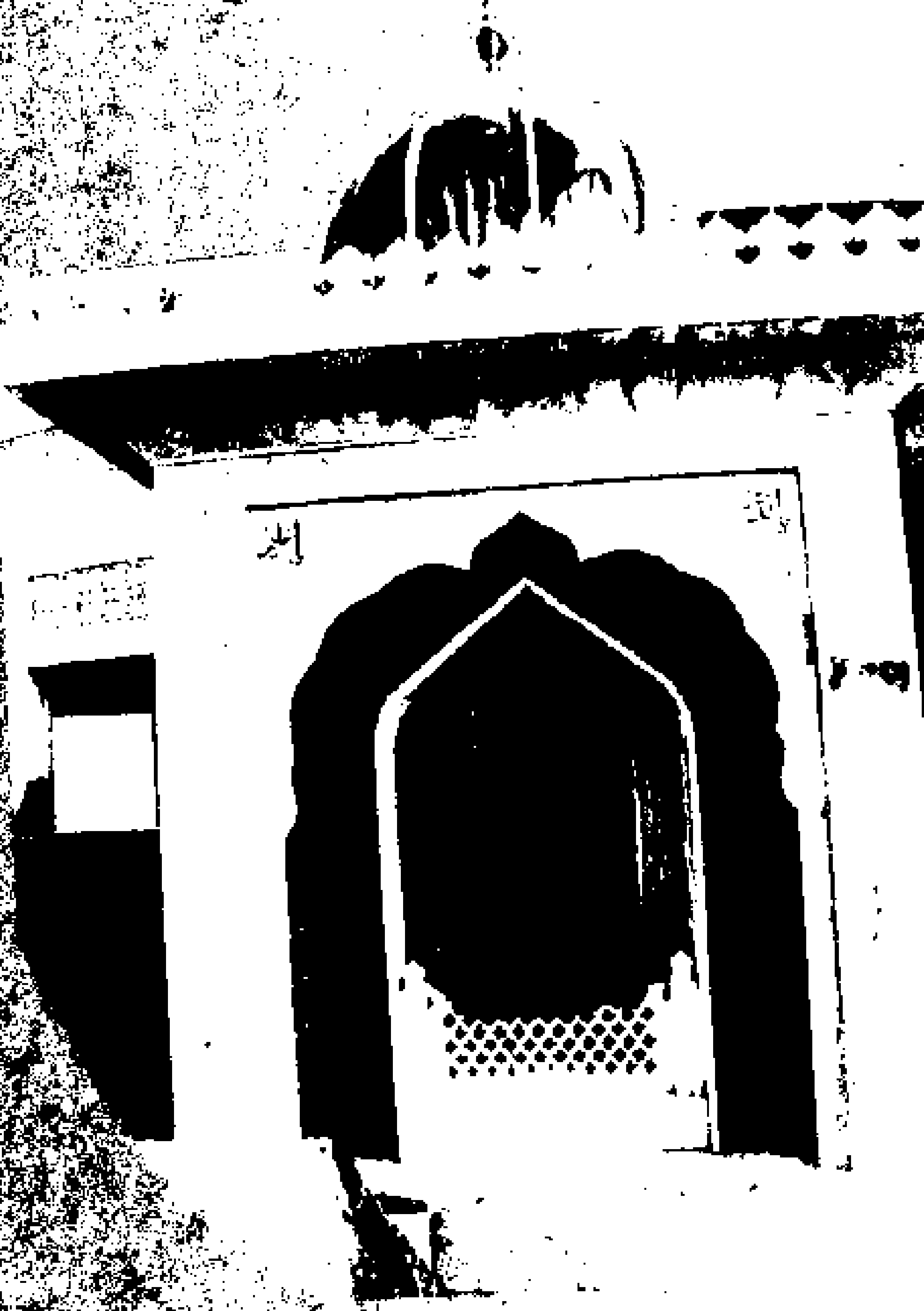

محکمہ اوقاف نے حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددیؒ کے مزار مبارک کی ...
کے سلسلے میں جسے تقریباً دو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ میاں غلام نقشبندؒ (ابن صاحبزادہ ...
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ شرقپور شریف ...
مبارک کو بھی منہدم کر دیا ہے۔ کمیونی کیشن (Communication) پر محکمہ اوقاف ...
دلایا ہے کہ مزار مبارک کی توسیع کرنے کے بعد میاں غلام نقشبندؒ کا مزار مبارک ...
جائے گا۔ **نیز** مزار مبارک (حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ) کی توسیع کرتے وقت ...
احمد شرقپوری نقشبندی مجددی کی والدہ ماجدہؒ کی قبر مبارک بھی منہدم کر دی گئی تھی محکمہ اوقاف ...
گزارش ہے کہ ان کی قبر مبارک کی جگہ مخصوص چھت یا کوئی اور مناسب نشاندہی کر ...

منجانب: خدّامِ آستانہ عالیہ شیر ربانیؒ۔ شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ۔ پاکستان
056-2591054 , 042-7313356 , 0300-4243812

Marfat.com
Marfat.com
Marfat.com